بسم اللہ الرحمن الرحیم

گلدستہ گلستان شیرین مقالی طغراے منشور بے مثالی تقریظ نوشتہ جناب معلی القاب خواجہ غلام غوث خانصاحب بیخبر سابق میر منشی نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی کہ فی حد ذاتہ متین و مہذب و فرزانہ اصناف کلام نظم و نثر مین یگانہ ہین بایںہمہ اس زمانہ ناپرسان مین حیرت کے حال پر نظر کرم رکھتے ہین مختصر یہ ہے کہ حسن صورت و کمال سیرت بہم رکھتے ہین۔

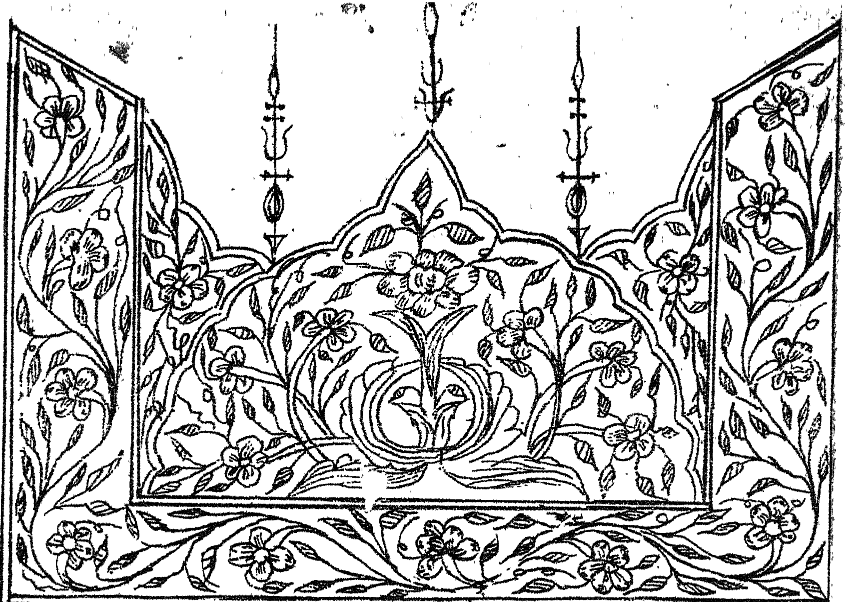
تقریظ

دیوان کا ہر صفحہ آئینۂ حیرت ہے	یان شاہد معنی کے جلوے کی یہ صورت ہے

مین اس دیوان کو آئینۂ حیرت اس نظر سے نہین کہتا کہ خان فصاحت مرتبت محمد جان خان حیرت کی تصنیف ہے بلکہ اس وجہ سے کہتا ہون کہ ایسے وقت مین کہ شاعری محض ایک لغو حرکت اور بالکل تضیع اوقات سمجھی جاتی ہے اور فی نفس الامر ہے بھی یہی بات جب کوئی سننے اور سمجھنے والا نہو ا[illegible] موزون ناموزون ہے اور سخن خوب نامرغوب عرض [illegible] [illegible] ے ہر نظر ہو تو لعل اور تہ [illegible] ن ہدر یوسف طلعتون کو [illegible] ی ہے [illegible] سے بدتر ہے ہمارے عہد مین حکام وقت کو اپنے حکیمانہ روش کی وجہ سے مطلق اسکا ذوق نہین کہ کوئی صلہ کی امید مین جان کھپاے ہمجنسون کو افسردگی خاطر سے ذرا بھی شوق نہین کہ کوئی

جانکاہی کی داد پائے زمانے کا وہ ڈہنگ کہ عاشق اپنے دل اور معشوق اپنے
زلف سے زیادہ پریشان ہین لیل و نہار کا یہ رنگ کہ امیر اپنے جنجال اور غریب
اپنے حال مین مبتلا و حیران ہین کہان کا شعر اور کیسی شاعری اوسپر طرہ یہ کہ ہمصفیر
سب آشیانے خالی کر گئے ہمنواؤن نے گلشن عدم کی راہ لی جو کچہ کہنے سننے
والے باقی رہگئے ہین اونپر ایسی اوداسی چہاگئی ہے کہ زبان اور کان بند کئے کنج
عزلت مین خاموش ہین زمانہ اونکے لئے وہ زمانے کے واسطے حرف از خاطر
فراموش ہین بزم جہان ایسے سنسان ہے جیسے بارات رخصت ہونیکے بعد شادیکا
گہر یہ محفل ایسی خاموش اور اہل محفل ایسے بیہوش ہین جسطرح رات کی مجلس شراب
بوقت سحر مصنف کا اس کس مپرسی اور کس مشنوفی کے طرف متوجہ رہنا اور اپنے کلام
کے تدوین مین ہمت صرف کرنی محل حیرت ہی اور پہر اس خوبی کے ساتہہ کہ درحقیقت پریزادان
معنی کے لئے آئینہ خانہ ہے جدہر نگاہ کیجئے دلفریب جلوے پیش نظر ہوتے ہین
فی الواقع مستان بادہ سخن کے واسطے اس میکدہ مین حرف کی کشش اور دایرہ سے وہ
شیشہ اور پیمانہ ہے کہ باخبر اسکی سیر سے بیطرح بیخبر ہوتے ہین زیادہ کیا لکہون حسن
کلام اپنی خوبی کا آپ شاہد ہے کیسی تعریف کی ضرورت نہین محبوب خوبرو کا جمال
سادہ ہی دلربا ہے مشاطہ کی سنوارنے کی کچہ حاجت نہین الہی یہ آئینہ ہمیشہ
منظور نظر صاحب نظران ہے جو اسے دیکہے صفائی سخن کا شیفتہ ہوکر آئینہ کیطرح حیران رہے

چشم بد حاسد سے یا رب تو بچا اسکو		تو سب کا نگہبان ہے سب کچہ تجہے قدرت ہے



بسم اللہ الرحمن الرحیم

کر سجدہ قلم دیکھہ یہ موقع ہے کہانکا — لکھنی ہے صفت اوسکی جو خالق ہے جہانکا

مقدور کسے ہے تیری قدرت کے بیانکا — ادراک تو کیا دخل نہین وہم و گمانکا

جلوے تیرے نیرنگ کی ہین ارض و سما مین — لاریب کہ خالق ہے توہی کون و مکانکا

ہر جز مین ہر اک کل مین توہی تو نظر آیا — سرڈالکے جب پردۂ توحید مین جہانکا

خود جلوہ نما آکے ہوا پردۂ گل مین — باعث ہوا خود بلبل شیدا کے فغانکا

مصروف ہوئی اور ہی مذکور مین تو کیا — ہان مدح کرے اوسکی تو جوہر ہے زبانکا

تو وہ گل بیخار دو عالم ہے کہ جسکو — کہملانیکا ہے خوف نہ کہٹکا ہے خزانکا

دنیا سے گیا جسنے کہ عقبیٰ پہ نظر کی — جو تجہسے پہرا وہ نہ یہان کا نہ وہانکا

کیون قالب خاکی مین ہوا روح کا مسکن — عقدہ نہین کہلتا تیرے اسرار نہانکا

اے غافلو یہ بھی تو ہے ایک نور تجلی ۔ جسپر تمہین ہوتا ہے گمان برق طپانکا

ہر جا ہے ترا نام تو کس جا نہین موجود ۔ کونین مین ڈنکا ہے ترے نام و نشانکا

اب میری حمایت بھی ہو لے کل کے مددگار ۔ شہرہ ہو زمانے مین میری طبع روانکا

کب تک رہون بیتاب مرے زخم جگر مین ۔ دے دیجئے تار نگہہ رحم سے ٹانکا

ہون منتظر رحم دکہا شان رحیمی ۔ ٹوٹے نہ سہارا مری چشم نگرانکا

حیرت کی دعا ہے کہ جو دنیا سے سفر ہو
انجام ہو بہتر مری عمر گذران کا

اوسی دلکو تو ہم سمجھے ہین آئینہ صفائیکا ۔ تماشا جسمین رہتا ہے تیری قدرت نمائیکا

تو ہی مسجود آدم ہے تو ہی معبود عالم ہے ۔ تو ہی دنیا مین حاکم ہے برائیکا بھلائیکا

یہ چرخ کینہ پرور مجسے ٹیڑہی چال چلتا ہی ۔ الہی مجھکو صدمہ ہو نہ اسکی کج ادائیکا

بری ہے ہر قباحت سے تو ایسا پاک دامن ہے ۔ بشر کیا قدسیونمین غل ہے تیری پارسائیکا

گیا جو شہر خاموشان کے جانب پھر نہین پلٹا ۔ تماشا یا لنسے وان بہتر ہے کیا تیری خدائیکا

نہ ہوتا نا بلد بالکل تو مین تجھ تک پہونچ جاتا ۔ طریقہ مجھکو بھی بتلا دو رسم آشنائیکا

جسے کونین مین دیکھا ترا محتاج ہی پایا ۔ یہ ہے دست فلک مین ماہ یا کاسہ گدائیکا

تیری ذات مقدس کے سوا ہی عالم فانی ۔ یقین ہے ہر کس و ناکس کو تیری دیپائیکا

تری رحمت کی باعث سنگدل نرمی سے ملتے ہین ۔ نگاہ پاک مین شاید اثر ہے مومیائیکا

حسینو نمین دکہاکر نور اپنا محو کہلتے ہو ۔ طریقہ ہے الگ سب سے تمہاری دلربائیکا

موافق قول کے اپنے سبھونکو رزق دیتا ہے
ہر اک عالم مین شہرہ ہے تیری وعدہ وفائی کا

یہ تیرے عشق کا سودا مرے دلکا سویدا ہے
یہی کاجل بنا ہے تیری چشم آشنائی کا

دلِ عاشق غرورِ حسن سے پامال کرتے ہین
حسینونمین بھی کیا جلوہ ہے تیری کبریائی کا

تمہین انصاف سے کہدو بشر کیونکر وہان پہونچے
تصور کو جہان موقع نہین ملتا رسائی کا

عجب کیا وہ نگاہِ پاک سے اسکیطرف دیکہین
کہ میرا دل تو آئینہ ہے اونکی خودنمائی کا

نوشتہ کیا مری تقدیر کا با خط توام ہے
تمہارا وصل جسمین ہے وہین ہے غم جدائی کا

نہ ہو مرقد مین تاریکی الٰہی تیری رحمت سے
چمک دکھلائے گہٹہ مجھکو میری جبہہ سائی کا

نہ ہون محتاج غیرونکا بھروسا ہی مجھے یارب
تیری بندہ نوازی کا تیری حاجت روائی کا

ازل کے دن لکھا جو رزق تو نے روز دیتا ہے
مین ہون مشکور رازق اس تیری وعدہ وفائی کا

تمہارا رزق کہاتا ہون تمہاری گت گاتا ہون
نتیجہ نیک پاتا ہون مین اس نغمہ سرائی کا

خداوندِ دو عالم مشکلِ حیرت بھی حل کر دے
کہ ہے کونین مین ڈنکا تیری مشکلکشائی کا

کیون نظر اسدرجہ عشق دید جسمِ پاک کا
آنکھ کی پتلی مین پتلا ہے شہِ لولاک کا

دستِ قدرت نے کیا جب آبِ رحمت سے خمیر
گرد بھی خوشبوئے گل پتلا بنا جس خاک کا

لمعۂ بینی نہین حضرت کے چہرے پہ عیان
یہ بھی شعلہ ہے اونہین کے روئے آتشناک کا

آپکے دریائے الفت مین ہوا دل غوطہ زن
حوصلہ تو دیکھئے اس بحر کے تیراک کا

جسمِ احمد مین نہ تھی ہرگز کوئی شے سایہ دار
نور کے بر مین تہا جامہ نور کی پوشاک کا

خلقتِ مولا ہو جب خالق کے نورِ خاص سے
دخل کیونکر ہو وہان پہ وہم کا ادراک کا

آئینگے مرقد مین جب تعظیمِ مولا کے لئے
اوٹھہ کھڑا ہوگا بگولہ میری مشتِ خاک کا

جامۂ ہستی مین حضرت کی صفت آئی یہ ہے
چاند اک دہبہ ہے اونکی ملگجی پوشاک کا

روضۂ اقدس سے کتنی دور پہینکا ہے مجھے
یا الٰہی ہو برا اس گردشِ افلاک کا

مجھہ مریضِ غم کی صحت مین ہے مولا دیر کیون
جب نگاہِ رحم رکھتی ہے اثر تریاک کا

آپکی فرقت مین گل بہی ہے شریکِ غم مرا
حال میرا ہی سا ہے اوس گریبان چاک کا

سب لما تو نیہ ہوگا پرتو افگن خلد مین
نخلِ طوبےٰ بنکے سایہ آپکی مسواک کا

قربِ خالق سے ہوا جیسے شبِ معراج مین
فرش سے تا عرش شہرہ ہے تمہاری دہاک کا

دل ہنسا کر حلقۂ گیسو مین کیون غافل ہوے
حال ابتر ہے تمہارے بستۂ فتراک کا

دم کی آمد شد بہی ہے آپ تک اے بندہ نواز
کیا یہ رشتہ ٹوٹ جائیگا مری اس ڈاک کا

توسنِ روحِ روان لیچل مدینہ مین مجھے
کیون رکا تو تو بنایا ہے بڑی چالاک کا

یا تپِ دیدارِ حضرت سے ہوے ہین آبلے
یا نہالِ دل مین خوشہ لگ گیا ہے تاک کا

قطعہ

اوسکی عظمت سے ہو باغی کچھہ تو سمجھو منکرو
جو نبی بہیجا ہوا آیا خدائے پاک کا

تم بشر ہو آب و گل سے اور وہ خیر البشر
وہ سراپا نور ہے سایہ نہو جس خاک کا

پاؤن رکھتے ہین بچاکر راہِ مولا مین ملک
ہے یہ رتبہ اونکے کوچہ کی خس و خاشاک کا

ہے کوئی عرضِ مدینہ سے بہی حیرت سربلند
آسمان لیتا ہے بوسہ جہک کے جسکی خاک کا

غزل

تکیہ ہے مجکو احمد مرسل کی ذات کا
مرکز وہی ہے دایرۂ کائنات کا

سم عاشقونکے حق مین ہے اونکی مفارقت
دیدار مین خواص ہے ماءالحیات کا

مملو ہے فرق سرّ الٰہی سے سربسر
لوحِ جبین پہ نقش ہے حسنِ صفات کا

آنکھین ہین رشک نرگس فتان کہ عین نور
بینی پہ ہے گمان الفِ اسم ذات کا

رخ کو ضیائے مہر کہین یا کہ ذکی روح
گیسوے مشکبار ہے یا دل ہی رات کا

میم دہن کی مصحف ناطق پہ مہر ہے
نکتہ سمجھ مین آگیا باریک بات کا

ہے خط عنبرین رخ انور کے گرد و پیش
یا حاشیہ لگا یا گیا دنمین رات کا

گردن بیاض صبح تو ہین ہاتھ شمع طور
صندوق سینہ مین ہے خزانہ صفات کا

نور قدم شکم ہے تو ارکان دین ہین بار حج
فیض قدم سے جلوہ ہوا ممکنات کا

اے رشک نوح جلد خبر لیجیے میری
خشکی مین ڈوبتا ہے سفینہ حیات کا

اکسو رہے ہمیشہ محبت مین آپکی
کر دیجیے علاج دل بے ثبات کا

اے دل سوائے حضرت خیر البشر بھلا
عقدہ کشا ہے کون مری مشکلات کا

اصحاب ذوالکرام کی کافی ہی صفت
یعنی ہر ایک جز تھا اوسی کلیات کا

بعد فنا بھی دل مین رہے حب مصطفےٰ
حیرت جو چاہتے ہو وسیلہ نجات کا

بہا ہے اسلئے سیلاب میری اشکباریکا
سفینہ ہو رواں جسمین تری آمرزگاریکا

گیا غل عرش اعظم پر جو حضرت کی سواریکا
ملک بولے یہ رتبہ ہے بشر کے خاکساریکا

یہانتک تو چڑہا دریا ہماری اشکباریکا
کہ دامن چرخ پر تر ہو گیا ابر بہاریکا

کیا کیون ذکر تمنے یار مژگانکی کٹاریکا
مزا یاد آگیا پہر ہمکو اپنے زخم کاریکا

چمن کی روح گلگون ہے مری گل کی سواریکا
یہ شبنم بہی عرق ہے توسن باد بہاریکا

یہ چرکا کہا گیا ہے جب سے مژگانکی کٹاریکا
دل صد چاک کو چسکا پڑا ہے زخم کاریکا

الگ رہنا تمہارا روح و قالب کی جدائی ہے
بہلا کیا پوچھتے ہو حال دلکی بیقراریکا

ہماری بیخودی کو دیکہہ کر احباب کہتے ہین
یہ بیہوشی تماشا ہے کسیکی ہوشیاریکا

نظر آتا ہے ہر شے مین اونہین کے نور کا جلوہ
مئے وحدت نے دہبہ دہو دیا پرہیزگاریکا

تلون سے مزاج یار کے ڈرتا ہی جی دیکہین
مآل کار کیا ہوتا ہے اس امیدواریکا

غلط فہمی سے اپنی لوگ جسکو برق سمجہے ہین
وہ اک ہلکا سا جلوہ ہے ہماری بیقراریکا

ہر اک حبشی کو پتہر مارتے ہین کسلئے لڑکے
بتونکے عشق مین ہے حکم شاید سنگساریکا

حسینونکی نگہ کے تیر پر تیر اسپہ آتے ہین
دل شیدا نشانہ بنگیا ہی چاندماریکا

عرق آلودہ اونکی زلف مشکین خواب مین دیکہی
اندہیری رات مین سودا ہوا اختر شماریکا

تمہارے خال ہندو نے تو کفرستان کر ڈالا
فقط اک مصحف رخ سے ہی چرچا دینداریکا

گئے سب اقربا و دوست دنیا سے تو پہچانا
وطن سمجہے تہے جسکو ہے وہ عالم دیاریکا

تجہے جو بیخودی مین پاگیا تو پاگیا ورنہ
غضب مین پڑگیا گر نام آیا ہوشیاریکا

لچک تیری کمر کی برق تابان نے اوڑائی ہے
مقلد ہو گیا سیماب میری بیقراریکا

جو پوچھا آئینہ سے کیا تیری پھر آگئیں آنکھین
لگا کہنے یہی ہے حال اونکے انتظاریکا

وہ آغوش لحد مین بھی نہ سوئے چین سے ہرگز
تصور ہو جسے اوس بیوفا کے ہمکناریکا

نہین بچتے نظر آتے حسینونکی محبت سے
ہماری ہڈیونمین گھن لگا ہے دوستداریکا

جو یہ سمجھے کہ اسکو اضطراب دل نے مارا ہے
مری تربت پہ روئے نام لیلے بیقراریکا

اوتارو عکس رخِ یار اپنے شیشۂ دل مین
سلیقہ ہے اگر حیرت تمہین آئینہ داریکا

نہ منتشر مری آہونکا گرد ھوان ہوتا
تو اس زمین پہ اک اور آسمان ہوتا

تمہارا غم نہ اگر باعث خزان ہوتا
تو رنگ رخ نہ مرا مثل زعفران ہوتا

گزند عشق کو ہلتے کہین جو حضرت خضر
تو پھر نہ حوصلہ عمر جاودان ہوتا

ہمارا شیشۂ دل بے بہا تھا او ظالم
اسے شکست نہ دیتا جو قدردان ہوتا

ہمین تو عذر نہین تمہارے جہانسے جانیکا
بہشت مین بھی اگر جلوۂ بتان ہوتا

جو اس جہانمین ملاقات تمسے ہو جاتی
تو پیک عمر نہ ایسا روان دوان ہوتا

بجھا ہے زہر مین شاید تمہارا تیر نگہ
نہین تو پہلو مین اتنا نہ دل طپان ہوتا

نحیف و زار میرا حال سنکے کہتے ہین
وہ بار عشق اوٹھاتا جو ناتوان ہوتا

ہوس تو یہ ہے کہ قسمت جو یاوری کرتی
مری جبین ترا سنگ آستان ہوتا

مصیبت دل بیتاب ہمکو کہدیتے
اگر نہ راز نہفتہ ترا عیان ہوتا

دم فنا بھی میری آرزو نکل جاتی
تمہارا نام اگر لذت زبان ہوتا

کسیکی آنکھہ نہ پڑتی کبھی حسینوں پر
اگر نہ تو سبب جلوۂ بتان ہوتا

مین ضبط نالہ نکرتا تو سوچ لے بلبل
میرا بھی عشق تری طرح رائگان ہوتا

امید رحم نے دنیا مین رکھہ لیا مجھکو
جو دل مین یہ بھی نہوتی تو مین کہان ہوتا

۷

جو محو خنجر ابرو نہوتے تم حیرت
تمہارے دلمین نہ یہ زخم خونچکان ہوتا

روندا ہوا ہے یار کے حسن جمال کا
کیا حال پوچھتے ہو دل پائمال کا

ابرو بنا ہے اونکے رخ بے مثال کا
اب ملگیا ہلال کو رتبہ کمال کا

سمجھے ہو نور چشم جسے تم یہ تل نہین
یہ عکس ہے اوسی رخ روشن کے خال کا

اے یار بیوفا ترے دکھ کے غبار نے
پتلا بنا دیا ہے مجھے گرد ملال کا

پہونچونگا مین کسطرح سے تری بارگاہ تک
اب زور بھی تھکا مرے پائے خیال کا

جس سے گل مراد کی امید ہے مجھے
ہے رات دن خیال اوسی نونہال کا

پیری مشا کے زیب جوانی خدا کی شان
پیر فلک لگاتا ہے کنٹھہ ہلال کا

غصے سے رخ پہ وان ہے پسینہ مگر یہان
دریا ہے موج زن عرق انفعال کا

معشوق ہے نظیر سے کسکی مثال دین
کونین مین نہین کوئی اس چال ڈھال کا

جو ہے فلک پہ مہر درخشان بکر و فر
اک ذرہ یہ بھی ہے تری جاہ و جلال کا

اب زیب فرق ہین جو یہ موے سپید بھی
احسان ہے مرے سر پہ ترے بال بال کا

اے جان تمہارے خنجر ابرو کے عشق مین
دیکھا کیے ہین چاک گریبان ہلال کا

جب سے تمہارا نور تجلی نظر مین ہے
مین دیکھتا ہون جو اب اُسیکے خیال کا

حیرت ڈرو خدا سے کہ ہو عاقبت بخیر
اب آگیا قریب زمانہ زوال کا

تیر مژگان سے اوڑاتے ہین نشانہ دلکا
ان حسینونسے تو مشکل ہے بچانا دلکا

خوب گذرا مرے پہلو مین زمانہ دلکا
اب کہان ہے نہین معلوم ٹھکانہ دلکا

بستر غم پہ اگر تھک کے کبھی سو جاے کہین
آپکی یاد ہلادیتی ہے شانہ دلکا

قبر عاشق سے جو اوٹھتا ہے بگولہ یہ نہین
ہے پس مرگ بھی یہ خاک اوڑانا دلکا

مجھکو چھوڑا پہ تمہاری نہ محبت چھوڑی
تمنے اسپر بھی تو احسان نہ مانا دلکا

آہ سوزان نے مرے بھی جو اثر دکھلایا
بھول جائیگا تمہین یار جلانا دلکا

پھنسگیا زلف پریشان مین تو چھٹنا ہے محال
شب تاریک مین اچھا نہین جانا دلکا

آپکے عشق کی لذت ہے اوسیکو حاصل
جسکو منظور ہے تکلیف اوٹھانا دلکا

قطع امید ہے جب سے ترے جانب وہ گیا
نہین ممکن مرے پہلو مین اب آنا دلکا

آبرو دولت دین راحت جان ہوش و حواس
آپکے عشق مین لٹتا ہے خزانہ دلکا

سیکڑون چاک ہین اسمین بھی پسند آئی تو لو
ایسے زلفونکے لئے چاہئے شانہ دلکا

یون تو بہتر نہین کوئی بشریت کے عمل
قہر ہے قہر مگر تمسے لگانا دلکا

ابر سمجھے ہو جسے ہے وہ مرا دود جگر
بلکہ ہے برق جہندہ بھی زبانہ دلکا

سوز یونسے نہ ملو کہتے ہین پچھتاؤگے
یہ شقی جانتے ہین سے لڑانا دلکا

باز آ ظلم سے اب بھی بت بد خو ورنہ
حشر مین تجھکو ستائیگا ستانا دلکا

دست اغیار سے مہندی جو لگائی تو کہلا
خوب آتا ہے تمہین خون رلانا دلکا

دل شکن تمسے جو برہم ہو تو حیرت نہ کرو
وہ نہ بگڑے جسے آتا ہے بنانا دلکا

جانتے تھے کہ مزا عشق مین حاصل ہوگا
یہ نہ سمجھے تھے کہ جینا ہمین مشکل ہوگا

چوٹ کہاتا ہوا نالان پس محمل ہوگا
جسکو سمجھے ہو جرس تم وہ میرا دل ہوگا

عاشق زلف سمجھکر یہ سناتے ہین مجھے
آج کل مین کوئی پابند سلاسل ہوگا

دین و دنیا سے تعلق نہین رہتا آمین
عشق کے نام سے کانپے گا جو عاقل ہوگا

جلسۂ حشر نہین ما و شما پر موقوف
لطف یہ بھی ہے کہ خود بانئ محفل ہوگا

سنکے نالے میرے پوچھا جو کسی نے اونسے
ہنسکے فرمایا کوئی نوحہ گر دل ہوگا

قاصدا کوچۂ قاتل کی علامت سن لے
کوئی گریان کوئی نالان کوئی بسمل ہوگا

جان جانی ہے تو جائیگی بلا سے لیکن
لطف نظارۂ تہ خنجر قاتل ہوگا

ضعف آ جائیگا اس دعوئے یکتائی مین
شیشۂ عکس نما جب کہ مقابل ہوگا

کر چکے سیر جہان رہگیا ہنگامۂ حشر
یہ تماشا بھی مگر دید کے قابل ہوگا

مین نے پہلو مین لیے خون جگر سے پالا
کیا سمجھتا تھا میرا دشمن جان دل ہوگا

کل نہ پہونچا در دولت پہ تو کہلا بھیجا
کوئی سمجھا بھی کہ گم گشتۂ منزل ہوگا

مجھکو تیاری مرقد کا نہین غم زاہد
داغ دل قبر مین رشک مہ کامل ہوگا

چاہت شنئے مئے الفت جسے کچہ بہی ہوگی
مرتے مرتے نہ تیری یاد سے غافل ہوگا

کل خفا ہوکے اوٹہا مین تو کہا سن حیرتؔ
تو نہ آئیگا تو بیچین میرا دل ہوگا

نقص دہن سے حیف ہی لطفِ بیان گیا
دندان گئے تو جوہرِ تیغِ زبان گیا

روحِ روان کے بعد تن ناتوان گیا
جب جل بسا مکین تو اوسکا مکان گیا

عیش و نشاط کرتے تہے ہم جسکے درمیان
وہ کیا ہوی زمین وہ کہان آسمان گیا

مہر و وفا تو عیش و طرب کے تلاش مین
رنج و ملال مجھکو ملا مین جہان گیا

جس عہد مین تہا عشق و محبت کا ولولہ
وہ دور کیا ہوا وہ زمانہ کہان گیا

ہم حال لطفِ ملکِ عدم کس سے پوچہتے
آیا نہ وان سے پہر جو ضعیف و جوان گیا

کعبے گئے کنشت مین ڈہونڈہا نہ وہ ملے
قسمت ہی میرے ساتہہ گئی مین جہان گیا

اپنا ہی حال تک نہ کہلا مجھکو تا بمرگ
مین کون ہون کہان سے چلا تہا کہان گیا

بیفائدہ ہے مہر و محبت کی جستجو
شاید عدم کے سمت وہی کاروان گیا

ایسی ہے خوشگوار ہوا کوئے یار کی
وہ رہگیا وہین نہ پہرا جو وہان گیا

دلکا پتا لگائیگا یہ کوئے یار مین
جسدن ہمارا قاصدِ عمرِ روان گیا

بستی بسیگی شہرِ خموشان مین اسلئے
لڑکا گیا ضعیف گیا نوجوان گیا

اس غمکدہ کی سیر تو دیکہی ہے بارہا
آیا جو اشکبار یہان خونفشان گیا

آئے سمجہ مین جب نہ یہانکے تغیرات
نیرنگ ساز تم ہو تمہین پر گمان گیا

قطعہ

اوس نخلبندِ گلشنِ ہستی کے حکم سے
مرجھا گیا وہ گل جو سوئے باغبان گیا

اے غافلو سمجھ لو کہ یہ ہے طلسم گاہ
کسرا رہا نہ دہر مین نوشیروان گیا

یہ عالمِ فنا ہے یہان پر رہیگا کون
جب اس جہان سے بادشہِ انس و جان گیا

وہم و خیال و خواب ہے دنیائے بے ثبات
جب تم گئے جہان سے تم سے جہان گیا

راضی ہوا نہ یار تو حیرت یہ جانلو
جتنا کیا ریاض وہ سب رایگان گیا

بیوجہ میرا دل نہین مجھسے بدلگیا
افسون تمہاری چشمِ فسونگر کا چلگیا

راز و نیازِ عشق کا ہنگام ٹلگیا
وہ دن گذر گئے وہ زمانہ نکلگیا

شانے سے اونکے کاکلِ پیچان کا بلگیا
پہونچا نہ میرا ہاتھ جہان دست شلگیا

دل مثلِ موم گرمیٔ رخ سے پگھلگیا
انجامِ کار گور کے سانچے مین ڈھلگیا

شاباش تیری دست درازی کو اے جنون
دامن کا چاک تا بہ گریبان نکلگیا

مین بہرِ عرضِ حال گیا کل جو اونکے پاس
لب تک نہین ہلے تھے کہ وان رخ بدلگیا

ہر وقت دل سے آتی ہے بوئے برشتگی
شاید تمہارے آتشِ فرقت سے جلگیا

بوسہ لیا جو سیبِ ذقن کا تو بول اوٹھے
کیونجی تمہارا نخلِ تمنا بھی پھلگیا

اللہ رے شعلۂ رخِ روشن ترا فروغ
نظارہ جاکے صورتِ پروانہ جلگیا

کہتے ہین دیکھئے تو مرے منتظر کا حال
آنکھین کھلی ہوی ہین مگر دم نکلگیا

سُن لیجیو جنون کہ تری آبرو نہین
فصلِ بہار مین جو کہین دل سنبھلگیا

اللہ رے اونکے خنجر ابرو کا اشتیاق
بے ساختہ مین دوڑ کے سوئے اجل گیا

حیرت ہے اس صدائے حزین پہ خدا کی مار
جسنے تمہارے نالے سنے جی دہل گیا

ڈھونڈھا جو دل تو دشمن ایمان کے گھر ملا
کیسا قدیم یار تھا جا کر ادھر ملا

معشوق جو ملا ہمین بیداد گر ملا
مشتاق دل کو کوئی کوئی مشتاق سر ملا

کیا فائدہ ہے گلشن ہستی اگر ملا
جب نخل آرزو ہے ہمین بے ثمر ملا

کہتا ہے آکے سینہ مین تیر نگاہ یار
آرام گاہ کوچۂ زخم جگر ملا

میری طرح سے مہر کو بھی ہے تلاش یار
مین ننگے پاون نکلا تو وہ ننگے سر ملا

مین دیکھ لونگا خانۂ دل ہی مین جب تمہین
تم بھی کہوگے ہان کوئی اہل نظر ملا

جانبر نہوگا تیغ تغافل سے وہ کبھی
کوئی اجل رسیدہ جو تمکو بشر ملا

گذری تمام عمر اوسکے بیان مین
افسانۂ فراق بھی کیا مختصر ملا

بہر جواب خط جو مین گھبرا کے خود گیا
نامہ پھٹا قریب سر نامہ بر ملا

سامان جبر و صبر کے تقسیم جب ہوے
سنگ جفا تمہین ہمین شوریدہ سر ملا

جسوقت کرچکے مجھے شرمندۂ وصال
کہنے لگے کہ ابتو نظر سے نظر ملا

بولے زمین سے آتی ہے کیون بو کباب کی
شاید کہ خاک مین وہ برشتہ جگر ملا

کنج مزار روح کو کیا مفت ملگیا
جب قصر تن اوجاڑ دیا تب یہ گھر ملا

صبح شب وصال سے پہلے ہی بول اوٹھا
دشمن ہماری جانکا مرغ سحر ملا

روزِ ازل سے ملے ہمین تیور بجھے ہوے
دل بھی ملا تو صورتِ شمعِ سحر ملا

مجسا ہمین جہان مین کوئی بادیہ نورد
ہان جابجا بگولہ تو اک ہمسفر ملا

جسنے تجھے تلاش کیا خود وہ کھو گیا
جویان ترا ہر ایک ہمین بیخبر ملا

روتا ہے کیا یہ عارضِ رنگین کے یاد مین
ہمکو لہو سے گل کا گریبان تر ملا

سمجھے جہان مین کیا کوئی صورت قیام کی
ظاہر تو ہے کہ منزلِ فانی مین گھر ملا

سہتے ہو وار خنجرِ ابرو کے کسقدر
حیرتؔ تمہین جگر تو بجائے سپر ملا

بحرِ غم کے سرِ ساحل نہ یہ بسمل ٹھہرا
کشتئ عمر ڈبو لی تو مرا دل ٹھہرا

اب کہلا کعبۂ دل یار کی منزل ٹھہرا
جسکو بیکار سمجھتے تھے وہ کامل ٹھہرا

پھرتے خلقت سے وہ پھرتے ہی رہی سرگردان
جب مرے پاؤن پڑی پائے سلاسل ٹھہرا

جلوہ گر عشق ہوا یار کا جب دلمین مرے
ایکدم بھی نہ خیالِ مہِ کامل ٹھہرا

وہی ہوتا ہے جو کچھ ہوتی ہے مرضی اونکی
مین نے جو قصد کیا دلمین وہ باطل ٹھہرا

کھینچتی ہے مجھے اب سوئے عدم حبِ وطن
مجھکو دنیا مین بخر تولے مری مشکل ٹھہرا

شکر صد شکر جو ہے بادشہِ کون و مکان
حشر کے دن بھی وہی بانئ محفل ٹھہرا

علم والا ہو کہ بے علم جو بھولا تجھکو
وہی نادان وہی شیطان وہی جاہل ٹھہرا

شک کی جا ہے کہ اعضائے بدن ہین مرے
آپکے لائقِ مسکن تو مرا دل ٹھہرا

دلربا خلق ہوے دہر مین لاکھون ہی مگر
کوئی ابتک نہ ترا مدِ مقابل ٹھہرا

ڈوبتے ہین بشر و جن و ملک کہتے ہی — یار کا چاہ زنخدان چہ بابل ٹھہرا

لیگیا کوچہ سفاک مین گھبرا کے مجھے — سچ تو یہ ہے کہ مرا دل مرا قاتل ٹھہرا

سٹ گیا قالب خاکی بھی پس روح روان — نہ رہا صاحب محمل تو نہ محمل ٹھہرا

قطعہ

نہ تو منصب ہی نہ تمغہ نہ گدائی کوئی ذات — ہاتھ پھیلا دیے جسنے وہی سائل ٹھہرا

باغ ہستی مین کھلے پھول ہزارون ہی مگر — اونمین ناقص کوئی ٹھہرا کوئی کامل ٹھہرا

پھر جو مرجھا کے گرا شاخ سے وہ خاک ہوا — گل جسے کہتے تھے سب لوگ وہی گل ٹھہرا

کس و ناکس تری مخلوق مین پیدا ہین سے — جسنے پہچان لیا تجھکو وہ عاقل ٹھہرا

دل تو پہلو سے لیا پیرے جہا مین مشہور — آپ دلدار ہوے اور مین بیدل ٹھہرا

وہ ترا نور تجلی ہے کہ جسکا ہم سنگ — گل نہ ٹھہرا نہ کوئی حور شمایل ٹھہرا

قافلہ والون نے لی منزل مقصود کی راہ — چھوڑ کر اونکو رہا جو وہی کاہل ٹھہرا

جو دم قتل ہوا میرے لہو سے گلگون — محضر خون وہی دامن قاتل ٹھہرا

یہ تو ہے خال رخ یار کا پر تو حیرت
کہ تری آنکھ کی پتلی مین پڑا تل ٹھہرا

نقشہ بگاڑ کے دل خانہ خراب کا — یارب کہان گیا مرا عالم شباب کا

اللہ رے عکس اونکے رخ شعلہ تاب کا — پانی مین پڑ گیا ہے پھپولا حباب کا

یہ عکس ہے تمہارے رخ بے نقاب کا — یا آئینہ مین پھول کھلا ہے گلاب کا

اسکا الم نہ جائیگا کیا بعد مرگ بھی — ابتک تو دل مین رہتا ہے ماتم شباب کا

جاگا ہے مدتونکا یہ سوئیگا دیر تک
موقع ملا نصیب کو پیری مین خواب کا

اظہار بے ثباتی عالم ہے بحر مین
خالی نہین ہے بنکے بگڑنا حباب کا

شاید پڑا ہے عکس تجلی کا یار کی
ہے عرش پہ دماغ سرو آفتاب کا

پہلو کو چھوڑ زلف پریشانین جا پہنسا
ابتر ہے حال اب دل خانہ خراب کا

رونے کا طرز میرے اوڑایا سحاب نے
بجلی نے ڈہنگ سیکہہ لیا اضطراب کا

دیکھا تو اس جہانکی کچہ اصل ہی نہین
دنیا کو ہم سمجھتے ہین عالم سراب کا

گردونپہ عکس احمد مرسل کے نور سے
سونا چمک اوٹہا ورق آفتاب کا

طفلی گئی جوان ہوا پہر ہوا ضعیف
کیا حال پوچھتے ہو مرے انقلاب کا

درپیش آئے ملک عدم کا سفر جسے
مرقد مین پہلے قصد کرے پا تراب کا

کرتے ہین ظلم جو ستم ایجاد بیشمار
کیا خوف کچہ نہین او نہین روز حساب کا

کرتا ہے جو کہ کعبۂ دل منہدم بتو
ہوگا بروز حشر وہ مورد عذاب کا

سیماب و برق بھی ہین خجل اس سے اندنون
کیا حال پوچھتے ہو مرے اضطراب کا

اس بحر غم کا دیکھین تموج دکھائے کیا
طوفان نوح مین بہی طلاطم نہ آب کا

کہتے ہین جسکو قلزم ذخار دہر مین
سوتا ہے وہ بھی اک مری چشم پر آب کا

کیون ہے سکوت شہر خموشانکے ساکنو
کیا عکس پڑ گیا دہن لاجواب کا

مین شیفتہ ہون اوسکا تہ دل سے واعظو
کہٹکا نہین ہے جسکو عذاب و ثواب کا

سکتے ہی مین رہیگا نہ بولیگا حشر تک
کشتہ ہے جو ترے دہن لاجواب کا

بڑھتی ہے جب تری تپِ فرقت مین تشنگی — پانی پہ دوڑتا ہے کٹورا حباب کا

بیتابیونکو سمجھے ہین بیداریان بشر — کہتے ہین جسکو موت وہ عالم ہی خواب کا

کہتا ہے یار دیکھ کے مجھکو سکوت مین — نقشہ ہے یہ مرے دہن لاجواب کا

حیرت ہے خوف عرصۂ محشر مین کیون تجھے
بردہ ہے تو جناب رسالت مآب کا

زیب تن وان تو ہے ملبوس خود آرائیکا — پیرہن چاک ہے یان صبر و شکیبائیکا

بعد مردن بھی اوڑی خاک بگولہ بنکر — عشق کہتے ہین اسے بادیہ پیمائیکا

کون بدنام ہوا لوگ کسے ہنستے ہین — آپ سمجھین تو نتیجہ میری رسوائیکا

کی دم نزع نظر رخ پہ تو بولے کہ ندیکھ — دم اٹک رہتا ہے آنکھومین تماشائیکا

چاندنی ڈھونڈتی پھرتی ہے یہ کسکو گھر گھر — اسکو بھی عشق ہے شاید اوسی ہرجائیکا

ساتھ غیرونکے بہت سیر چمن ہوتی ہے — ہم کہے دیتے ہین گل کھلتا ہے رسوائیکا

کس جفا کیش کے عاشق ہوئے اے حضرت دل — شور سنتے تھے بہت آپکے دانائیکا

دلکی حالت ہے جو کچھ تمکو دکھاؤن کیونکر — داغ دیکھا ہے کبھی لالۂ صحرائیکا

لیتی ہی باد صبا میری ہی ٹھنڈی سانسین — گل نے سیکھا ہے طریقہ تیری رعنائیکا

رحم کر رحم اری زلف خدارا ابتو — حال دیکھا نہین جاتا ترے سودائیکا

گر میرا جذب دلی اپنا اثر دکھلائے — فاتحہ تم بھی پڑھو صبر و شکیبائیکا

ہے زمانیکے زبان پر جو سنا ہو تمنے — بیکسی نام ہے میری شب تنہائیکا

آئینہ دیکھکے کہتے ہین بخر ذات خدا
بیوقوفی ہے جو دعوے کرے یکتائیکا

تمنے کب بستر غم سے مجھے اوٹھتے دیکھا
حال کیا پوچھتے ہوتا ہے توانائیکا

ہے وہی دشمن جان خبر نہین اے حیرت
جسکا شہرہ ہے زمانے مین مسیحائیکا

آئی ہے روح جانکے ملبوس تن مین کیا
یہ بھی خراب ہوگی اسی پیرہن مین کیا

وحشت زدو نے لطف جنون کچھ نہ پوچھیے
ہم کیا کہین کہ ہوتا ہے دیوانے پن مین کیا

آنکھون نے آپکے تہ و بالا کیا جہان
ہوتا ہے اور گردش چرخ کہن مین کیا

داغ جگر کہ آتش فرقت ہے شعلہ زن
روشن برنگ شمع ہے فانوس تن مین کیا

آئے پس فنا تو کہا ہمکو چھوڑ کر
شرمندگی سے منہ کو چھپایا کفن مین کیا

پاتے ہین اسکو گیسوئے شبرنگ یار مین
خوشبوئے مشک اب نہین رہتی ختن مین کیا

پژمردہ گل ہے اور ہے بلبل سکوت مین
پھر آمد خزان ہے الہی چمن مین کیا

ہندوئے خال مصحف رخ پر ہے کیون فدا
اولٹی سما گئی ہے دل برہمن مین کیا

جاتے ہی میرے مرغ سحر بولا تو کہا
فرقت نصیب آیا کوئی انجمن مین کیا

مسی طلب ہے کیون دہن دندانکی تاب سے
بجلی گرائیگا سواد یمن مین کیا

آئی صدائے نالہ تو گھبراکے بول اوٹھے
وحشت زدہ ہمارا پھر آیا وطن مین کیا

پھولی شفق کہ پہونچی میری آہ شعلہ ور
دیکھو تو آگ لگ گئی چرخ کہن مین کیا

خوشبو مین کتنے خال رخ یار اے نسیم
یہ تل بسائے تو نے گل یاسمن مین کیا

بے ہوش کیوں ہے محفل جاناں میں ہر بشر
آئی ہے شمع طور بھی اس انجمن میں کیا

پھرتا کوئی جو ملک عدم سے تو پوچھتے
چرچا ہمارا ہوتا ہے اہل وطن میں کیا

پہونچے مزار میں شب غربت جو طے ہوئی
صبح وطن کا لطف ملا ہے کفن میں کیا

لب بند ہیں سکوت ہے کیوں بولتے نہیں
کہئے کسیکا راز نہاں ہے دہن میں کیا

لطف کلام وہ کہ جو تسخیر دل کرے
جب یہ اثر نہیں ہے تو پھر ہے سخن میں کیا

وعدے پہ تو وہ نہ آیا نہ مجھکو طلب کیا
کچھ ضد سما گئی دل پیماں شکن میں کیا

چشم سیاہ یار سے دعوائے ہمسری
پردہ پڑا ہے چشم غزال ختن میں کیا

بولے کلام سنتے ہی تسخیر دل ہوا
حیرت بھرا ہے سحر تمہارے سخن میں کیا

تیرے احسان ہیں اے دیدۂ گریاں کیا کیا
تو نے دھوئے ہیں مرے دامن عصیاں کیا کیا

آپ نے آئینۂ عکس کو دیکھا کہ نہیں
رخ انور سے رہا کرتے ہیں حیران کیا کیا

نہ تو بلبل کا ٹھکانا نہ کہیں گل کا پتا
اے خزاں تو نے اوجاڑے ہیں گلستاں کیا کیا

حالت گل کہیں یا قصۂ غمناک سحر
ہمنے دیکھے ہیں ترے چاک گریباں کیا کیا

وادئ عشق جنوں خیز میں گذری ہوگی
خضر کیوں تمنے تو دیکھے ہیں بیاباں کیا کیا

یاد دنداں میں کیا کرتی ہے ہر روز نثار
صدف چشم تری گوہر غلطاں کیا کیا

شب ہجر انکی اذیت کو نہ پوچھو ہمسے
کیا کہیں تمسے کہ تھا معرکۂ جاں کیا کیا

فکر بخشش میں ندا غیب سے آئی یہ مجھے
چاہتا ہے مجھے شرمندۂ احساں کیا کیا

تو ہی منصف ہو کہ ہم یار کے غفلت سے سبب
سختیان سہتے ہین تیری شبِ ہجران کیا کیا

ہنس پڑا بلبل نالان کے جو بیتابی پر
گل کے انجام پہ شبنم ہوی گریان کیا کیا

باغ ہستی سے گئے جانب صحراے عدم
لالہ رو غنچہ دہن سرو خرامان کیا کیا

شبِ مہتاب مین چہرہ سے اولٹ دی جو نقاب
رات شرمندہ ہوا ہے مہِ تابان کیا کیا

شاید اسمین بھی حسینونکا غبار دل ہے
پردۂ خاک سے نکلے گل خندان کیا کیا

رخِ روشن کی تجلی کا جو مذکور ہوا
رات محفل مین جلی شمع شبستان کیا کیا

روز فرقت تو کسی طرح سے مرکے کٹا
دیکھین اب ہمکو دکھاے شبِ ہجران کیا کیا

آگئے بن ٹھن کے میرے پاس تو پوچھا حیرت
ہم سے بتلا کہ ترے دلمین ہین ارمان کیا کیا

لادے مالی مجھے پھولونکا معطر سہرا
آج باندھیگا مرا رشک صنوبر سہرا

رخ نوشہ پہ ہے گو زلف معنبر سہرا
پر اوسے چاہیے شادی کا مکرر سہرا

آج کا روز مسرت ہے بیان سے باہر
گوندہ لا بہرِ خدا بہرِ پیمبر سہرا

ایک مدت سے اسی دنکی تمنا تھی مجھے
ہو مبارک تجھے میرے مہِ انور سہرا

یہ مسرت ہے کہ پھولا وہ سماتا ہی نہین
پیرہن مین ہے بنا جامے سے باہر سہرا

کیون نہ خوشبو ہو ہر اک صاحب محفل کا دماغ
میرے نوشاہ کا ہے زور ہوا پر سہرا

اسی حیلہ سے مقدر مین گلونکے تھا عروج
ہوی نوشاہ کی شادی تو چڑھا سر سہرا

آبرو پاتا ہے دنیا مین یہ ہر نوشہ سے
اپنی قسمت کا ہے بے شبہ سکندر سہرا

جسمین خوشبوئے عروسی بہی میسر ہو جائے
اسلیئے شوق سے بنتے ہین گلِ تر سہرا

ہوتا ہے ظلِ الٰہی شبِ شادی اوسپر
اسلیئے لکھتے ہین نوشہ کا سخنور سہرا

باغ عالم مین نہ مرجہائیگا حیرت یہ کبھی
تمنے گوندہا گلِ مضمون کا وہ بہتر سہرا

پیمانۂ دل عشق سے بہر جائے تو اچھا
ہر پہر کے یہ مرکز پہ ٹہر جائے تو اچھا

دن آپکے فرقت کا گذر جائے تو اچھا
پہر آئے شبِ وصل سحر جائے تو اچھا

جسنے مجھے دنیا کے تماشونکو دکہایا
اب اوسکی طرف میری نظر جائے تو اچھا

ڈرتا ہون مرے خانۂ تن کو نہ گرادے
طوفان ترا دیدۂ تر جائے تو اچھا

بو اوس گلِ رعنا کی مجھے کون سنگہائے
اے بادِ صبا تو ہی اودہر جائے تو اچھا

ہر دم مرے بہکانے پہ آمادہ ہے یارب
یہ نفسِ شقی سینہ مین مر جائے تو اچھا

پاؤنمین نہین زور کہ پہونچون ترے در تک
اب راہ مین تیرے مرا سر جائے تو اچھا

آبِ دمِ شمشیر کا ہے باڑہ پہ دریا
اس گہاٹ سے سر پار اوتر جائے تو اچھا

روتا ہوا آتا ہے خراباتِ جہا مین
ہنستا ہوا دنیا سے بشر جائے تو اچھا

اے قاصدِ عمرِ گذران تو ہی مدد کر
اون تک مرے اس دلکی خبر جائے تو اچھا

تاریکیٔ و ظلمت مین مددکو مرے ہمراہ
مرقد مین مرا داغِ جگر جائے تو اچھا

ناخوش ہے مرے خانۂ خاکی سے تو بہتر
اب روحِ روان اپنے ہی گہر جائے تو اچھا

اے بانئ کل تجہسے دعا میری یہی ہے
بگڑا ہوا دل میرا سنور جائے تو اچھا

دہر کو لئے شب و روز کے ہے جان غضب بیچ
ہنگامۂ محشر بھی گذر جائے تو اچھا

اس عشق جنون خیز سے حیرت نہ بچیگا
یہ جن ترے سر پر سے اوتر جائے تو اچھا

کیون ہم پہ ستم ہوتا ہے روزانہ کسیکا
دل ہمنے زمانے مین ستایا نہ کسیکا

اب سنکے خجل ہوتے ہو افسانہ کسیکا
کیون تمنے ستایا دل دیوانہ کسیکا

سرشار مے عشق پہ ہوتے ہین اشارے
لبریز ہے اب عمر سے پیمانہ کسیکا

منہ پھیر کے کہتے ہین دم عرض تمنا
ہمسے نہ سنا جائیگا افسانہ کسیکا

بیخود ہین بشر سیکڑون تاثیر نظر سے
جی لے گی تری نرگس مستانہ کسیکا

اب غیر کی بن آئی کبھی ہم بھی تھے ممتاز
شانے سے ملا رہتا تھا جب شانہ کسیکا

ملنے سے ترے ہاتھونکے ثابت ہی کہ تجھکو
افسوس ہے اے سبزۂ بیگانہ کسیکا

سب لوگ سمجھتے ہین جسے برق جہندہ
یہ بھی تو ہے اک جلوۂ مستانہ کسیکا

میخانے مین ہو کر ہمہ تن چشم تماشا
ہے منتظر دیدیہ پیمانہ کسیکا

جی لینے کی ہے فکر نہین دل پہ قناعت
کہتے ہین نہ پھیرینگے پیمانہ کسیکا

ملجائے کہین کشتۂ کاکل کی جہڈی
اے شانہ گرو خوب ہے شانہ کسیکا

کہتے ہین محبت نکرینگے نکرینگے
بدنام کریگا ہمین یارانہ کسیکا

بیچین کئے دیتی ہے باطن کی محبت
ناحق کوئی ہوتا نہین دیوانہ کسیکا

کہتے ہین کہ سنتے ہی بگڑتی ہے طبیعت
بے شبہ جنون خیز ہے افسانہ کسیکا

دنیا مین جو سرشار یہ میخوار ہنونگے
کیا حشر مین کام آئیگا میخانہ کسیکا

سب لوتو لگائے ہین مر ا شمع تجلی
دل پھونک ندے صورت پروانہ کسیکا

تقدیر موافق ہو تو ہے خیر نہین تو
اپنا نہ کسیکا ہے نہ بیگانہ کسیکا

یان ہاتھ مین تدبیر ہے کہ پہنائین تقریر
وان شور ہے دیکھو ند دبے شانہ کسیکا

ساقی نہین ہو جہ گھٹا جھومتی آئی
پھر قصد ہے شاید سوے میخانہ کسیکا

یہ دل مین سمائی ہے بگڑ جائے کہ بنجائے
در چھوٹے نہ اے ہمتِ مردانہ کسیکا

وہ زلف مین او لجھا مرے پہلو مین نہین ہے
اب غم ہے بجائے دلِ دیوانہ کسیکا

معشوق مزاجونکو حسینونکو بھی دیکھا
انداز ہے یان سب سے جداگانہ کسیکا

ہر نخل سے ہر گل سے جو رہتا ہے کنارے
پامال ہے یہ سبزہ بیگانہ کسیکا

حیرت دلِ صد چاک کو دیکھا کرو ہر دم
پیش نظر آئینہ رہے شانہ کسیکا

تمہارے عشق کا بار اسنبھل نہین سکتا
طلسمِ حسن سے کچھ زور چل نہین سکتا

کسیکا ایک طرح دور چل نہین سکتا
مگر تمہارا زمانہ بدل نہین سکتا

خلش سے نوک مژہ کے بچا ئیو یارب
لگے جو دل مین وہ کانٹا نکل نہین سکتا

نہ حال پوچھیے بیمار ہجر کا اپنے
سنا ہے آج وہ کروٹ بدل نہین سکتا

گرایا کیون اسے دامن سے چشم تر تو نے
یہ طفل اشک تو گودی مین پل نہین سکتا

تمہاری روح ہے قالب مین آپکی الفت
یہ جب تلک ہے مرا دم نکل نہین سکتا

اوٹھائے لاکھ کوئی مجھکو مثل نقش قدم
کسی طرح در دولت سے ٹل نہین سکتا

ہوئی یہ آپکے تیر نگاہ کی شہرت
کہ اوسطرف سے کوئی راہ چل نہین سکتا

یہ حال ہے غم فرقت سے ناتوانیکا
کہ ہاتھ دست تاسف بھی مل نہین سکتا

سوا اگر کے جہان مین ہے کونسا مضمون
جو میری فکر کے سانچے مین ڈہل نہین سکتا

یہ فکر تھی کہ لب لعل کی صفت لکھون
کہا قلم نے کہ مین خون اوگل نہین سکتا

سموم عشق سے یارب بچائیو دلکو
چراغ غم ہوا اگل تو جل نہین سکتا

ہوائے وصل سمجھ کر کہاترے دلمین
وہ حوصلہ ہے جو ہر گز نکل نہین سکتا

سہی قدونے بہلا کیا کسیکو ہوا امید
کہ نخل سرو کبھی پہول پہل نہین سکتا

یہ حکم ہے کہ کرو صبر دلکو اے حسرت
غریق بحر محبت اوچہل نہین سکتا

نہین سنتا کبھی شیون کسیکا
الہی دل نہو دشمن کسیکا

بہار آئی ہے جو رنگ بسی ہے
دہن ہے غنچہ سوسن کسیکا

سویدا کے دل عاشق بنا ہے
یہی خال رخ روشن کسیکا

گلون نے بھی گریبان پہاڑ ڈالے
جو دیکھا چاک پیراہن کسیکا

غرور حسن بیجا ہے سمجھ لو
نہین رہتا سدا جوبن کسیکا

جو انکے روز سن لینا کہ ہوگا
کسیکے ہاتھ مین دامن کسیکا

بگولہ بنکے اوٹھیگی مری خاک
گذر ہو تو سر مدفن کسیکا

کرین تارِ نگہ سے عقد کا کیون غم
نظر مین ہے رخ روشن کسیکا

کرنین مہر تابان کی چمک ہے
کہ جلوہ ہے پس چلمن کسیکا

ضیاے تن سے ہے فانوس تن گل
بدن مین صاف پیراہن کسیکا

کہین اب رنگ و بوے گل نہ او جائے
ارادہ ہے سوئے گلشن کسیکا

وہ بولے ہنسکے کیون دیکھا ہے حسرت
کبھی او بہرا ہوا جوبن کسیکا

چشم گریان نے جو اشکو نکا دکہایا دریا
عرق شرم مین غیرت سے نہایا دریا

صدف چشم سے ہے قلزم ذخار روان
اس تنک ظرف مین کسطرح سمایا دریا

عاشق صانع قدرت ہون کہ جسنے تیرے
رخ کو آئینہ کیا دل کو بنایا دریا

بحر ہستی سے جو اک پل مین کنارے کر دے
ہمنے آب دم شمشیر کا پایا دریا

صفتِ غنچہ مری تنگدلی بتلائی
حالِ دل اونکا جو پوچھا تو دکہایا دریا

غسل کرنے کہین آیا وہ سمن بر تو نہین
آج کسنے تجھے پہلو مین بسایا دریا

جوش تہا تجہ مین کب ایسا کہین غمخوار رونے
کسی گریان کو تہِ خاک دبایا دریا

بولے بیخود ہو جو ایسے تو کہین ڈوب مرو
مین نے پوچہا کہ کہان ہنسکے بتایا دریا

ایک عالم نظر آئیگا ہمارا او نکا
مے وحدت کا جہان منہ سے لگایا دریا

شکم صاف ہے اوس شوخ کا یا بحر محیط
ناف گرداب ہے یا بہیر مین آیا دریا

تجہہ مین پانی کی جگہ خاک ابھی اوڑنے لگے
حضرتِ عشق کا پڑ جائے جو سایا دریا

کسکے غم مین یہ تموج یہ تڑپ ہے کسنے — تجھکو بھی ماہیٔ بے آب بنایا دریا
جاتی ہے عمر رواں موج رواں سے آگے — لیتے ہین عالم ہستی سے کنارا دریا

اشک تو دیدۂ حیران مین نہ تھے حیرت
غم نہ دلسے مگر کھود کے لایا دریا

مجھے کافی ہے حاصل عمر بھی ترے عشق کا دل مین جو داغ ہوا
پس مرگ بھی اوسنے فروغ دیا وہی کنج لحد کا چراغ ہوا
گل عارض یار پہ تل تھا جہان وہان خط سیاہ ہوا ہے عیان
کھو بلبل زار سے آئی خزان کہ چمن مین نشیمن زاغ ہوا
نہین جانتے رکھتا ہے کسکی ہوا کہ تڑپ ہوئی جاتی ہے اسکی لو
مرے سینہ مین صورت قبلہ نما دل زار بھی محو سراغ ہوا
تری مست نگاہ نے چور کیا مدہوش کیا مجبور کیا
یون دل کو مرے مخمور کیا یہ شراب بنی وہ ایاغ ہوا
یہی کشتۂ چشم کا حال کیا آلودۂ گرد ملال کیا
جنگل مین اوسیکو غزال کیا صحرا کا وہ چشم چراغ ہوا
کیا شوق سے سنتی ہے خندۂ گل کچھ خوف خزان کا نہین بالکل
انجام تو سوچ ذرا بلبل تجھے نکہت گل سے دماغ ہوا
حیرت کبھی چشم پر آب رہے کبھی مائل عہد شباب رہے

ترے عشق مین خانہ خراب رہے گئے زیر زمین تو فراغ ہوا

ہے تصور دلمین تیغ ابروے خمار کا
حیف نخل آرزو مین پھل لگا تلوار کا

جب سے رونا کام ٹھہرا چشم دریا بار کا
عین دریا مین ہے مسکن مردم بیمار کا

خط سے پہلے شور تھا آئینہ رخسار کا
اندنون ڈانڈا حلب سے ملگیا تاتار کا

مین تو گھائل ہون کسیکے سبزہ رخسار کا
میرے زخم دل کو مرہم چاہیے زنگار کا

کیا کہین کچھ کہہ نہین سکتے ہین وہ پیمان شکن
ایک عالم ہے ترے اقرار کا انکار کا

خال ہندو ہے عیان جس مصحف رخسار پر
دل پسا جاتا ہے اوسپر کافر دیندار کا

سنتے ہین سب طائرونکا ہوگیا وہ بادشاہ
کیا ہما پر پڑ گیا سایہ تری دیوار کا

اب کوئی دم مین وہ جاتا ہے سوے ملک عدم
حال تو دیکھو ذرا وارفتہ رفتار کا

سامنے آتے ہی اوسکے دلمین روزن ہو گیا
کیا کہین کیا توڑ تھا تیر نگاہ یار کا

دیکھہ تو آو ذرا چلکر مسیحا سے زمان
حال ابتر ہے تمہارے طالب دیدار کا

سچ بتاؤ ہمسے حیرت کیون پریشان حال ہو
کیا تمہین سودا ہے زلف عنبرین یار کا

بڑا پھندہ ہے زلف مشکبو کا
پڑا اسمین اگر کوئی تو چوکا

ہنسا بیتاب ہے بلبل جو دم
تو شبنم نے بہی رو کے گل پہ تہوکا

جلینگے آتش فرقت مین کیا ہم
خیال آنے لگا اوس شعلہ رو کا

حنا بندی سکہائے کون اونکو
کوئی پیاسا نہین اپنے لہو کا

تری تلوار مین جو بہل ہے قاتل
ہمارے دلکو سب کہتے ہین مقتل

ثمر ہے وہ مرے شاخ گلو کا
جہان پہ خون ہوگا آرزو کا

عرق آیا رخ انور پہ حیرت
خدا حافظ تمہارے آبرو کا

تیغ ابرو تری دکہلائے تو جوہر اپنا
سنگدل کہتے ہین اوسکو جو ہے دلبر اپنا
عشق اک جنس گران تہی وہ عطا تجکو ہوی
غم و اندوہ و الم سے ہوئے کیون دلکو شکست
دیکہکر عاشق ابروکو یہ فرماتے ہین
ہوس ہوئے میان مین تو یہ نوبت پہنچی
جستجو ہی مین پہرا کرتا ہے تیری ہر شب
کنج مرقد کے تصور کو نچہوڑے کوئی

یان بہی اب بار گران دوش پہ ہی سر اپنا
کیسے پتہر سے لڑا جاکے مقدر اپنا
دیکہہ رتبہ تو ذرا اے دل مضطر اپنا
حضرت عشق لئے آئے ہین لشکر اپنا
دیکہیے تشنہ خون کسکا ہے خنجر اپنا
تیری تصویر کمر ہے تن لاغر اپنا
اک رقیب اور ہے یہ ماہ منور اپنا
دلمین سمجہے تو کہ آخر ہے وہی گہر اپنا

ان حسینونکی نگاہونمین ہے جادو حیرت
جی بہلا انسے بچالے کوئی کیونکر اپنا

گیسوئے مشکین وہ کہتے ہین لو ہین بل کہائیگا
چاہنے والا کوئی ہمسے نہ بہتر پائیگا
جو جلائیگا برنگ شمع خود جل جائیگا

ہمسے کیا مطلب جو کوئی پیچ مین آجائیگا
قتل کرکے دیکہلی قاتل بہت پچہتائیگا
کیا میرا سوز جگر اوپر ہی اوپر جائیگا

[illegible] عاشق تیرا ہوجائیگا
چین سے ہرگز وہ دنیا مین نہ رہنے پائیگا

[illegible] دل ہی پہ آئیگی خزان
آپکا یہ سبزۂ خوش رنگ بھی مرجائیگا

فکر تھی وصل صنم کی غیب سے آئی ندا
جو ہمین ڈھونڈھے دیار بیخودی مین پائیگا

کشتۂ ناز و ادا کی قبر چھپنی کی نہین
جب وہان پر پاؤن رکھیگا تو دل بھر آئیگا

کچھ ہمین شیرین کلامی سے نہین بارے پڑے
آپکی باتو نمین جو آئیگا دہوکا کہائیگا

چھیڑتا ہے ہر گھڑی چل کوئی قاتل کیطرف
دیکھنا شوق شہادت سر مرا کٹوائیگا

کوئے جانان کا پتہ پوچھین کسی سے کیا غرض
عشق رہبر ہے ہمارا راستہ بتلائیگا

ابتدائے عشق مین ظاہر ہوا دیوانہ پن
دیکھین اب آگے مقدر کیا ہمین دکھلائیگا

کتنا سمجھایا فلک کی کجروی جاتی نہین
چال جو ٹیڑھی چلیگا آپ ٹھوکر کھائیگا

ہوتی ہے ہم جنس سے ہم جنس کو رغبت ضرور
میری مرقد پہ بگولا آکے سر ٹکرائیگا

کس بھروسے پر کرے انسان عزم سرکشی
خاک کا پتلا ہے آخر خاک مین ملجائیگا

کُل حسینان جہان ہین دشمن جان دیکھیے
یہ ہمارا درد سر کس کس کے ماتھے جائیگا

کیون ستاتے ہو جو ہے اس بات کی غیرت تمہین
وہ تو شکوہ ہی کریگا جو اذیت پائیگا

بے سبب اسکا نہین ہے سرخ مخمل کا نیام
خنجر قاتل کسیکو خون مین نہلائیگا

خیر اب تو غیر کے پہلو مین رہتے ہو رہو
کیا کبھی میرا زمانہ بھی نہ کروٹ کھائیگا

سینچتے ہین خون دل سے اب تو اسکو ہر گھڑی
دیکھیے نخل تمنا کب ثمر دکھلائیگا

مجھکو بیخود دیکھ کے ایسے وہ کل مضطر ہوئے
سب سے کہتے تھے اسے اب ہوش کیونکر آئیگا

رحم آتا ہے تو سمجھاتے ہین اے حیرت نہ رو
جان اپنی دیکھے کیا رسوا ہمین کر جایگا

جس جگہہ پاؤن ٹہرتا نہین ابرارونکا
حال کیا ہوگا وہان ہمسے گنہگارونکا

یہ پسینہ تو نہین آتشین رخسارونکا
گرمئ حسن سے نکلا عرق انگارونکا

کون جی دیتا ہے دل کون فدا کرتا ہے
حوصلہ دیکھئے آج اپنی خریدارونکا

تلملے سمجھو منہ دریا مین تری کے رستے
قافلہ جاتا ہے یہ چشم کے بیمارونکا

ہمکو ملجائین تو تفریح بہی تسکین بہی ہو
عطر کہنچوائین پسینے مین بسے ہارونکا

اے شہ حسن جسے لوگ ہما کہتے ہین
ڈہونڈہتا پہرتا ہے سایہ تیرے دیوارونکا

تو جو پہلو مین نہین یار ترے سر کی قسم
بستر گل بہی مجہے فرش ہے انگارونکا

کیون نہو روح کو اس جسم خمیدہ سے گریز
کچہہ بہروسا نہین گرتی ہوی دیوارونکا

تو تو مخمور ہے شیشہ کو سنبہالے رکہنا
دیکہہ ساقی کہین دل ٹوٹے نہ میخوارونکا

آئے جب گور غریبان مین تو بولے افسوس
عشق مشہور تہا ہمپر انہین بیچارونکا

صورت شمع جلاتے ہین یہ عاشق کو مدام
حال روشن ہے زمانے مین طرحدارونکا

آئینہ خود کو سمجہتا ہے فلک کا ہمسر
عکس پڑتا ہے جو اون چاند سے رخسارونکا

دخت رز نے کیا اون لوگونسے پردہ شاید
آج میخانہ مین جرمٹ نہین میخوارونکا

دلکو کرتا ہے نشانہ تو نظر سیدہی کہہ
تیر ترچہا نہین ہوتا ہے کماندارونکا

دیدہ ہے شعلہ رخونکے سبب سوزش چشم
اسی تقصیر سے گہر جلتا ہے نظارونکا

طلب بوسۂ ابرو مین یہ ملتا ہے جواب — تمنے دیکھا نہین جوہر مری تلوار دنکا

کر کے زخمی مجھے فرماتے ہین سمجھے حیرت
ناز و انداز و ادا نام ہے ہتیار ونکا

گھبرا کے عدم سے تو ہوا شوق ادہر کا — اے جان حزین قصد ہے اب یان سے کدہر کا

بے پردہ کاکل رخ انور سے نہ سرکا — منہ تمنے نہ دیکھا شب گیسو کی سحر کا

تمکو بھی ہو معلوم مزا زخم جگر کا — کہا جاؤ جو تیغ نگہ ناز کا چرکا

کرنا نہ ارادہ بت سفاک کے گھر کا — بچتا ہے گا اے دل مرے پہلو سے جو سرکا

کیون چھوڑ دیا آپ نے آنا مرے گھر کا — شاید کہ نتیجہ ہے یہی پاک نظر کا

پوچھی صفت نشتر مژگان تو یہ بولے — خنجر ہے یہی چشم فسونگر کی کمر کا

سمجھے ہو جسے ابر گہر بار یہی ہے — بھیگا ہوا رومال مرے دیدۂ تر کا

تمنے روش تیغ جو سکھلائی نظر کو — ہمنے دل سرکش سے لیا کام سپر کا

دیکھی گل نرگس مری تربت پہ تو بولے — شاید کہ یہ مرقد ہے کسی اہل نظر کا

آ کے جو دم نزع تو حسرت سے یہ پوچھا — کیا عالم ہستی سے ارادہ ہے سفر کا

آئینۂ گردون نہین سمجھتے ہو جسے ماہ — اے غافلو ہے عکس مرے رشک قمر کا

دیکھے کوئی خالی تو نہ سمجھے کہین محتاج — اے اہل کرم ہاتھ ترے دست نگر کا

فکر دہن تنگ سے مہلت نہین ملتی — معدوم ہوا جاتا ہے مضمون کمر کا

وان اونکو شب وصل کے وعدہ کا ہی صدمہ — یان ہمکو سر شام سے دہڑکا ہے سحر کا

ضبط غم فرقت تو کسی سے نہین ہوتا
تم کرتے ہو حیرت یہ نہین کام کسیکا

نگہ قاتل غضب غمزہ نیا انداز چتون کا
نہین دیکھا کوئی معشوق اس بے ساختہ پن کا

رخ رنگین ہے شکل گل تو آنکھین نرگس فتان
مسی مالیدہ لب ہین یا کوئی غنچہ ہے سوسن کا

نہال دل ہے پژمردہ سموم عشق سے اپنا
ٹھکانا ہی نہین اب طائر جان کی نشیمن کا

یہ جتنے مذہب و ملت ہین سب دنیا کی جھگڑے ہین
ذرا سمجھو تو خالق کون ہے شیخ و برہمن کا

بگولے کیطرح اکثر پھرا کرتے ہین سرگردان
پتہ کیا پوچھتے ہو ہمسے دیوانونکے مسکن کا

تمھین انصاف سے کہدو بشر کیونکر نہ عاشق ہون
پریزادون مین شہرہ ہے تمہارے رنگ روغن کا

یہ غصہ مجھپہ ناحق ہے خطا گر ہے تو دل کی ہے
گریبان گیر ہو اوسکے جو وابستہ ہو دامن کا

سبکدوشی جو حاصل ہو تو ہے احسان قاتل
تو اپنی تیغ سے کہدے اوتارے بوجھ گردن کا

سیا تھا رشتۂ الفت سے تونے تیر کھینچے سے
غضب ہوتا ہے ٹانکا ٹوٹتا ہے جامۂ تن کا

جہانپر گل کھلے تھے وان اُگے ہین خار صحرائی
خزان آئی ہے جبسے ہے دگرگون حال گلشن کا

کوئی تو ماہ سمجھا اور کوئی نیر تابان
یہ عالم ہمنے دیکھا ترے دیوارونکے روزن کا

یہ زور ناتوانی تھا کہ مرنے پر بھی ظاہر ہے
بگولہ بھی نہین اوٹھتا ہماری خاک مدفن کا

جو دیکھا قبر پختہ ہوگئی دل کی حرارت سے
لگے کہنے الہی ہے یہ مرقد کس جلے تن کا

یہ کہتے گیسوے مشکین ہے یا شام غریبان ہے
رخ روشن تمہارا ہے کہ جلوہ روز روشن کا

نہین گر مونس حیا در تو مرے بعد تشن لینا
لحد پہ بیکسی رویگی گرکے بین جوگن کا

کسی کا غم نہ تہا ہم کیا کہین کیا زیست کے دن تہے
زمانہ یاد کر کے ہمتو روتے ہین لڑکپن کا

جہکی جاتی ہے گردن ضعف سے نوبت یہ پہونچی ہے
گریبان تک گلیمین ہو گیا ہے طوق آہن کا

بنایا ہے ہلال عید اوسکو پیر گردون نے
سواری مین گرا جو نعل اوس گلرو کے توسن کا

جسے ہو عشق ان سنگین دلونکا سخت ناداں ہے
بہت پوچہا کئے ہے کون سا بت کس برہمن کا

تمہاری سختیونکا جبر تہا جو زیست مین ہمپر
وہ پتہر ہو کے آخر بنگئیں تعویذ مدفن کا

مین اپنے دل کے پہر جانے پہ کیون روؤن اے حیرت
رفاقت چہوڑ کر میری بنا ہے دوست دشمن کا

شکوہ جور و فا اے دل ناداں کسکا
ساتہہ دیتے ہے بہلا عمر گریزان کسکا

نام لین اور بہلا دیدہ گریان کسکا
تو ہی بتلا کہ اوٹہایا ہے یہ طوفان کسکا

اگلی الفت کا کرو ذکر تو فرماتے ہین
تم بیان کرتے ہو یہ خواب پریشان کسکا

کیسی عریان بدن جان پہ جب کہیل گئے
نذر گردن ہی جو کر دی تو گریبان کسکا

مین دل آزار زمانے مین ہون مشہور کہ تم
نام لیتے ہین بہلا گبر و مسلمان کسکا

تیرا سایہ تو نہین پڑ گیا اے زلف دراز
روپ لائی ہے ہماری شب ہجران کسکا

کسکی آمد کی خبر سنکے کہڑا ہے خاموش
راستہ دیکہتا ہے سرو گلستان کسکا

دل وہ کہانے کا مزا حشر مین دیکہیگا کوئی
ہاتہہ کس شخص کا ہے اور گریبان کسکا

خود بخود آج رگ جان کا لہو جوش مین ہے
یاد آیا ہے اسے نشتر مژگان کسکا

وان تو بیکار رہین سب عقل و خرد ہوش و حواس
کوچہ عشق مین ہے کون نگہبان کسکا

تجھ مین بھی کوچۂ کاکل کیطرح ہے اندھیر
ڈھنگ سیکھا ہے یہ تونے شب ہجران کسکا

دیکتا پھرتا ہے ہر ایک کا منہ میری طرح
نہین معلوم یہ آئینہ ہے حیران کسکا

مین سبکدوش جو ہون خنجر قاتل کے سوا
اور کہئے میری گردن پہ ہے احسان کسکا

اب جو چونکے تو یہ ثابت ہوا دل ڈوبگیا
خواب مین دیکھ لیا چاہ زنخدان کسکا

تجھکو بھی رونے سے ہے کام سدا میری طرح
سچ بتا غم ہے تجھے شبنم گریان کسکا

اے پپیہے تری آواز سے دل وجد مین ہے
نام لیتا ہے تو اے مرغ خوش الحان کسکا

دل تو پہلے ہی لیا جان بھی حاضر ہے مری
اور فرمائے اب دل مین ہے ارمان کسکا

مرض عشق جو دیکھا تو مسیحا نے کہا
یہ تو دنیا سے چلے کیجئے درمان کسکا

یان تو یہ حال کہ اب جان لبون تک پہونچی
وان یہ معلوم نہین کون ہے خواہان کسکا

کسکی یہ آتش غم شعلہ فشان ہے سرپر
تونے دل پھونکدیا شمع شبستان کسکا

عاشق زلف نہو کہتے تہے تم سے حیرت
یہ تو فرمائے ابدل ہے پریشان کسکا

دیوانہ بنا پھرتا ہے ہشیار تمہارا
آزادون سے بہتر ہے گرفتار تمہارا

کس کس کو نہین عشق مرے یار تمہارا
دم بھرتے ہین سب کافر و دیندار تمہارا

جب طور جلا حضرت موسے کو غش آیا
تہا جلوہ نما روزن دیوار تمہارا

تڑپا کیا مین تمکو ذرا رحم نہ آیا
کیا کچہ نہ رہا مجھسے سروکار تمہارا

پھر کسکی خبر لوگے تم اے رشک مسیحا
جب جی سے گذر جائیگا بیمار تمہارا

ایذا میں ہوں یا میری آرام سے گذرے
ہر حال میں احسان ہے اے یار تمہارا

ہے مد نظر جلوہ نمائی تو بتا دو
کب تک ہے مشتاق گنہگار تمہارا

گو طول میں ہمسر نہیں اے گیسوئے مشکیں
پر رنگ دکھاتی ہے شب تار تمہارا

جس دن سے تمہیں دیکھ لیا ہو گیا مجھسے
میرا نہیں اب ہے یہ دل زار تمہارا

گہ وادئ ایمن میں گہے طور پہ چمکا
کس جا نہ ہوا نور نمودار تمہارا

تمکو نہیں پروا کوئی چاہے کہ نہ چاہے
پر نام رٹے جاتے ہیں غمخوار تمہارا

نظارہ رونکے پر صورت پروانہ جلینگے
بھڑکا جو کہیں شعلۂ رخسار تمہارا

حالات وہ دیکھے کہ جنہیں کہہ نہیں سکتا
بیہوش نہیں واقف اسرار تمہارا

بیتاب مجھے دیکھ کے کہتے ہیں وہ اکثر
رسوا تمہیں کر دیتا ہے کردار تمہارا

دنیا کی نہ خواہش ہے نہ عقبےٰ کی تمنا
حیرت ہے فقط طالب دیدار تمہارا

تیغ نگہ ناز کا مارا نہیں بچتا
اس گھاٹ جسے تمنے اوتارا نہیں بچتا

نالاں ہیں ترے ہاتھ سے شیخ و برہمن
تجھسے تو کوئی اے ستم آرا نہیں بچتا

ظاہر میں فقط ہے ملک الموت کا حیلہ
جس جس پہ وہ کرتے ہیں اشارا نہیں بچتا

کیونکر نہ کریں آپکی ہم دل سے اطاعت
بے اسکی تو ایمان ہمارا نہیں بچتا

بے زیب فلک مد نظر جب سے تمہارے
افشاں سے گرا جو وہ ستارا نہیں بچتا

اللہ رے ترے آتش رخسار کا شعلہ
ہم کیا کہ وہاں جا کے نظارا نہیں بچتا

جو جبر میں شاکر ہو وہ بے رحم کے قابل
کرتا جو نہیں جور گوارا نہیں بچتا

آرایش گیسو میں وہ مصروف ہیں جب سے
مشک ختنی عنبر سارا نہیں بچتا

ہیں عشق کے دریا میں وہ طوفان بلا خیز
جسنے نہ کیا اس سے کنارا نہیں بچتا

کل جسپہ خفا ہوتے تھے اے رشک مسیحا
لو آج وہ بیمار تمہارا نہیں بچتا

حیرت وہ جنون خیز ہے یہ وادی الفت
اسمیں کوئی ہمت کو جو ہارا نہیں بچتا

غور کرکے جو سوئے گبر و مسلمان دیکھا
ہمنے دونو کو ترے عشق میں یکسان دیکھا

ہمتو سمجھاتے تھے کیون اے دل ناداں دیکھا
بھر دت سے ملا معرکۂ جان دیکھا

رخ انور کو ترے کاکل پیچان دیکھا
خیر ہو دل کی یہ کیا خواب پریشان دیکھا

تو بھی عاشق ہے کسی پر مری آنکھوں کیطرح
تجکو روتے ہی سدا شبنم گریان دیکھا

جلوۂ جسم نہ تھا یار کا پیراہن میں
شمع کو پردۂ فانوس میں عریان دیکھا

آپکے عشق میں ہیں زندگی و موت خراب
ہمنے دونوںکو بہم دست و گریبان دیکھا

غنچۂ دل جو ہے پژمردہ تو شبنم کیطرح
رو دیا ہمنے جو کوئی گل خندان دیکھا

ابتدا سے ہے رواں مرکز اصلی کیطرف
خوب ہمنے تجھے اے عمر گریزان دیکھا

سرنگون تجھسے ہیں سب حور و ملک جن و بشر
جسکو دیکھا ترا شرمندۂ احسان دیکھا

جب کہا آپکے جانباز کہاں بیٹھے ہیں
چشم حسرت سے سوے گور غریبان دیکھا

یون تو لاکھوں ہیں حسینان جہاں ظلم پسند
پر کوئی تم سا نہ غارت گر ایمان دیکھا

کوئی تیرے لب رنگین کا نہ ہمسنگ ملا ۔ ہمنے لعل یمنی لعل بدخشان دیکھا

وادیٔ عشق جنون زا سے بچے جی کیونکر ۔ جسمین وحشت کو ہو وحشت وہ بیابان دیکھا

جان لو اوسکے رگ جان پہ قیامت آئی ۔ جسنے پھر کر طرف نشتر مژگان دیکھا

رخ روشن کی تجلی کوئی دیکھے کیونکر ۔ ہمنے تو شمع کے شعلے کو بھی لرزان دیکھا

قد موزون سے تمہارے نہین کچھ بھی نسبت ۔ حال طوبےٰ کا سنا سرو گلستان دیکھا

مثل پروانہ وہ جل بھن کے ہوا خاک سیاہ ۔ جسنے جلوہ ترا اے شمع شبستان دیکھا

کشتیٔ عمر ڈبو دین تو عجب اسکا نہین ۔ کیا کہین ہم کہ ان آنکھونسے جو طوفان دیکھا

کس جگہ ہمنے نہ ڈھونڈا تمھین اے بندہ نواز ۔ چھوڑ کر ملک عدم عالم امکان دیکھا

داغ فرقت مرے سینہ کے جو چمکے تو کہا ۔ آج تو ہمنے عجب سرو چراغان دیکھا

ننگ و ناموس و حمیت کو ڈبویا اوسنے ۔ جسنے اے یار ترا چاہ زنخدان دیکھا

محو حیرت ہے ہر اک اہل صفا خلق ہوا ۔ ہمنے آئینہ کو بھی آپکا حیران دیکھا

ہم تو سنتے تھے کہ مردونکو جلاتے ہو مگر ۔ دشمن جان تمہین اے عیسیٔ دوران دیکھا

مجھسے فرماتے ہین بتلاؤ تو حیرت تمنے
کبھی عاشق کا نکلتے ہوئے ارمان دیکھا

سچ بتا کل سے کہان تو اے بت بیباک تھا ۔ کیا کہون کیسا مرا ویرانہ وحشتناک تھا

پاؤن بالائے زمین رخ جانب افلاک تھا ۔ ابتدا سے توسن عمر روان چالاک تھا

یہ نہین معلوم برہم کس سے وہ سفاک تھا ۔ دیکھتے تھے جسکو مقتل مین وہ وحشتناک تھا

آپ نے گلشن مین جا کر کیا اولٹ دی تھی نقاب
بلبلین نالان تہین گل کا بھی گریبان چاک تھا

تیغ ابرو تیر مژگان قاتل عالم نگاہ
میری قسمت مین الٰہی کیا یہی سفاک تھا

لاکھون ہی ڈوبے وہ طوفان خیز دریائے عشق
ہان جو کوئی اس سے بچ نکلا بڑا تیراک تھا

طور پر کیا وہ تو ہین اسطرح کے آتش نگاہ
گرم نظارہ ہوے جسپر وہ جلکر خاک تھا

شیشۂ دل ہی نہین جب پھر کہان ہوش و حواس
جسکو توڑا تمنے وہ آئینۂ ادراک تھا

زلف پیچان سے اولجھتا تھا جو شبکو بار بار
آپ کا شانہ تھا یا میرا دل صد چاک تھا

بوالہوس عاشق جو ہین اونسے کسیدن پوچھئے
کب کسکا موسم گل مین گریبان چاک تھا

قبر عاشق پہ گل نرگس جو دیکھے تو کہا
زندگی مین کیا اسے شوق نگاہ پاک تھا

ہے بنا اسکا ہزارون آفتون کا تار تار
یہ لباس زندگی کیا لائق پوشاک تھا

لالہ رو پیدا ہوے کیا کیا ہزارون گل کھلے
بعد مرنے کے کھلا یہ سب طلسم خاک تھا

اونکی محفل مین ہوا شب کو جو غیرون کا ہجوم
سب کے سب خوش تھے وان پر ایک مین غمناک تھا

آپکی فرقت مین مجھکو موت ہی تھی زندگی
زہر اگر اوسوقت ملتا تو وہ تریاک تھا

چند لوگون تم کھیلتے تھے طایرون کا شکار
حلقۂ گیسو تمہارا حلقۂ فتراک تھا

ہو گئے آخر بوقت امتحان تمسے جدا
غیر تھے ناپاک اونکا عشق بھی ناپاک تھا

رات کوٹھے پہ تمہارے تھی یہ کیسی شمع
آفتاب حشر تھا یا روئے آتشناک تھا

جسکو حیرت کہتے تھے سبکش نہال زندگی
ہمنے اوسکو باغ مین دیکھا وہ نخل تاک تھا

بدنام کوئی اہل وفا ہو نہیں سکتا
اچھا تو کسی طرح برا ہو نہیں سکتا

باتیں ہیں کہ تسخیر ہے آنکھیں ہیں کہ جادو
تم سا تو کوئی ہوش ربا ہو نہیں سکتا

کس سحر کے ہیں جور ترے او ستم ایجاد
دل تنگ ہے پر تجھسے خفا ہو نہیں سکتا

تمکو جو کہے فتنۂ محشر نہ خفا ہو
رفتار سے کیا حشر بپا ہو نہیں سکتا

ہے سبکو خبر حضرت موسی پہ جو گذری
ہر ایک ترا محو لقا ہو نہیں سکتا

وقت تو یہی ہے کہ وہ ہیں ظلم کے خوگر
ہمپر جو کریں رحم تو کیا ہو نہیں سکتا

سنتے ہیں کہ بچتا نہیں مشتاق تمہارا
جو کچھ ہو مگر ترک وفا ہو نہیں سکتا

ممنون ہوں لائے جو ادہر نکہت گیسو
پر تجھسے تو اتنا بھی صبا ہو نہیں سکتا

ہے دید رخ یار کی خواہش تو ادہر دیکھ
کیا شیشۂ دل عکس نما ہو نہیں سکتا

ہر چند کہ مشہور جفا جو ہے فلک بھی
بیرحم مگر تجھسے سوا ہو نہیں سکتا

دل دینے کو موجود ہیں کیا سر کی حقیقت
پر تجھسے تو وعدہ بھی وفا ہو نہیں سکتا

مذکور نہیں آپ کا پر اور کسی جا
خون عاشق شیدا کا روا ہو نہیں سکتا

حیرت نہ کرو وصل کے اقرار کا مذکور
ہمنے تو بہت غور کیا ہو نہیں سکتا

بیچین دل کو ہمسے نہ پوچھو کدہر گیا
جاتا رہا شباب تو وہ بھی گذر گیا

کہئے تو خون ڈال کے کیوں غیر مر گیا
کیا اوس طرف بھی آپ کا تیر نظر گیا

ہر شب دکھاتا پھرتا ہے شرمندگی کا داغ
جب سے تمہارے بام کے جانب قمر گیا

پیک قضا بھی آتا ہے کترا کے راہ کو ایسا تمہارے ناوک مژگانسے ڈر گیا
ایجان تمہارا عشق ہے وہ خانماں خراب جس گھر مین اوسنے پاؤں رکھا وہ گھر گیا
وانسے جواب خط کی ہو امید ہمکو کیا مایوس ہو کے جیسے جہاں نامہ بر گیا
ہے قول یار رحم نہیں گردن کشی پسند جو سر چڑھا ہمارے نظر سے اوتر گیا
ہمتو اسی فراق مین معدوم ہی رہے عشق دہن ہوا جو خیال کمر گیا
دیکھا تو ہوگا شمع پہ گذری جو راتکو محفل مین اونکے پاؤں رکھتے ہی سر گیا
ابتک ہمارا غنچۂ دل وا نہ ہو سکا تجھسے بھی اعتقاد نسیم سحر گیا
کیا فایدہ ہے روزنکی اس چھیڑ چھاڑ سے ثابت ہوا کہ آپ کا جی ہمسے بھر گیا
کہتے ہین اوسکو زندۂ جاوید اہل دل جو آکے آپ کے درِ دولت پہ مر گیا
جسدم نگاہ روزن دیوار پر پڑے بولے ادہر سے کیا کوئی اہل نظر گیا
جسنے سہی قدونسے کیا ربط و اختلاط باغ جہان سے جان لو وہ بے ثمر گیا

ہوش و حواس کہتے ہین اب رہ گئے کہان
حیرت اوسیطرف نہ چلو دل جدہر گیا

دست جنوں سے کچھ نہ گریبان مین رہ گیا تار نفس فقط تن عریان مین رہ گیا
تاب و توان و ہوش و خرد سارے چل بسے لیکن تمہارا غم دل نالان مین رہ گیا
پہلو سے میرے تم تو خفا ہو کے اوٹھ گئے نقشہ تمہارا دیدۂ حیران مین رہ گیا
وحشت تو دیکھنا دل شوریدہ بخت کی پہلو سے جا کے زلف پریشان مین رہ گیا

بلبل کی خاک سے جو بگولہ رواں ہوا — وہ سرو بنکے صحن گلستان مین رہگیا

بولے گلے لگا کے یہ مشتاق وصل سے — کیون اپنو نیش غم نہ رگ جان مین رہگیا

دنیا نہین قیام کے لائق جگہہ مگر — جو رہگیا تمہارے نہین ہان مین رہگیا

اللہ رے اونکے مردم دیدہ کا بندوبست — نظارہ چہد کے ناوک مژگان مین رہگیا

راضی ہے کس سے یار کسی پر نہ یہ کھلا — جھگڑا ہی تو گبر و مسلمان مین رہگیا

جس جس کو تمنے بھیجدیا بہر امتحان — وہ چندروز عالم امکان مین رہگیا

لازم تہا قیس کو در لیلے نہ چھوڑتا — وحشی مزاج جا کے بیابان مین رہگیا

کون و مکان مین جسکی سمائی نہو سکی — وہ عشق آنکر دل انسان مین رہگیا

روح رواں تو راہی ملک عدم ہوی — یہ جسم زار گور غریبان مین رہگیا

تمنے عوض بدی کے اگر دی سزائے بد — پہر کون فرق مور و سلیمان مین رہگیا

حیرت کہان تہے کل سے کٹی رات کسطرح
کیونکر تمہارا دم شب ہجران مین رہگیا

اوس سنگدل کے عشق مین کیون مبتلا ہوا — اے ناشکیب دل تجہے کیا جانے کیا ہوا

کیا ظلم ہے خمیر بتان مین ملا ہوا — جو جو ہوا حسین وہ اہل جفا ہوا

پیک اجل کے دیکھتے ہی دم فنا ہوا — اسنے ہمارا کھیل بگاڑا بنا ہوا

سارا جہان آپ کا محو لقا ہوا — ہمنے بہی اوسطرف کو جو دیکہا تو کیا ہوا

باد صبا کے فیض سے لاکھون ہی گل کھلے — لیکن ہمارا غنچہ خاطر نہ وا ہوا

بیتاب دلکا حال لکھونگا مین یار کو — مضمون ملگیا جو کوئی لوٹتا ہوا

ہم اسکو آب چشم سے سینچا کئے مدام — پر نخل آرزو نہ ہمارا ہرا ہوا

ناحق کیا خراب میرے دل کو آپنے — پہلو مین اک غریب پڑا تھا دبا ہوا

کرتا ہے ہر حسین کے رنگین دست و پا — خون شہید ناز سے نخل حنا ہوا

آیا ترا خیال جو تسکین کے لئے — سینہ مین پیشوائی کو غم اوٹھ کھڑا ہوا

آتے ہین پھر فاتحہ خوانی جو قبر پر — کہتے ہین اس غریب پہ صدمہ بڑا ہوا

اللہ رے رعب آتش گلرنگ روے یار — شعلہ بھی ہمکو آیا نظر کانپتا ہوا

ناموس و ننگ اوسنے ڈبویا جہان مین — اوس بحر حسن کا جو کوئی آشنا ہوا

گو ہین تمہارے عشق مین رسوا ہوا کئے — سمجھو تو کسکا راز نہان برملا ہوا

بعد فنا جو آپ کی تعظیم کے لئے — اوٹھا میرا غبار تو وقف صبا ہوا

پائی نہ قبر عاشق شیدا تو بول اوٹھے — نقش فنا کا ہاے نشان تک فنا ہوا

چاہینگے اب اوسے ہمین جسنے دیا غرور — پالی بھروگے تم بھی جو راضی خدا ہوا

سجدہ کیا جہان نظر آیا تمہارا دور — آنکھین بچھائین ہمنے جہان نقش پا ہوا

کیون عندلیب کیا یہ کسیکا ہے مبتلا — گل کا بھی دیکھتے ہین گریبان پھٹا ہوا

یان زندگی خراب وہان خوف بازپرس — آئے عدم سے ہم یہ نہایت برا ہوا

پژمردگی پہ غنچۂ دل کے گرے اشک — آیا نظر ہمین جو کوئی گل کھلا ہوا

سن اے زبان حرف شکایت سے باز آ — کیا لطف ہے جو یار کا دل بے مزا ہوا

حیرت دم فنا بھی زبان پر ہو انکا نام
نکلے قفس سے طائر جان بولتا ہوا

دکھایا ایک تل بھر مین ہمین نقشہ خدائیکا　　یہ ادنیٰ سا نمونہ ہے تری قدرت نمائیکا

جلایا آتش فرقت سے دل اپنے فدائیکا　　نتیجہ کیا یہی ہوتا ہے رسم آشنائیکا

کوئی نالان ہوا گریان ہوا تمکو نہین پروا　　طریقہ سیکھے تمسے کوئی بے اعتنائیکا

ہمارا خانۂ دل ہے خراب ایسی وہ علے مین　　اوسی مین یاد ہے تیری اوسیمین غم جدائیکا

کمان سے آگیا اتنا غرور ان مہ جبینو نمین　　مگر ہان یہ بھی اک جلوہ ہی شان کبریائیکا

مرے کہنے کو مانو مزرعۂ دل سے کرو باہر　　ثمر ہو گا نہایت تلخ نخل بیوفائیکا

سنا خنجر بکف قاتل کھڑا ہے آج مقتل مین　　چلین جانباز اب موقع ہے قسمت آزمائیکا

تمہارا درد سر کھویا ہمارے قتل ہونے نے　　مگر اس خون ناحق مین اثر تھا مومیائیکا

ترا پرتو ہے شاید عشق جو ٹلتا نہین دلسے　　یہی باعث سمجھتے ہین ہم اسکی دیرپائیکا

مذاق عشق رندان جہان کیا اوسکو معلوم　　قبائے شیخ مین دھبہ لگا ہے پارسائیکا

بیان کی کچھ نہین حاجت زمانے مین شہرہ ہے　　تمہاری بادشاہی کا ہماری بینوائیکا

زبان سے ہم نہین کہتے مگر کانون سے سنتے ہین　　وفادارو نمین چرچا ہے تمہاری بیوفائیکا

بیان حال دل پر کیون ہے اعراض اسقدر جیسے　　گلا کرتے تھے ہم اپنے مقدر کی برائیکا

سنا ہے کنج مرقد مین وہ خود تشریف لاتے ہین　　مری روح روانکا ہے ارادہ پیشوائیکا

نہ بنواتا وہ آئینہ نہ ہوجاتے حسین خود بین　　سکندر سے ہوا پیدا طریقہ خود نمائیکا

پہونچ جاتی اگر اون تک اثر اپنا یہ دکھلاتی
گلا ہے ہمکو اس آہ رسا کی نارسائیکا

زمانہ بر سر پرخاش ہین کمزور تم حامی
مدد ہو اب مری یہ وقت ہے مشکل کشائیکا

خیالات جہان آئینہ دل سے مٹا ڈالو
اگر تم چاہتے ہو یار سے موقع صفائیکا

ارے نادان سچ کہا یہ ندائے غیب آتی ہی
خیال آیا ہمین حیرت ترے حاجت روائیکا

رخ تابان تجہ ہوا جان کا خواہان پیدا
دل پہنسا نیکو ہوی زلف پریشان پیدا

نہین معلوم ہوا کب سے وہ جانان پیدا
جسکے باعث سے ہوا عالم امکان پیدا

ہوچکی ہے مری گردن پہ رگ جان پیدا
کہین تیزی توکرے خنجر مژگان پیدا

سایہٴ رخ سے ہوے ہین گل خندان پیدا
عکس قامت سے ہوے سرو گلستان پیدا

نہین اک لحظہ ٹہرتے جو کبھی آتے ہو
تم ہوے کیا صفت عمر گریزان پیدا

شکل دکھلاتے اپنی نہین سجہے تو رو رو کے
کوئی طوفان نکرین دیدہٴ گریان پیدا

تیری خلقت تو اسی سے نہین اے زلف دراز
کہ تجہے سے ہوا طول شب ہجران پیدا

دیکہ کر حسن خداداد کو کہتے ہین ملک
کیا کہین ہم نہوے صورت انسان پیدا

تم نہ آئے تو ہماری شب تنہائی مین
ایک دل سوز ہوی شمع شبستان پیدا

کیون نہ یاران عدم چین سے سوئین گلین
جبکہ مر کے کیا شہر خموشان پیدا

آپہی فرماتے ہم اسکو نہ کہین کیونکر
مصحف رخ سے تو ہو جاتا ہے ایمان پیدا

قد جانانکو تو سب کہتے ہین سرو و شمشاد
اسمین کسطرح ہوا سیب زنخدان پیدا

تم ذرا چشم عنایت سے اشارہ تو کرو
لاکھوں ہو جائینگے شرمندۂ احسان پیدا

اس سے ثابت ہے کہ دنیا نہیں راحت کا مقام
ابتدا ہی سے بشر ہوتے ہیں گریاں پیدا

کس لئے رکھتے ہو اے یار اسے زیر نقاب
تیغ ابرو تو ازل سے ہوی عریاں پیدا

اب ترے ظلم کی فریاد اوسی سے ہوگی
تجھکو جسنے کیا اے فتنۂ دوراں پیدا

ایسے صدمے ہیں شب ہجر کے دیکھو حیرت
روز ہوتی ہے سحر چاک گریبان پیدا

قصیدہ نعت

ہونگے جب حشر کے دن احمد مختار طلب
تب کیے جائینگے امت کے گنہگار طلب

ابتو فرمائے مجھکو شہ ابرار طلب
منتظر کب سے ہیں یہ دیدۂ دیدار طلب

آپ پر یہ تو عیاں ہے کہ نظر بین ہے قصور
بے بصر آنکھ ہوا کرتی ہے انوار طلب

کسی حالت میں اونہیں ہوش رہے یا نہ رہے
مئے الفت تو کیے جائینگے سرشار طلب

ظاہری عشق کا حاصل نہیں کچھ بھی مولا
جو تہ دل سے نہو وہ تو ہے بیکار طلب

گرم نظارہ ادہر پہر بھی ہوا ے بندہ نواز
کرتے ہیں تیر نگہہ پہر لب سوفار طلب

کب مدینے مجھے لیجائیگی قسمت یارب
کبھی آسان بھی ہوگی مری دشوار طلب

تم وہ محبوب زمانہ ہو کہ جسکی ہردم
دل میں رکھتا ہے ہر اک کافر و دیندار طلب

دور ہے روضۂ انور کے سبب سے یارب
ہوگئی سخت مصیبت میں گرفتار طلب

دل کی دل ہی میں رہی روضۂ اقدس نہ ملا
نگہہ رحم کی ہے ابتو سزاوار طلب

دم پرسش مرے مرقد مین جو آوے مولا
تو نکیرین کرین مجھسے نہ اظہار طلب

بخشوائینگے گنہ سب کے رسول اکرم
حشر مین ہونگے وہی قافلہ سالار طلب

بخشے جائینگے مسلمان کرم مولا سے
ہان جو ہین منکر حضرت وہ ہین آزار طلب

واسطے امت حضرت کے تو ہے خلد برین
وہ جہنم ہے جہان ہونگے یہ کفار طلب

صدمۂ ضعف بصارت ہو حیرت کو جناب
کہ نہ محروم رہے آپکا دیدار طلب

مناجات

شعلہ رویون سے مرا دل نہ لگانا یارب
آتش عشق مین اپنے ہی جلانا یارب

نظر آتا ہے برا رنگ زمانا یارب
مجھکو دنیا کے حوادث سے بچانا یارب

رحم کر رحم کہ بندہ ترا اغیار ونکے
نہ بنے تیر ملامت کا نشانا یارب

ہون جو آمادۂ تضحیک جہانمین دشمن
میری بگڑی ہوی باتونکو بنانا یارب

مین تو اک بندۂ عاجز ہون سزاوار کرم
امتحان مین تو نہین میرا ٹھکانا یارب

تشنگی سے جو ہون بیتاب بروز محشر
تو مجھے شربت دیدار پلانا یارب

جلوہ گر دل مین رہے وان بھی ترے عشق کا داغ
کنج مرقد کا اندھیرا نہ دکھانا یارب

کسی حیلے سے گنہگار بھی بخشا جائے
ڈھونڈھتی ہے تیری رحمت تو بہانا یارب

جب تلک زیست ہے دنیا مین ملے اکل حلال
بالعوض سکے مجھے غم نہ کھلانا یارب

رہین آرام سے وہ مجھسے تعلق ہے جنہین
اونکی ایذا سے مرا دل نہ دکھانا یارب

آبرو نیک روش رزق مقدر کے لئے
مجھکو دنیا سے نہ محروم اوٹھانا یارب

بار احسان کسیکا نہو گردن پہ مرے
مجھکو دنیا سے سبکدوش اوٹھانا یارب

ہے تمنا در دولت سے مشرف ہوکر
روضۂ پاک نبی پر بھی ہو جانا یارب

ہو دم پرسش اعمال اگر خوف مجھے
اپنے محبوب کی تصویر دکھانا یارب

نام تیرا ہی زبانپر ہو دم آخر بھی
جب ہو دنیا سے مری روح روانا یارب

میرے بہکانے پر آمادہ ہے نفس شقی
اس ستمگار کے ہاتھوں سے بچانا یارب

تجربے سے ہوا معلوم کہ اب حیرت کا
جز ترے در کے نہیں اور ٹھکانا یارب

ناراض ہمسے رہتے ہو اے یار کیا سبب
تم ہوگئے جو درپئے آزار کیا سبب

ترچھی ہے تیغ ابروئے خمدار کیا سبب
کس بل دکھا رہی ہے یہ تلوار کیا سبب

ملتا کہیں تو صانع قدرت سے پوچھتے
ہوتے ہیں سنگدل بت طرحدار کیا سبب

گھایل اگر نہیں ہے تو آپہی بتائیے
پہلو میں لوٹتا ہے دل زار کیا سبب

تجھ میں تو ایک جہان کی ہیں کج ادائیاں
سب چاہتے ہیں تجھکو ستمگار کیا سبب

اغیار روسیہ کو تو محفل میں جا ملے
ترسے تمہارا طالب دیدار کیا سبب

جب وجہ قرب غیر کو پوچھو تو کہتے ہیں
پہلے سے گل میں ہوتے ہیں کچھ خار کیا سبب

فرمائیے تو آپکی الفت کسے نہیں
اک میں ٹھہر گیا جو گنہگار کیا سبب

آئے کہیں نہ مجھسے تجھے عتاب میں
ہوتے ہیں [illegible] کیا سبب

بندہ تو ہون اگرچہ ہون با خود جرم عشق
ہوتے نہین جو مجھسے خبردار کیا سبب

ہے نشۂ شباب کہ مست شراب ہو
بہکی ہوی ہے آپکی رفتار کیا سبب

دل لے چکے ہو پہلے ہی باقی ہے ایک جان
پھر مجھکو دیکھتے ہو جو ہر بار کیا سبب

کہتے ہین کسنے صورت تصویر کر دیا
بیٹھے ہو آج پشت بہ دیوار کیا سبب

تاکا ہے تمنے پھر کسی آشفتہ حال کو
بل کہا رہا ہے زلف کا ہر تار کیا سبب

کیون عندلیب نالۂ موزون میری سنی
اب بند ہوگئے ترے منقار کیا سبب

میخانہ بند ہے کہ در توبہ کھل گیا
منہ ڈہانک ڈہانک روتے ہین میخوار کیا سبب

قطعہ

کھلتا نہین ہے حال یہ دونو فریق کا
آپسمین روز کرتے ہین تکرار کیا سبب

اب دل مین ہے کہ شیخ و برہمن سے پوچھیے
تسبیح مین شریک ہے زنار کیا سبب

مین ابتدا سے طالب دنیا نہین ہوا
پیچھے پڑی ہے میرے یہ مردار کیا سبب

اے باغبان گلشن ہستی دکھا ہمین
اس نخل آرزو مین نہین بار کیا سبب

غیروں سے پوچھتے ہین یہ طرفہ ستم سنو
حیرت ہے اپنی جان سے بیزار کیا سبب

عشق ہو جسکو وہ دیکھ آئے بہار بوتراب
ہے زمین کربلا مین لالہ زار بوتراب

ہین وہ خوش قسمت جو ہین قرب مزار بوتراب
جنت الماوی سے بہتر ہے دیار بوتراب

عکس افگن جبسے ہے روے نگار بوتراب
دل مرا آئینہ ہین آئینہ دار بوتراب

مجھکو دو حامی ملے ہین مرتضی و مصطفے
ایک فخر اولیا ایک افتخار بوتراب

شب شب گیسو کا سایہ رخ کا پرتو روز ہے
ہین زمانے سے الگ لیل و نہار بوتراب

دل تو کہتا ہے ابھی چلکر مشرف ہو جیے
دیکھیں کب تقدیر دکھلاتے دیار بوتراب

پھر بخشائش نہیں آتینگے جس دن حشر مین
پہلے پوچھے جائینگے امیدوار بوتراب

خاک کا پیوند جب ہون اے مرے پروردگار
یا مدینے مین ہون یا قرب مزار بوتراب

یان رسول پاک راضی ان خداوند جہان
فرش سے تا عرش دیکھا اقتدار بوتراب

میری قسمت سے اید مہر رخ تو کرے تیز نگاہ
دل تو کیا ہے طائر جان تک شکار بوتراب

اونکا دل تاریک ہے جو کچھ بھی رکھتے ہین غبار
جنکی طینت صاف ہے وہ ہین نثار بوتراب

صاحب ایمان کے قابل ہین یہی تینون مقام
یا ہو کعبہ یا مدینہ یا جوار بوتراب

جب تڑپکر دو ٹھہر جاتی ہے زیر آسمان
ہنستے ہین برق طپانکو بیقرار بوتراب

نخل نرگس کے اوگے ہین اون سبھونکی قبر پہ
زیست مین جو جو تھے وقف انتظار بوتراب

کہتے ہین برق حیدر جسکو سب خالق تراز
ہم اوسے سمجھے ہین عکس ذو الفقار بوتراب

جان تو وہ ہے اونہین کے عاشق صادق کی خاک
جو بگولہ پھرتا ہے گرد مزار بوتراب

داغ بر دل لالہ خونی کفن صحرا مین ہے
سنبل تر باغ مین ہے سوگوار بوتراب

اپنے دلبند ونکو دے ڈالا خدا کے راہ مین
اب کوئی دنیا مین کر سکتا ہے کار بوتراب

کیسا ہی کافر ہو وہ ایمان لائیگا ضرور
جو کہ سن لیگا کلام خوشگوار بوتراب

کیا مجھی کو فخر ہے اے چرخ تیرے ساتھ مین
چاند سورج بھی تو ہوتے ہین نثار بوتراب

مرقد مولا پہ حیرت چلکے ہو جاروب کش

تا کہ سب سمجھین تمہین خدمت گذار بوتراب

کیا کہین کٹتی ہے کسطرح دل زار کی شب
تمنے دیکھی ہے کبھی مردم بیمار کی شب

نہ تو جینے مین نہ مرنے مین نہ دل قابو مین
یون گذرتی ہے ترے طالب دیدار کی شب

عکس ابروے سیہ تاب کیا ہے تونے
یا کہ عاشق ہوی قاتل تری تلوار کی شب

عاشق گیسو و رخسار کا اوس صانع نے
دن اذیت کا بنایا ہے تو آزار کی شب

ابتو نالون کی صدا بھی نہین آتی دلسے
آج بدتر ہے مسیحا ترے بیمار کی شب

عاشق زلف کو دیکھا تو لگے فرمانے
تیرہ تر ہوتی ہے ایسے ہی سیہ کار کی شب

محو رخ مین تمہین آرایش گیسو کا خیال
دن میرا غم مین کٹے عیش مین سرکار کی شب

آتے آتے جو کہین آئے تو بیٹھے ہو الگ
تم ہی منصف ہو کہ ہے آج بھی انکار کی شب

کفش پا کے جو ستارون نے چمک دکھلائی
چاندنی لوٹ گئے دیکھ کے رفتار کی شب

کوچہ یار مین دیکھے ہین نئے لیل و نہار
چاندنی کا تو ہے دن سایہ دیوار کی شب

جب ہوا خط سیہ یار کا پیری مین سپید
ہو گئی صبح قیامت گل رخسار کی شب

باغ مین سنبل تر رخ پہ تری زلف سیاہ
متحیر ہین کہ کسکو کہین گلزار کی شب

یہ تو باور نہین دن وصل کا دکھلائیگا ہمین
ہان اگر کھائے قسم گیسوے خمدار کی شب

خال و خط ابروے خمدار و پریشان گیسو
تیرگی مین ہے مقدم انہین دو چار کی شب

یون تو ہین کاہش جان اور بھی صدمات فراق
سب سے بدتر ہے مگر تازہ گرفتار کی شب

تھا یقین پھر نہ ستانے کا ارادہ کرتے
دیکھ لیتے جو کہین آ کے گنہگار کی شب

غیر ہین ہور و الطاف ہمارے حق ہین | وہی ہر روز کی اولجہن وہی تکرار کی شب

اپنے محبوب کے حیرت ہین عجب لیل و نہار
رخ تو ہے روز حلب زلف ہے تاتار کی شب

کیا کہین تم سے ماجرائے شباب | کچہ دنو چل گئی ہوائے شباب
ہم ہی نالان ہنین برائے شباب | تم ہی رو رو کہو گے ہائے شباب
خیر ہنس لو ہمارے رونے پر | جبتلک ہے بندہی ہوائے شباب
خط کے آتی ہی ہو گیا کافور | دیکہ لی ہمنے انتہائے شباب
چلدیا بے مروتی کر کے | رنگیا دل ہین نقش پائے شباب
سبزۂ خط نہین ہے خلعت ہے | آپکو مل گئی قبائے شباب
ہم جو دکہلائین عشق کے جلوے | عرق شرم ہین نہائے شباب
عاشقون سے تو ہی تمہین نفرت | دیکہین پہر کسکے کام آئے شباب
چال اٹہنے کی مت سے چلئے | کہین ٹہوکر نہ کہائے پائے شباب
تب کہلے میرے دل کی بیتابی | جو تمہین ہی یونہین ستائے شباب
بنکے لالہ اوگے ہین تربت پر | دل ہین جو جو تہے داغ ہائے شباب
اوسکی فرقت ہین زندگی ہے وبال | موت ہی آئے گر نہ آئے شباب
جسپہ اتنا غرور کرتے ہو | چند روزہ ہے یہ بقائے شباب
کہئے اب حال دل کہین کس سے | ہو گئے تم تو مبتلائے شباب

تم اگر شاہ حسن ہو مشہور — ہمکو کہتے ہین بینوائے شباب

چل بسا وہ ہنسی خوشی یان سے — رہے رونے کو ہم قفائے شباب

تہین لڑکپن کی شوخیان تو غضب — دیکھین اب کون رنگ لائے شباب

آدمیت سے وہ گیا گذرا — جسپہ نازل ہوی بلائے شباب

کر گیا ہم سے وہ دغابازی — اب یقین ہے نہ منہ دکہائے شباب

تمکو بتلا کے میرے پاس آئے — حضرت عشق رہنمائے شباب

ہر گہڑی روٹھہ روٹھہ جاتے ہین — یہ بھی ہے اونکا مقتضائے شباب

ہم جو دکھلائین عشق کے جلوے — وجد مین جہوم جہوم جائے شباب

روئے جل جل کے شمع کے مانند — جو کوئی تجھسے لو لگائے شباب

دیکھے گر مجھسے دل رسیدہ کو — چوکڑی اپنی بہول جائے شباب

سختیان سب یہ مردمی کرنا — اون مین یہ بھی تو ہے ورائے شباب

دشمن جان و دشمن ایمان — اور کوئی نہین سوائے شباب

تم اوسی پر فدا ہو حسرت — جسکے باعث سے ہے بنائے شباب

بہر تفریح تو ہون دوست اغیار طلب — اور رہین ہم رہے روز یہ دیدار طلب

کر چکی بوسہ ابرو تو کئی بار طلب — رگ جان کیا تری گردن بہی تلوار طلب

دل کو عکس رخ روشن سے منور کردو — یہ مرا آئینہ مدت سے ہے انوار طلب

ہجر مین موت سا دشمن نہین ڈھونڈی ملتا
سونچیے اوسکی مصیبت کو جو ہو یار طلب

ذبح کا قصد ہے یا دیگر ہی صیاد
آج کیون ہے قفس مرغ گرفتار طلب

اسکی قسمت ہمین اک بوسہ رخسار وہ دے
جنس دل کو جو کرے تمنا خریدار طلب

کہتے ہین ہم نہین اسوجہ سے دیتے ہین جواب
کہ تری بات ہوا کرتی ہے تکرار طلب

لے شفا تجھکو مبارک ہو مریض ہجران
اوس مسیحا نے کیے آج تو بیمار طلب

حسرت دید تو نکلیگی اوسیدن حیرت
ہونگے جب عرصہ محشر مین گنہگار طلب

گلشن مین خاک اوڑا ہے تنکہ چلائے عندلیب
گل کو تو مطلقاً نہین پروائے عندلیب

فریاد ایسی خاک مین ملجائے عندلیب
گل تیری آہ گرم سے مرجھائے عندلیب

تم ہو جفا شعار میرا دل وفا پسند
تمکو ہے عشق گل مجھے سودائے عندلیب

دیکھے کہین جو عارض گلرنگ یار کو
تو بھی ہر ایطرح سے بہڑکجائے عندلیب

گل ہو چمن مین اور نہ گلچین نہ باغبان
ہو تخلیہ تو کیا تری بن آئے عندلیب

دیکھے اگر کہین تو مرے گلعذار کو
کہتا ہون تیرا ہوش بگڑ جائے عندلیب

نالے سنے جو میرے تو بولے کہ خیر ہے
کیا ہو گیا ہے تجھکو بھی سودائے عندلیب

دکھلائینگے اوسے گل داغ جگر کی سیر
آئے ادہر خزان تو ادہر آئے عندلیب

فصل خزان مین گل تو ہوئے راہی عدم
اب دیکھیے چمن سے کہان جائے عندلیب

سمجھی تھی عشق سہل ہے اب جی پہ آبنی
اپنے کیے کی آپ سزا پائے عندلیب

ہونے دے شاخ گل پہ نشیمن تو خوش رہے
اے باغبان یہی ہے تمنائے عندلیب

جز میرے اوسکے کون ہے دنیا مین عشق باز
سمجھاؤ نین اوسے مجھے سمجھائے عندلیب

کرتا ہون ضبط نالہ سوز دروں مین اسلئے
سُن لے کہین تو دلمین نہ شرمائے عندلیب

قطعہ

کہتا ہے باغبان کہ تو نالان ہے کسلئے
ہم کیا کہین جو صبر تجھے آئے عندلیب

جب قدردان نہ پایا تو پردیسے خاک کے
تیرے ہی جستجو مین تو گل آئے عندلیب

خواہان گل ہین سب کوئی اوسکا نہین مگر
صیاد ایک رہتا ہے جویائے عندلیب

ہمکو ہے ضبط گریہ وہ رہتی ہی نالہ زن
یہ مصلحت ہماری وہ ہے رائے عندلیب

گر پوچھتا ہے عشق کا حاصل تو کہہ دون
تلوے ہمارے آنکے سہلائے عندلیب

دعوے کرے نہ عشق کا دیکھے اگر مجھے
آداب دور ہی سے بجالائے عندلیب

کیا نالے بے اثر ہین جو گلشن مین سیکڑون گل
ہنس ہنس کے دیکھتے ہین تماشائے عندلیب

حیرت جہان مین ہوتے ہین معشوق بے وفا
تسکین دے جو گل تو نہ گھبرائے عندلیب

یہ نہ معلوم تھا اسطرح کے عیار ہین آپ
ہمتو سمجھے تھے محبت کے سزاوار ہین آپ

ہمنے مانا کہ حسینونمین طرحدار ہین آپ
قدردانی نہین عاشق کی تو بیکار ہین آپ

سنتے ہین کاکل پیچان کے گرفتار ہین آپ
شامت آئی ہے اگر محو شب تار ہین آپ

خواہش قتل ہے وہین یہ ملتا ہے جواب
واجب الرحم نہین لائق تلوار ہین آپ

اسطرح پڑتی ہے اب تو مرے پہلو پہ نظر
اس سے ثابت ہے کہ خواہان دل زار ہین آپ

مجھکو اظہار محبت کی ضرورت کیا ہے
جب مرے دلکی حقیقت سے خبردار ہین آپ

خود ہی دل سحر نگاہی سے تو بیہوش کیا
اور فرماتے ہین کس چشم کے بیمار ہین آپ

ایکدم بہی رخ انور جو نہ دیکھون نہ جیون
سچ تو یہ ہے کہ مرے زیست کے آثار ہین آپ

سجدۂ شکر بجالاؤن نہ کیونکر کہ مجھے
لوگ کہتے ہین کہ مدنظر یار ہین آپ

ہوس خنجر ابرو ہے عیاذاً باللہ
یہ تو فرمائے کیا جانسے بیزار ہین آپ

ہم نہ آواز سناتے نہ بلا مین پہنستے
یہ نہ معلوم تہا نازل پس دیوار ہین آپ

رنج و راحت کا تصور نہین اب ہو جو عطا
مین تو ہر حال مین مجبور ہون مختار ہین آپ

دلکو تسکین ہے مجھپر بہی عنایت ہوگی
ہے یہ مشہور جہان کل کے مددگار ہین آپ

گو غم و فکر مین جی جائے وہ ہین تند مزاج
اونسے یہ کون کہے باعث افکار ہین آپ

شکل کو دیکھکے حیران نہو کیون بادبہار
لالہ رو غنچہ دہن آئینہ رخسار ہین آپ

حال دل کہتے تو فرماتے ہین معلوم ہوا
ایک مدت سے مرے درپئے آزار ہین آپ

آئے کوئی نہ چہیڑیگا نہ روٹہو حیرت
ہمنے جانا کہ بڑے صاحب انکار ہین آپ

نعت

جلوہ فرما ہوا وہ نور بصر آجکی رات
جسکے پرتو سے ہے ہمشکل سحر آجکی رات

ہے جو میلاد شہ جن و بشر آجکی رات
رشک فردوس برین ہے مرا گہر آجکی رات

ڈہونڈتی پہرتی تہی جسکو نگاہ مشتاق
سال کے بعد وہ آئی ہے نظر آجکی رات

کیا اوسی شمع تجلی کی ہے آمد کی خبر
تیری ظلمت میں ہے جو نور سحر آجکی رات

ظلمت کفر مٹائی ہے جہاں سے جسنے
جلوہ گر ہوگا وہی رشک قمر آجکی رات

یہ وہ ہے محفل میلاد کہ پڑھتے ہین درود
جسمین ہوتا ہے فرشتونکا گذر آجکی رات

ہون گنہگار بھی آگاہ کہ اس محفل مین
آئین توبہ کا کہلا رہتا ہے در آجکی رات

ہان جو تعظیم سے مولا کے ہوے روگردان
ہین وہ ابلیس صفت خاک بسر آجکی رات

دہوے اعمال قبیحہ جو خطا کارونکے
کوئی شب ایسی نہ دیکھی تہی مگر آجکی رات

کیون نہ عاشق ہون تہ دل سے سنو اہل جفا
ہر مسلمان کی ہے سینہ سپر آجکی رات

جنتی ہوگیا ہر ایک شریک محفل
اہل دین دیتے ہین مجھکو یہ خبر آجکی رات

جلوۂ شمع نہین بلکہ یہ ہے شعلۂ طور
سینکے آنکہہ ہر اک اہل نظر آجکی رات

تہی اسی برق تجلی کی تمنا مجھکو
سو کہہ جائیگا ہر ادا من تر آجکی رات

اہل ایمان کو مناسب ہے درود اکبر
رغبت دل سے پڑہین تا بہ سحر آجکی رات

ہے یہ روشن گہر اسلام مسلمانونکی
بہر کفار تو ہے داغ جگر آجکی رات

باغ جنت سے اوسے آئی ہین حورین لینے
کوئی دنیا سے جو کرتا ہے سفر آجکی رات

ایسی لیلا کے ہین دنیا مین ہزارون مجنون
صف بصف باندہ کے آتے ہین کمر آجکی رات

کیا عجب معجزۂ محفل مولا کے سبب
ایک ہوجائین بہم شام و سحر آجکی رات

قطعہ

نور سے جلوۂ ایمان کے تعشق ہے مجھے
چاہتا ہون کہ رہے آٹھ پہر آجکی رات

مجھپہ احسان کرے وہ بخیہ گر و ٹانکے ہی دو
دامن شب مین گریبان سحر آجکی رات

جسکی قرآن مین عظمت ہی یہ ہے وہ شب قدر
کرتے ہین محفل ہو تو دبشر آجکی رات

جسکی امید مین تہے وہ گل شاداب کہلا
لگ گیا نخل تمنا مین ثمر آجکی رات

کسی جادو سے نہ افسون سے یہ لیلی آئی
جذب دل نے مرے دکہلایا اثر آجکی رات

بیچ مین ارض و سما کے یہ مسلمان خوش ہین
کہ ادہر گلشن جنت ہے ادہر آجکی رات

تنگدستی سے بہت تنگ ہے ہوا حیرت
ہو نہ محروم ترا دست نگر آجکی رات

دکہلائے خدا اوس بت گلفام کی صورت
دنیا مین یہی ہے مرے آرام کی صورت

مانا بہت اچھی ہے دلارام کی صورت
ہم جسکو نہ دیکہین تو وہ کس کام کی صورت

جیسے ہون رخ و زلف کے نظارے سے محروم
دیکہی نہین جاتی سحر و شام کی صورت

کہتے ہین ترے عشق نے رسوا کیا ہمکو
کیا خوب نکالی مرے الزام کی صورت

افسانہ عاشق مین وہ ہے طول کہ جسکی
آغاز نے دیکہی نہین انجام کی صورت

دیکہا نہین جسدن سے تمہارا رخ روشن
آنکہین مری بے نور ہین بادام کی صورت

زلفون مین اولجہتے ہین کہین رخ کی فدائی
وہ کفر کی تصویر یہ اسلام کی صورت

ہوتا ہے ارادہ سفر ملک عدم کا
جب دیکہتے ہین ابلق ایام کی صورت

دنیا مین تو صنعت تری دیکہی دم محشر
اب دیکہنی ہے بارگہ عام کی صورت

تہی زیست مین کیسی رخ روشن کی تجلی
دیکہے کوئی اب گور مین بہرام کی صورت

غافل نکرین دہر مین رہنی کی تمنا
مٹ جائیگی یہ بہی ہوس خام کی صورت

کیا ہم ترے احسان کے لائق نہین ساقی
ہمکو بہی نظر آئے کہین جام کی صورت

یارب تو مجہے زلف کے پہندے سے بچانا
سوتا ہون تو آتی ہے نظر دام کی صورت

پہر کسکو ستاوگے جو حیرت نہ رہیگا
اب وہ تو ہے خورشید لب بام کی صورت

غیروں نے گرم تہی تری محفل تمام رات
مین دل گرفتہ تہا جنے رہا دل تمام رات

تمکو تو لطف خواب تہا حاصل تمام رات
مجکو ستا رہا تہا میرا دل تمام رات

مین جستجوے یار مین نکلا تو ساتہ ساتہ
مشعل بکف رہا مہ کامل تمام رات

وہ ہاتہ مجسے پہر گئے تقدیر کیطرح
رہتے تہے جو گلے مین حمائل تمام رات

آتے جو آپ عالم گریہ مین دیکہتے
کشتئ عمر تہی لب ساحل تمام رات

لو مین چلا جہان سے نالے کریگا کون
اب سوئیگا چین سے غافل تمام رات

کہتے تہے محو خنجر ابرو نہو جیے
اب کہئے کون رہتا ہے بسمل تمام رات

سوتا ہے اک جہان تصور مین آپکے
مین لوٹتا ہون اور میرا دل تمام رات

نکلا فلک پہ چاند تو دہوکے مین آپکے
آنکہین رہین اوسی سے مقابل تمام رات

مثل سپند جو کہ رخ آتشین پہ ہے
آنکہو نمین تہا ہمارے وہی تل تمام رات

اوبت نہ پوچہہ ہمسے شب غم کی سختیان
چہاتی پہ سنگ صبر کی تہی سل تمام رات

سوتا ہون مین جو یاد خط و خال و زلف مین
کیا کیا بلائین رہتی ہین نازل تمام رات

عاشق تمہارے عارض و کاکل کا کون ہو
رو رو کے دن کٹے تو مشکل تمام رات

کس کس مصیبتوں سے ہوئی طے شب فراق — پیش نظر تھی گور کی منزل تمام رات

حیرت تمہاری یاد میں کل ہم جو سو گئے
کیا کیا مزے ہوئے ہمیں حاصل تمام رات

گہ نور کا عالم ہے گہے نار کی صورت — پھر کون کہے کیسی ہے اوس یار کی صورت

مجھپر نہیں موقوف ہے اے نور مجسم — دیکھی نہ کسی نے ترے اسرار کی صورت

اس شوق لقا میں نہ گذر جائیں جہاں سے — آنکھیں ہیں مری نرگس بیمار کی صورت

ادنی سے تجلی میں تو غش کر گئے موسے — کسطرح کوئی دیکھ سکے یار کی صورت

ہے ذکر جلی میں تو نہاں فکر خفی ہی — پردہ میں ہے تسبیح کے زنار کی صورت

دل دیکھ لیا کرتا ہے در پردہ ہر اک شے — آنکھیں بھی تو ہیں روزن دیوار کی صورت

مرجھا کے ہوا خشک تو کیا پھر نہ کھلے گا — جب غنچہ دل سوکھ گیا خار کی صورت

جو شیشہ دل ٹوٹ گیا پھر کسے امید — اب دیکھیے کسطرح ستمگار کی صورت

یہ عشق بلاخیز کا نیرنگ تھا ورنہ — منصور نے دیکھی تھی کبھی دار کی صورت

اب ضعف ہے ایسا کہ اوٹھائے نہیں اوٹھتے — جس جا پہ گرے سایہ دیوار کی صورت

پہونچے تو کوئی پردہ تقدیس کے اندر — پھر دیکھ لے اوس محرم اسرار کی صورت

بیچین تو کرتا ہے مگر یہ نہیں کھلتا — کیسی ہے ترے عشق جفاکار کی صورت

یہ عشق کے نشتر ہیں کہ مژگان صنم ہیں — کرتے ہیں [illegible] دلمیں خلش خار کی صورت

غیروں کے طلب میں نہ کھلیں [illegible] — [illegible] تکرار کی صورت

کر دیگی قیامت ہین جو ہر شے تہ و بالا
شاید ہو یہی یار کی رفتار کی صورت

چھوٹی جو قفس سے تو یہ پہونچی ترے در تک
ہے روح مری مرغ گرفتار کی صورت

شہرا ہے زمانے مین وفا کا مگر ابتک
دیکھی ہی نہین ہم نے وفادار کی صورت

زخمی نہین دل خنجر ابرو کے سبب سے
اس پردہ مین شاید ہے دل آزار کی صورت

جبتک کہ زمانے مین نہین دیدۂ دل وا
کسطرح سے دیکھیگا وہ دلدار کی صورت

یہ ابرو و مژگان ترے خونی ہین جفا جو
اک شکل سنان ایک ہے تلوار کی صورت

اب ضعف ہے ایسا جو گرے فرش زمین پر
رہتے ہین پڑے سایۂ دیوار کی صورت

پیشانی پہ کیا آنکھ پڑی تھی سیہ لو کی
جو بنگیا خود ابروے خمدار کی صورت

مر جاتے ہین **حیرت** جو بشر شوق لقا ہین
شاید ہے یہی یار کے دیدار کی صورت

پہلے تو کیا خلق مین سوائے محبت
اب کہتے ہین ہمکو نہین پروائے محبت

دیوانے نہ کہلاتے اگر دل مین نہ ہوتی
جو چاہے سو باتین ہمین سنوائے محبت

فرہاد نہین قیس نہین کون کرے قدر
ہم بھی جو نہ رکھین تو کہان جائے محبت

وہ شے نہین جو آپکے محسوس نظر ہو
فرمائیے کیونکر کوئی دکھلائے محبت

یان تک کیا دیوانہ کہ بننے لگی زنجیر
اب آگے کہین پاؤن نہ پھیلائے محبت

ہم پہ جو گذرنی تھی ترے عشق مین گذری
اب دھمری کی رٹ نہ کہین کھائے محبت

سب عاشق کامل کو کہا کرتے ہین مجنون
طرہ یہ نیا ہوتا ہے بالائے محبت

دل دیکے حسینونکو نہین تابع فرمان | دیوانونکو ہوتی ہے تمنا مجھسے

حیرت کبہی بہولے سے قدم اسمین نرکہنا
کہتے ہین جنون خیز ہے صحرائے محبت

تنہائی مین گذری جو دل زار کی حالت | کیا تمسے کہین اپنی شب تار کی حالت
صدمہ ہوا کیا خط کا جو بال آ گئے اسمین | کیسی ہے یہ آئینۂ رخسار کی حالت
کیون اسپہ توجہ نہین اے رشک مسیحا | دیکھی نہین جاتی ترے بیمار کی حالت
سمجھے ہین اسے لوگ حباب لب دریا | اب ہے یہ مرے دیدۂ بیدار کی حالت
صفاک ترے سامنے بولا نہین جاتا | ہوتی ہے کچہ ایسی لب اظہار کی حالت
سنکر مری فریاد وہ ہنستے ہین اکثر | یہ ہو گئی اب نالۂ بیکار کی حالت
کہتا ہے کوئی ماہ کوئی مہر درخشان | پہونچی یہ ترے روزن دیوار کی حالت
اے یار ترے حسن خداداد کے آگے | ہے ایک سی ہر کافر و دیندار کی حالت
کچہ سحر تری آنکھونمین ہے یا سحر ستمگر | کیون روز بگڑ جاتی ہے دوچار کی حالت
جب ہذیان کہا تا ہے کسی خرجانکی | ہوتی ہے تما کیا تری منقار کی حالت
اے سنگدلو یہ نہین ممکن کہ نہ رو دو | دیکھو جو مرے دیدۂ خونبار کی حالت
نظارونکے پر جلتے ہین اللہ رے تجلی | اب ہو گئی یہ روزن دیوار کی حالت
جلبسے کہ گئی آہ شرربار فلک پر | اوسدن سے بری ہے کرۂ نار کی حالت

حیرت کا دم آنکھونمین سنا جب تو یہ بولے

ہوتی ہے یہی طالب دیدار کی حالت

تمسے سہی نجائیگی ہرگز جگر کی چوٹ
دیکھو بہت کڑی ہے بچاؤ نظر کی چوٹ

بیدِ ہے تازیانہ نہ زلف دوسر کی چوٹ
اے دل نہ سر پہ لے کہ یہ ہے عمر بھر کی چوٹ

کیونکر بکھر نجائے ہر اک اسکی پنکھڑی
غنچے کے لگ گئی ہے نسیم سحر کی چوٹ

فریاد سنکے ہاتھ سے دل کیون پکڑ لیا
دیکھی ہمارے نالۂ وحشت اثر کی چوٹ

سنگ ستم سے اوسکا بھی سینے پہ داغ داغ
دیکھو تو آنکھ اوٹھا کے فلک پر قمر کی چوٹ

دل محو یار عقل یہ کہتی ہے باز آ
دونو میں چل رہی ہے یہ آٹھون پہر کی چوٹ

اعضا ہین چار سمت مگر ہے یہ کم نصیب
دل پر پڑیگی آپ لگائین جدھر کی چوٹ

اونکے لگی جو ٹیس مرے جی پہ آبنی
دیکھی نہو تو دیکھ لو اولٹے اثر کی چوٹ

لوٹے شب وصال کا حاصل ہے کیا بھی
ابتک کسک رہی ہے ہمارے کمر کی چوٹ

کوئی کہے نہ ہمسے کہ نا خوش ہے تمسے یار
دل کو ہلاک کرتی ہے بے خبر کی چوٹ

بیشک اسیکے قرب سے ہوتا ہے وصل یار
یارب کسی بشر کو نہ لگجائے نظر کی چوٹ

تیغ نگہ کو دیکھکے کہتے ہین الاماں
جن جو پری اوٹھا نہین سکتے بشر کی چوٹ

تیر نگاہ یار نے پھر دل دکھا دیا
اچھی نہین ہوی تھی ابھی پیشتر کی چوٹ

تھا ماتم شباب مین آگے جو سینہ زن
ابتک نہین گئی ہے دل نوحہ گر کی چوٹ

ہم بے سبب ہوے نہین بیمار گوژ پشت
تیر عصائے غم نے لگائی کمر کی چوٹ

دلبر لگائی جسنے وہ آئے تو یہ سہے
پھر راہ دیکھتے ہے اوسی فتنہ گر کی چوٹ

دل اک طرف ہے اور جگر دوسری طرف
حیرت پسند آئیگی تمکو کدہر کی چوٹ

آتے ہین تو گھبرا کے چلے جاتے ہین جھٹ پٹ
روکو تو پھر آنیکی قسم کہاتے ہین جھٹ پٹ

وہ ناز و ادا سے جو چلے آتے ہین جھٹ پٹ
انداز مرے دل کے بدلجاتے ہین جھٹ پٹ

آئے بھی عیادت کو تو غیروں نے یہ کہکر
ہم مثل نظر دیکھ کے پھر آتے ہین جھٹ پٹ

کٹتا نہین یون رنج و مصیبت کا زمانہ
دن عیش کے جسطرح گذر جاتے ہین جھٹ پٹ

کسطرح کے موذی ہین ترے افعی گیسو
دیکھین کوئی خوش دل تو بل کہاتے ہین جھٹ پٹ

تیور ہی بدلجاتے ہین ملتا ہے جو موقع
دشمن مرے ایسا وہین بہکاتے ہین جھٹ پٹ

اے سنگدلو اسمین تعجب تمہین کیا ہے
دل موم ہین جنکے وہ پگہل جاتے ہین جھٹ پٹ

جب دل مین سمجھتے ہین کہ یہ جان پہ کھیلا
تنہائی مین کیسا مجھے سمجھاتے ہین جھٹ پٹ

آتا ہے تصور جو ترا اے گل خوبی
ہم خانۂ دل مین اوسے ٹھہراتے ہین جھٹ پٹ

جب ماجرا وہین کہتا ہون پئے دل کی کشش سے
تب غیر بھی تم دوے مرے بہلاتے ہین جھٹ پٹ

احوال غم و درد تو سنتے ہین خوشی سے
پر وصل کے پیغام سے گھبراتے ہین جھٹ پٹ

اے طائر دل بچکے نکلنا تو ادہر سے
دام سر گیسو مین وہ اولجھاتے ہین جھٹ پٹ

اقرار زبانی مین تامل نہین کرتے
پر جھوٹ مرے سر کی قسم کہاتے ہین جھٹ پٹ

قطعہ

آئے جو پس مرگ دم غسل یہ بولے
جائینگے کہان کیون انہین نہلاتے ہین جھٹ پٹ

کی عرض سبہون نے کہ یہان ہم بھی ہین مجبور
مالک ہین جو اسکے نہین بلواتے ہین جھٹ پٹ

یہ سنتے ہی اشک آنکھوں میں بھر لائے کہا خیر
خود دیر میں رو کے ہمیں رلواتے ہیں جھٹ پٹ

دیکھا وہ نہیں کیوں نرگس شہلا دم گلگشت
گلشن میں وہ کیسا تجھے شرماتے ہیں جھٹ پٹ

ہمنے شجر عشق کو پھولا بھی نہ دیکھا
نخل غم و اندوہ تو پھیلاتے ہیں جھٹ پٹ

رو کو دم رخصت تو یہ فرماتے ہیں ہنسکر
گھبراؤ نہ حیرت ابھی ہم آتے ہیں جھٹ پٹ

قصیدہ نعت

دین و اسلام ہے محبوب خدا کے باعث
ہے درود اونپہ وہ ہیں روز جزا کے باعث

اونکے عکس رخ و گیسو سے ہیں لیل و نہار
کام چلتا ہے انہیں صبح و مسا کے باعث

گل مدینے سے نہیں تو بھی مشرف شبنم
کہ ہر اک طرح جو روتی ہے حیا کے باعث

بخت بد سے ہے نہایت مجھے سودا و بلا
ہون پریشان اسی سحر بلا کے باعث

ہو کشش آپکی اے شاہ تو یوں جا پہونچوں
جسطرح کاہ کہنچے کاہ ربا کے باعث

قطعہ

مرے مولا کوئی یاں مونس و غمخوار نہیں
ضیق میں دم ہے مرا ناشنوا کے باعث

پنجۂ ظلم میں رہتا ہوں جفا کاروں کے
ہند میں تنگ ہوں اس کرب و بلا کے باعث

آپ تو شافع محشر ہیں جہان میں مشہور
مغفرت ہوگی تو آپہی کی دعا کے باعث

باد صرصر نے مرا غنچۂ دل مرجھایا
اسکے جھونکے تو نہو جائیں قضا کے باعث

آپ رحمت سے کرو تر مجھے اے ابر کرم
ہوش اڑے جاتے ہیں اس تند ہوا کے باعث

اپنے اعمال سے افسردہ نہو اے حیرت

بخشا جائیگا رسول دوسرا کے باعث

جان جاتی ہے یار کے باعث
یہ خزان ہے بہار کے باعث

چشم جانان مین ہم حقیر ہوے
دیدۂ انتظار کے باعث

جتنی رسوائیان اوٹھاتے ہین
دل بے اختیار کے باعث

ہے مکدر جو آج باد صبا
میری مشت غبار کے باعث

آپ مشہور خلق ہین تو سہی
مگر اس جان نثار کے باعث

پھر بہار آئے پھر بھڑک اوٹھے
داغ دل لالہ زار کے باعث

کیون نہ نالاں ہون وہ چھپے ہمسے
تھے جو صبر و قرار کے باعث

ابتو سارا جہان معطر ہے
گیسوے مشکبار کے باعث

چھوڑ دینگے ہم ایک دن دنیا
عمر ناپائدار کے باعث

نالہ زن رہتا ہے جو مرغ سحر
میری شبہاے تار کے باعث

بولے پژمردہ رہتے ہو حیرت
کیا کسی گلعذار کے باعث

قصیدہ نعت

یہ غل ہے بزم مولد شاہ زمن مین آج
جن و ملک بھی آئینگے اس انجمن مین آج

رونق فزاے بزم ہین سردار انبیا
جنت مین تھا جو گل وہ کھلا اس چمن مین آج

باغ جہان مین دیکھکے اوسکی شگفتگی
پھولے نہین سماتے ہین گل پیرہن مین آج

شاید فلک سے آتی ہین ارواح انبیا | کچھ روشنی نئی سے ہے چرخ کہن مین آج

پھر ثواب محفل مولد مین آئے گی | خوشبوے مشک تک نہ رہیگی ختن مین آج

شاید وہان بھی دہوم ہے اس بزم خیر کی | بجلی تڑپ رہی ہے سوادِ یمن مین آج

کہتی ہے روح عشق بدنسے مین جسم سے | چھوٹی تو اوڑکے جاوٴنگی دارالامن مین آج

مین دیکھتا ہون سرورِ عالم کے فیض سے | کوئی نہین ہے آفت و رنج و محن مین آج

دیکھا جو نور سرور عالم تو شرم سے | ڈہانکے ہے منہ کو چاند لباس گہن مین آج

قطعه

ہے نور خاص جامۂ ہستی مین جلوہ گر | یہ روشنی اوسیکی ہے فانوس تن مین آج

رکھتے ہو تاب دید تو پھر آ ملے کلیم | روشن ہے شمع طور بھی اس انجمن مین آج

جو جو جرے ہین سرور عالم کے بغض مین | شعلے اوٹھینگے آگ کے اونکے کفن مین آج

ذکر ولادت شہِ والا کے فیض سے | شادی کی دہوم ہے حرمِ بیت الحزن مین آج

قطعه

ہے بزم مین جو احمد مرسل کی روشنی | آئی وہ اسطرح سے لباسِ سخن مین آج

ذات احد مین رہتا ہے شامل جو ہر گہڑی | وہ نور سرمدی ہے اسی پیرہن مین آج

جل جل کے جان کہوتی ہے عشق رسول مین | پروانہ بن ہے دیکھ لو شمع لگن مین آج

حیرت درود پڑہتے رہو بزم پاک مین
ساکت رہے زبان نہ تمہاری دہن مین آج

تیری اس چال سے ہوگا تن بیجان محتاج | تو کریگی ہمین اے عمر گریزان محتاج

کون کہتا ہے نہین حسنا ایمان محتاج | مصحف رخ کے تو ہین سارے مسلمان محتاج

دل صد چاک کو دیکھا تو یہ خوش ہو کے کہا
کب سے اس شانے کی تھی زلف پریشان محتاج

دو نو مشتاق ہین بیکار ابھی جوش جنون
تیرے امداد کے ہین دست و گریبان محتاج

رخ پر نور ترا زلف کے آغوش مین ہے
صبح صادق کی نہین شام غریبان محتاج

شیشۂ دل کی طرف بھی تو مخاطب ہو کبھی
پرتو رخ کا ہے یہ آئینہ حیران محتاج

گل عارض تو ترے فیض سے شاداب رہے
اور رہجائین ہم اے چاہ زنخدان محتاج

دل لیا صبر لیا تاب و توانائی لی
کر دیا تمنے تو ہر طرح سے بیجان محتاج

عذر تاریکئ شب کیا وہ کرینگے مجھسے
روشنی کا نہین اونکا رخ تابان محتاج

اے پپیہے تری فریاد سے دل ہلتا ہے
تو ہے کس بات کا اے مرغ خوش الحان محتاج

وصل ہو یار سے حاصل کہ نہو اے حیرت
پر نہو دولت دیدار کا انسان محتاج

ہو رہا ہے حلقۂ زنجیر ماتم خانہ آج
قید ہستی سے چھٹا شاید کوئی دیوانہ آج

بادۂ گلگوں کہاں ملجائے کوئی پیمانہ آج
ساقیا کالی گھٹا اوٹھی ہے سوئے میخانہ آج

منتشر ہین چہرۂ انور پہ گھبراہٹ سی ہے
کہدیا اونسے کسی نے کیا مرا افسانہ آج

عشق کامل کا اثر اک روز ہوتا ہے ضرور
شمع بھی جلتی ہے دیکھو صورت پروانہ آج

کیا طبیعت کے بہک جانیکے پہر دن آ گئے
خواب مین دیکھی ہے اونکی نرگس مستانہ آج

جس مریض غم کا کل چرچا تھا وہ کیا ہو گیا
لوگ کیون کہتے ہین تمکو شمع بے پروانہ آج

مسکراتے ہین کبھی وہ روٹھ جاتے ہین کبھی
ہو رہی ہے ہم پہ مشق ناز معشوقانہ آج

حضرت موسےٰ اوٹھے غش سے تو فرمانے لگے
حسن عالم سوز مین تھی شوکت شاہانہ آج

دیکھکر میرا دل صد چاک پہلو مین کہا
تم چرا لائے ہمارے گیسوؤنکا شانہ آج

پھر چلی باد سموم عشق یارب دلکی خیر
اس ہوا سے گل نہو جائے چراغ خانہ آج

گل خفا تھے جس سے وہ ہے جان بلبل اسیر گل
ہاتھ ملے گا برنگ سبزۂ بیگانہ آج

جو گھڑی گذرے محبت مین غنیمت جانئے
یہ نہین رہتا جو روح و تنمین ہے یارانہ آج

پہنی او سیماب وش کانو نمین بجلی اسلئے
تاکہ پھر دیکھین کسیکا حال بیتابانہ آج

خود بخود آتا ہے پھر چشم فسونگر کا خیال
وحشت دل پھر نہ لیجائے سوئے ویرانہ آج

پہونچی ہے باب اجابت تک دعاے میکشان
مژدہ اے ساقی گھٹا آئی سوئے میخانہ آج

ابتلک تیرے ہی رٹ ہے پر خبر کل کی تمیز
رشتۂ جان مین ہے دل تسبیح کا سادانہ آج

میرے نالے سنکے بولے تم تو منا لطے تھے بڑے
کیا ہوی **حیرت** تمہاری ہمت مردانہ آج

آنکھہ نے خلد کی دید رخ یار مین آج
عکس بنکر گئی آئینۂ رخسار مین آج

دل میرا قید کیا گیسوئے خمدار مین آج
آپ نے لوٹ لیا مجھکو شب تار مین آج

گفتگو کرتے ہین سب زیست کے آثار مین آج
اے مسیحا نہین کچھ بھی ترے بیمار مین آج

کیا سمجھتے تھے کہ ہو صحبت اغیار مین آج
آکے شرمندہ ہوے آپکی سرکار مین آج

حال پرسی کو مرے آیا جو وہ آفت جان
رعب نے دے دئے ٹانکے لب اظہار مین آج

صاف نکلا کہ نہوگا کبھی محتاج وصال
فال دیکھی جو ترے مصحف رخسار مین آج

رخ روشن کی تجلی سے یہ معمور ہوا
کہ نظر جا نہ سکی روزن دیوار مین آج

پہر ہوی یاد خرد پہر ہوی آفت نازل
پہر خلش ہونی لگی سیر دل زار مین آج

چل بسے کیا اوسی آرام طلب کے ہمراہ
نیند آتی ہی نہین دیدۂ بیدار مین آج

ہمتو سمجھے کہ اسی وقت قیامت آئی
شور تہا یہ ترے پازیب کی جہنکار مین آج

بولے اغیار کہ لوابتو ہوے تخت نشین
جاکے بیٹہے جو ترے سایۂ دیوار مین آج

عقل مانع ہے مگر کہتا ہے دل یار سلی
آبنی جان پہ ان دونونکے تکرار مین آج

اس ادا سے نہ بنا طفل برہمن اسکو
رشتۂ جان بہی لپٹ جائے نہ زنار مین آج

گیا وحشی ترا آخر سوئے صحرائے عدم
یہی چرچا ہے ہر اک کوچہ و بازار مین آج

آکے گردن سے جو لپٹے تو یہ پوچہا مجہسے
ابتو تخفیف ہوی عشق کے آزار مین آج

کیا ترے وحشی مژگان کا ارادہ ہی اودہر
نوک نکلی ہے جو صحرا کے ہر اک خار مین آج

مین تو حیران تہا کہ ہے کیون تہ و بالا عالم
تہی قیامت ہی ترے پردۂ رفتار مین آج

ذبح کرنیکا ارادہ تو نہین ہے صیاد
غل ہے کیسا قفس مرغ گرفتار مین آج

آئینہ دیکہتے ہی ہو گیا سیدہا ہی صلحا
تفرقہ کچہ نہ رہا غافل و ہشیار مین آج

جو ہوی یاد کلام طرب آگین مین سحر
بہیرویں بجنے لگی آنسونکے تار مین آج

رونمائی سے بتاؤ تو ہوا کیا نقصان
کچہ کمی ہو نہ گئی دولت دیدار مین آج

دل صد چاک بناشانہ کاکل حیرت
کیا تعجب جو پڑے کشمکش یار مین آج

ایدل الجھ نہ اوس سے نہیں وہ بشر مزاج
آفت میں ڈالدینگے بگاڑا اگر مزاج

پہلے تو ہمسے یار کا تہا راہ پر مزاج
کیا جانیں اب ہوا ہے مخاطب کبہ مزاج

آئی ہے کیا تو اوس گل رعنا کے پاس سے
ملتا نہیں ترا بھی نسیم سحر مزاج

ہوتے تہ مبتلا نہ اوٹھاتے ترے ستم
اب کیا کہیں سمجھ نہ لیا پیشتر مزاج

میں بھیجتا تو ہوں وہ نہایت ہیں تند خو
خط دیجیو سمجھ کے تو اے نامہ بر مزاج

کہتے ہیں کچھ پتہ نہیں لگتا ہے کیا کریں
جب دیکھتے ہیں آپ کا اہل نظر مزاج

موسیٰ سے پوچھ کہتے ہیں مشتاق دید سے
دیکھا ہے طور پر جو برا شعلہ ور مزاج

کیوں ہو نہ اوسکے عشق میں خوف برشتگی
میں پنبہ دل ہوں وہ پری ہے شرر مزاج

او بد گمان کاکل پیچاں کی طرح سے
سیدھا ہوا نہ ہمسے ترا عمر بھر مزاج

بالائے بام رات کو ہم دیکھتے ہیں روز
آتا ہے تمسے پوچھنے شاید قمر مزاج

بد ظن ہے کس دن جی سے گذرتا ہے تجھکو کون
کچھ بھی تجھے خیال ہے او بیخبر مزاج

بوسے کیسی زلف کا سودا ہے سر میں کیا
مدت سے دیکھتے ہیں ترا منتشر مزاج

ناراض جسپہ ہو وہ کچھ ایسی خطا نہیں
کیا پوچھتے نہیں ہیں بشر سے بشر مزاج

کہتے ہیں تمسے یار تلون کو چھوڑ دو
انسان نہیں وہ جسکا نہو معتبر مزاج

کیا جانیں کسنے جوڑ چلایا جو یار کا
بگڑا ہی ہمسے رہتا ہے آٹھوں پہر مزاج

گذری تمام عمر تمنا سے وصل میں
سیدھا ہوا کبھی نہ ترا فتنہ گر مزاج

کہتے جو حال دل تو یہ کہتا ہے تند خو
کوئی کرے جو عرض تو پوچھا تک مزاج

حیرت تمہیں گریز ہے کیوں ہم سے ان دنوں
پہلے تو اسقدر تہا نہ وحشت اثر مزاج

شعلۂ رخ سے بڑہی ابرِ خمار کی آنچ
ساری تیغوں نے کڑی ہے تری تلوار کی آنچ

کون کہا سکتا ہے تیغ نگہ یار کی آنچ
خون جلا دیتی ہے اوس ساعقۂ کردار کی آنچ

زلف مشکیں میں جو ہیں کانٹے بجلی چمکی
لوگ چونکے کہ یہ کیسی ہے شب تار کی آنچ

کسی دل سوختہ کی خاک ہے کیا اسمیں شریک
پاس آنے نہیں دیتی تری تلوار کی آنچ

عکس انجم ہے وہ جو جل کے ہوا خال سیاہ
کس غضب کی ہے ترے شعلۂ رخسار کی آنچ

آتش حسن بہت تیز ہے یا آتش عشق
تم ہی منصف ہو جلا دیتی ہے کس نار کی آنچ

رخ روشن کی تجلی سے فروزاں یہ ہوا
پہر گیا منہ جو لگی روزن دیوار کی آنچ

بہڑکی جب آتش گل اوڑ بہی طائر تہے نہاں
دل بلبل ہی میں لگ جاتی تہی گلزار کی آنچ

شعلۂ رنگ حنا جبکہ کف پا سے اوٹہا
ہنس کے فرمایا ذرا دیکھیے رفتار کی آنچ

قطعہ

اونسے پوچھے کبھی حسن ازلی کی گرمی
جنکو دکھلائی گئی جلوۂ دیدار کی آنچ

آیا غش حضرت موسےٰ کو بھی جب طور جلا
ہوش میں آئے تو فرمایا یہ تھی یار کی آنچ

کبھی جانبر نہو جل بھن کے وہ ہو خاک سیاہ
جسکو لگ جائے زمانے میں غم یار کی آنچ

لو لگی جب سے کہ اوس شمع تجلی کی مجھے
نہ بجھی اور بہی سینہ میں دل زار کی آنچ

آہ سوزاں میری پہونچی تو فرشتوں نے کہا
شعلۂ عشق یہ ہے یا کرۂ نار کی آنچ

اوٹھ کے پہلو سے یہ فرمایا کہ اُف رے حیرت

دل جلاتی ہے ترے آہ شرربار کی آنچ

دیکھا تو اس جہانکے ہین لیل و نہار ہیچ
صبح فراق ہیچ شب انتظار ہیچ

او نیر اثر نہو تو ہین نالے ہزار ہیچ
یہ فعل سب ترے ہین دل بیقرار ہیچ

خواب و خیال گلشن ہستی ہے نا قلو
یانکی خزان بھی ہیچ یہانکی بہار ہیچ

دیکھے جو باغبان گل داغ جگر مرے
پھر ہو ترے نظر مین تیرا لالہ زار ہیچ

دنیا کی فکر عشق بتان عیش زندگی
یہ سب ہے پیش طاعت پروردگار ہیچ

روزونمین روز دید شبونمین شب وصال
اسکے سوا ہین اور یہ لیل و نہار ہیچ

طاوس پر نظر ہے تجھے دیکھتے نہین
تجھکو وہ جانتے ہین دل داغدار ہیچ

لایا نہ بار نخل تمنا میرا کبھی
تیری ہوا بھی ہے چمن روزگار ہیچ

ٹھہرے نہ یانکا غم نہ مسرت ہو استوار
ہر حال مین ہے گیتی ناپائدار ہیچ

آئینہ ملب ترے چہرے سے منفعل
آگے شمیم زلف کے مشک تتار ہیچ

اے چشم جسکے شوق مین وا ہے تو روز و شب
سمجھا ہے تیرا عشق وہ غفلت شعار ہیچ

کافی ہے سارے گور غریبان کو روشنی
چمکے جو داغ دل تو ہے شمع مزار ہیچ

گر بن پڑے تو یار حقیقی کو خوش کرو
حیرت یہ ہین جہانکے سب کاروبار ہیچ

قصیدہ نعت

رہیگی سید ابرار کے دیار مین روح
اسی سبب سے تڑپتی ہے جسم زار مین روح

فراق سرورِ عالم کا کیا یہی ہے اثر
کہ جسم گھر مین ہے ملکِ انتظار مین روح

شباب ہی سے کیا عشقِ شاہِ دین نے ضعیف
خزانی ٹھوکرین کھاتی یہی بہار مین روح

تمام جسم سے نکلی برائے دیدِ جناب
اٹک رہی ہے فقط چشمِ اشکبار مین روح

ہوا ہو کا کل عنبر شمیم کا سودا
تو جا بسی شبِ گیسو کے تار تار مین روح

یوہین رہا جو اسے عشقِ سیدِ کونین
تو پھر نہ ٹھہریگی اس جسمِ خاکسار مین روح

چمن مین گل سے ملی ہے جو آپکی خوشبو
تو اوسکے پاس بسی ہے لباسِ خار مین روح

یہ آپکے رخِ روشن سے چاہتی ہے ضیا
اسی سبب سے ہے فکرِ کشودِ کار مین روح

یہ دل مین سمجھی ہے دار الامن مدینے کو
نہین رہیگی کبھی جسمِ بیقرار مین روح

ہے محبت سردارِ انبیا ہی سے
اوسیکی نشہ مین دل ہے اوسی خمار مین روح

وطن مدینہ ہے جنکا وہ ہین شہِ کونین
لگی ہوی ہے اوسی شہر و دیار مین روح

جو عشقِ سرورِ عالم نے دل کیا بیچین
تو اس سبب سے پڑی ہے بڑے فشار مین روح

مدینے جائیگی اگر وہ جسمِ خاکی سے
پڑی رہیگی نہ اس گردین غبار مین روح

دمِ فنا مرے مرقد مین آیو مولا
ہوی جو دیر تو گھبرائیگی فرار مین روح

مدد کو آیو حیرت کی اے مرے مولا
تمہین جو یاد کرے وقتِ احتضار مین روح

جبین ہے لقب ہی گیسوئے مشکین کا شام صبح
رخ کو بھی اف نہ کہتے ہین بیت الحرام صبح

آئے جو بھی مدتون مین تو بہرِ روانگی
وہ شام ہی سے کرتی ہوئے انتظام صبح

دیتے ہین بوسہ رخ روشن وہ خواب مین
غفلت مین میرے منہ سے ملاتے ہین جام صبح

بولے شب وصال مین مرغ سحر ہے دوست
ملتا ہے ہمکو اسکی زبانی پیام صبح

آئی ہے روز چاک گریبان تمہارے پاس
معلوم یہ نہین کہ کہان ہے مقام صبح

وہ عکس رخ سے کرتی ہے روشن جہانکو
ہم دیکھتے ہین روز یہی فیض عام صبح

حیرت شب وصال کا دشمن عیان نہ تہا
پر فال دیکھیے تو نکلتا ہے نام صبح

الہی اب وہ کہان جا پڑی حجاب مین روح
ہمین بہار دکہاتی تہی جو شباب مین روح

جہانکی آمد و شد سے ہے اضطراب مین روح
مثال شیشۂ ساعت ہے انقلاب مین روح

اسیکے دم سے ہے بنیاد قالب خاکی
ہوا کیطرح سمائی ہے اس حباب مین روح

نہ پوچہو کشمکش دل کا ماجرا ہمسے
پڑی ہے کاکل پیچان کے پیچ و تاب مین روح

یہ جستجو ہے جو دن کو پتہ نہین ملتا
تو شب کو ڈہونڈہتی پہرتی ہے ہمکو خواب مین روح

پہر دام زلف مین الجہی بلا مین بہی پڑی
پہنسی کہانسے دل خانمان خراب مین روح

ہمین یہ خوف ہے اس دل کی بیقراری کے سبب
بروز حشر نہ آئے ترے عتاب مین روح

یہ بیکلی یہ تڑپ تہی کہان بدن مین مری
نکلکے پہنس گئی اس برق شعلہ تاب مین روح

ہر ایک جزو عناصر مین عشق ہے جبسے
ہوا مین خاک مین آتش مین اور آب مین روح

تمہارے نذر تو لائے ہین [illegible]
جو دل کی قدر نہین ہے تو کس حساب مین روح

وہ ابتدا مین [illegible]
پسند آئی مگر انکے انتخاب مین روح

اگر نہین مے گلگون تو زندگی ہی نہین
یہ میکشونکی تو ہے شیشۂ شراب مین روح

نکل کے دیدۂ تر سے گئی تو رہتی ہے
ہمیشہ گریہ کنان پردۂ سحاب مین روح

شب فراق کی بیچینیان معاذ اللہ
جو بیقرار ہے دل تو ہے اضطراب مین روح

بچاؤ داغ محبت سے دل کو اے حسرت
قسم خدا کی پڑیگی بڑے عذاب مین روح

ہمارے دیدۂ گریان ہین ابر تر کیطرح
پہرا ہے جیبے مقدر تری نظر کیطرح

جواب آئے کہان سے کہ اونکے کوچے مین
پڑے ہین نامہ کے ٹکڑے بہی نامہ بر کیطرح

تمہارے بام پہ آنے سے کون ہتا آگاہ
گلے کے ہار کی خوشبو اوڑی خبر کیطرح

ہٹائے جاتے ہو کیون بار گیسوے خمدار
وبال دوش ہین کیا تمکو میرے سر کیطرح

جو دیکھتے ہو کبہی پاش پاش آئینہ
وہ میرے دلکی طرح ہے مرے جگر کیطرح

پہرا نہ کوئی عدم سے کہ پوچھتے اونکو
دہن کے عشق مین جو گم ہوے کمر کیطرح

زوال حسن کے دن آ گئے تو چہرے پر
نمود خط سے گہن لگ گیا قمر کیطرح

ہنسی سے گل کے کہلا رائگان ہے اے بلبل
تیرا ابہی عشق بری آہ بے اثر کیطرح

اونہین کا خوف ہمیشہ رہا مگر اہنو
وہ آپ دل مین سمائے ہین اپنے ڈر کیطرح

ابہی تو آئی ہے سیب ذقن مین گدراہٹ
جو ہے جہک کے نو نخل بارور کیطرح

بنو ونکو خلق کیا جسنے صورت شمشیر
اوسی نے دل بہی بنایا مرا سپر کیطرح

جو عکس زلف ہی رخ مین تو رخ کی نمود العکس
وہ دن ہے رات کی صورت شب سحر کیطرح

جمال یار جو دیکھا تو بول اٹھے یہ ملک
کہ ہائے ہم بھی نہ پیدا ہوے بشر کیطرح

اگرچہ نور کا تڑکا گلا ہے اونکا مگر
جلال چہرے پہ رہتا ہے دوپہر کیطرح

نصب کئے گئے ہین جیسے باغ عالم ہین
جلائے جاتے ہین وہ کہے ہوے شجر کیطرح

نہ نیند آئیگی مجھکو نہ موت آئیگی
بتائے تو شب ہجر ہین گذر کیطرح

تمہارے دل ہین ہے کس مہ جبین کا غم حیرت
کھولو چاک گریبان ہو کیون سحر کیطرح

قصیدہ نعت

اللہ رے نخل قد شہ ذو المنن کی شاخ
جسکے ثمر سے خلق ہوی پنجتن کی شاخ

کونین زیر سایہ ہے اوس نخل فیض سے
طوبیٰ بھی ہے اوسیکے نہال چمن کی شاخ

عریان عدم سے خلق ہوی تھی سیاہ دہر
شرع متین سے لگ گئی اک پیرہن کی شاخ

رہتے ہین جو مدینہ ہین سردار انبیا
جنت بھی ہے اونہین کے ریاض وطن کی شاخ

جیسے ہوا وہ نور الٰہی وہان نمود
اوس روز سے ہے قطع وہان یاسمن کی شاخ

ملک عرب ہین شہر مدینہ ہے جسکا نام
باغ ارم بھی ہے اوسی دار الامن کی شاخ

خوشبو جہان ہے عارض گلرنگ شاہ کی
خجلت سے سرنگون ہے وہان یاسمن کی شاخ

بغداد مین بسے ہین جو سردار اولیا
وہ بھی تو ہین جہانمین حسین و حسن کی شاخ

ہے جب سے وصف سرور عالم ہین سرخرو
شاداب ہے زبان ہمارے دہن کی شاخ

کچھ پیرہن پہ ختم نہین حکم شاہ سے
بعد فنا اک اور بڑہی ہے کفن کی شاخ

حیرت جہاں میں سرور عالم کے فیض سے
سرسبز ہو گی اور تمہارے سخن کی شاخ

دیکھے جو تیرے ناوک مژگان کے آب سیخ
ہو جائے مارے رشک کے جلکر کباب سیخ

ایسا جلایا شعلہ رخ نے کہ آج تلک
دل میں ہے وہ طپش کہ نہ لائیگی تاب سیخ

تنہا ہمارا دل ہے ترے مژگان ہیں بے شمار
یان ایک ہی کباب ہے وان بے حساب سیخ

دل ہی تلک ہی خواہش مژگان آبدار
گر جلگیا کباب تو ہو گی خراب سیخ

دلکو ہمارے ناوک مژگاں نے چھید ڈالے
بے مثل یہ کباب ہے وہ لاجواب سیخ

کس شعلہ رو کے عشق میں ہے یہ کباب رنگ
ہے آگ سے بھی سرخ تری آفتاب سیخ

غیروں کے ساتھ کرتے ہیں اب تو وہ میکشی
حیرت تمہیں تو ہو گئی موج شراب سیخ

ہمارے گل کا ہے ایسا بدن سرخ
کہ جسکے عکس سے ہے پیرہن سرخ

کیا ہے سجدہ تیغ خون چکاں نے
کہ قشقہ سے ترا اے برہمن سرخ

اگر تڑپا دل بسمل دم قتل
تو ہو جائینگے دست تیغ زن سرخ

ہمارے نالہ آتش فشاں ہیں
شفق سے یہ نہیں چرخ کہن سرخ

تو کسکی یاد میں خون رو رہے ہے
ترے آنسو ہیں کیوں شمع لگن سرخ

جلاتے ہیں ہمیں غیروں میں بیٹھے
برنگ شعلہ پہنے پیرہن سرخ

جھڑیں کیوں گل نہ ہنگام تکلم
زبان گلبرگ پانی ہے دہن سرخ

کسے زخمی کیا تیر نگہ نے
تری آنکھین ہین ناوک فگن سرخ

بہار آفرینش جوش پر ہے
ہوا ہے آتش گل سے چمن سرخ

ہمارا داغ دل مرقد سے نکلا
نہین یہ لالۂ خونی کفن سرخ

کہین شب خون نہ لائے نقد دل پر
ہے عکس رخ سے زلف پرشکن سرخ

تمنائے شہادت تمکو حیرت
عجب کیا ہے جو پہنائے کفن سرخ

ہمنے دیکھے بہت بشر گستاخ
تو ہے سب سے زیادہ تر گستاخ

تیرے شکوے شکایتین ساری
دلین ہین نقش کالحجر گستاخ

چشم روزن سے آتی جاتی ہے
یہ ہوی ہے تری نظر گستاخ

آکے بالائے بام پر شبکو
دیکھتا ہے تمہین قمر گستاخ

قہر ہوگا اگر بھڑک اوٹھی
ہے مری آہ شعلہ ور گستاخ

رات جاتی ہے مجھکو جانے دو
آنہ جائے کہین سحر گستاخ

چشم گریان سے ہمسری کیسی
ہوگیا کیا یہ ابر تر گستاخ

منہ پہ چڑھتا ہے خوبرویونکے
آئینہ بھی ہے کسقدر گستاخ

ہمسری اونکے قد کی کرتا ہے
باغ مین سرو بے ثمر گستاخ

قطعہ

مانگتا ہے جو بوسۂ رخسار
قصد ایسا کبھی نکر گستاخ

تیری درخواست گر قبول کرین
یہی خواہش کریگا ہر گستاخ

تیغ ابرو کو چومے جو تری
ہے کوئی مجھسا بے جگر گستاخ

مین جو لپٹا تو ہنس کے فرمایا
چھوڑ ٹوٹی میری کمر گستاخ

عشق ابرو مین ایکدن ہوگی
میری تلوار تیرا سر گستاخ

ہمسے ایماے وصل کیون حیرت
تجھ ہوے کب سے اسقدر گستاخ

قصیدہ نعت

کسطرح مرا دل نہ جھکے سوئے محمدؐ
محراب حرم ہے خم ابروئے محمدؐ

ہے رخ روشن مین ہے والشمس کی صورت
والیل کی تفسیر ہین گیسوئے محمدؐ

یہ دیدہ میگون ہین کہ جام مئے وحدت
کہتے ہین جنہین نرگس جادوئے محمدؐ

جبتک کہ مدینہ مین نہ پہونچون مرے اللہ
رویا ہی مین دیکھون رخ نیکوئے محمدؐ

حضرت گئے جب خلد برین پھر وہ نہ آئے
جبریل امین ہو لگئے کوئے محمدؐ

ہنگامۂ محشر مین مجھے خوف جب آئے
یارب ہو مرا سر تہ زانوئے محمدؐ

دن رات مجھے ہند مین بیچین کئے ہے
دل لوٹ رہا ہے پئے پہلوئے محمدؐ

اللہ رے اونکے خط شبگون کا مقدر
آغوش مین ہے روئے سمن بوئے محمدؐ

دیکھا دم گلگشت تو سب کہتے تھے قد کو
ہے سرو رواں یا قد دلجوئے محمدؐ

اوصاف سے حضرت کے زبان بند ہو نا
جسمین کہین سب مجھکو ثناگوئے محمدؐ

کرتے ہین ہمیشہ وہ غریبون پہ عنایت
خالق کی یہی خو ہے جو ہے خوئے محمدؐ

دیکھا جو مدینہ کو تو بولے یہ ملایک | یہ تختۂ جنت ہے کہ ہے کوئے محمدؐ

معراج کے دن قرب الہی کی خوشی مین | تھی فرش سے تا عرش تگاپوئے محمدؐ

اے باد صبا کیا تو مدینے نہین جاتی | لائی نہ مرے واسطے خوشبوئے محمدؐ

قطعہ

خالق مرے جب وزن عمل ہوئے تو ہووین | اعمال مرے اور ترازوئے محمدؐ

بخشائین مجھے یا کہ سزاوار کرائین | مجھپر تو ہے ہر حال مین قابوئے محمدؐ

اللہ نے اونہین خاتم مرسل کیا بیشک | اب کوئی نہ آئیگا بہ جلدوئے محمدؐ

صدمے سے نہین بال مرے شیشۂ دل مین | رکھتا ہون حفاظت سے پڑی موئے محمدؐ

میرا دل صد چاک یہ کہتا ہے کہ کہدو | لیجائین مجھے شانہ کش موئے محمدؐ

خالق نے مجھے اونکی غلامی مین دیا ہے | ہر وقت مین ہون دل سے رضاجوئے محمدؐ

قطعہ

عثمانؓ و ابوبکرؓ و عمرؓ کفر شکن اور | اک بھائی علیؓ قوت بازوئے محمدؐ

ان چارون نے شاداب کیا گلشن دین کو | ان پھولون سے پھیلائی ہے خوشبوئے محمدؐ

حیرت کی دعا ہے عوض پرسش اعمال
مرقد مین نظر آئے مجھے روئے محمدؐ

قصیدہ نعت

خالق کے سوا کون ہے بالائے محمدؐ | معراج مین تھی قرب خدا جائے محمدؐ

زندہ مین رہون یا کہ مری جان نکل جائے | پر دل سے نجائیگی تمنائے محمدؐ

لیجائینگے امت کو جو حضرت دم محشر | دیکھیگا خدا آکے تماشائے محمدؐ

دیکھہ آئے محبت ہو جسے باغ نبیؐ کی
ہین بار یہ کی خاک مین گلہائے محمدؐ

یہ محفل میلاد ہے یا گلشن جنت
اوٹھین پئے تعظیم بشر آئے محمدؐ

کہتے ہین اسے عشق کہ تا روز قیامت
یہ سر ہے مرا اور ہے سودائے محمدؐ

جس جا پہ لگایا چمن آل نبیؐ کو
پہونچا مجھے وان لے چمن آرائے محمدؐ

مجھکو یہ تمنا ہے کہ مرقد مین جو دیکھون
آنکھون سے ملون نرگس شہلائے محمدؐ

بولینگے رسولان سلف حشر مین یارب
تو بخش دے جسدم ہمین بخشلائے محمدؐ

واقف ہے خدا اونسے وہ اللہ سے واقف
کیا جانے کوئی رتبۂ اعلائے محمدؐ

سب خاک کے پتلے ہین وہ ہین نور مجسم
سمجھین تو بشر رتبۂ اعلائے محمدؐ

وہ تا بہ ابد نار جہنم مین رہینگے
مشہور ہین جو دہر مین اعدائے محمدؐ

لکھدے مری تقدیر مین اے کاتب تقدیر
محشر مین مرا سر ہو تہ پائے محمدؐ

یارب مجھے ہنگامۂ محشر مین کہین سب
وہ آتا ہے دیکھو جو ہے شیدائے محمدؐ

ہو ضعف بصارت کا مری سرمۂ مازاغ
ملجائے اگر خاک کف پائے محمدؐ

یارب یہ دعا ہے کہ قیامت کے علاوہ
مرقد مین بھی دیکھون رخ زیبائے محمدؐ

یہ اسم رہے ورد زبان خواب عدم سے
جب آنکھہ کھلے میری کہون ہائے محمدؐ

قطعہ

ہے وان کی زمین عزت و حرمت مین زیادہ
بستے ہین جہان محو تجلائے محمدؐ

وہ ملک عرب و عرصۂ حضرت ہے جہان پر
رہتے ہین ملک ناصیہ فرسائے محمدؐ

پایا نہ لقب ایسا کسی اور نبیؐ نے
محبوب خدا خلق مین کہلائے محمدؐ

اب ہے یہ تمنا کہ خدا بخش دے حسرت
ارمان مرے دلکے نکلوائے محمد

رخ بھی دکھلا دو مجھے زلف سیہ فام کے بعد
قاعدہ ہے کہ سحر ہوتی ہے ہر شام کے بعد

شکر و شکوہ تو ایذا ہو آرام کے بعد
آ کے تسکین بھی دیتے ہیں تو الزام کے بعد

خال ہے رخ پہ جو گیسوے سیہ فام کے بعد
مرغ دل دیکھ یہ دانہ ہے پڑا دام کے بعد

اونکی آنکھوں کو جو لپکا ہے نظر بازی کا
کھڑکیاں اور بھی رکھی ہیں در و بام کے بعد

حضرت عشق کی دیکھی ہیں بہت سی رسمیں
جنکا آغاز ہوا کرتا ہے انجام کے بعد

تھے جو محمود خلائق وہ ہیں رسواے جہان
دیکھیں کیا ہوتا ہے اس گردش ایام کے بعد

گو بظاہر نہیں باطن میں ہے الفت اتنی
نام لینگے بھی کسیکا تو مرے نام کے بعد

تو یہ لکھدے در میخانہ پہ اے پیر مغان
زندگی ہیچ ہے دنیا میں مے و جام کے بعد

ابتدا کی تو اذیت کا نہیں اندیشہ
ہاں وہ تکلیف ہے ہوتی ہے جو آرام کے بعد

نام سے عشق جنون خیز کے دل کانپیگا
ہوش میں آوگے جسدن ہوس خام کے بعد

مے الفت نہ پیو حضرت دل کہتے تھے
آپکے ہوش بگڑ جائینگے اک جام کے بعد

جو گیا کعبۂ ابرو کے زیارت کے لیے
اوسنے پایا نہ کفن جامۂ احرام کے بعد

عشق کرنے کا ارادہ ہو تو جی کو نہ ڈرے
وہی ہوگا جو ہوا کرتا ہے اس کام کے بعد

کم ہیں اب زیست کے دن یاد خدا کر غافل
رات ہو جائیگی خورشید لب بام کے بعد

کعبۂ دل نہ کرو تند رتیان اے حسرت

داخل کفر ہوے جاتے ہو اسلام کے بعد

جب شب فرقت مین میری مجھے گھبرائی ہے نیند ‏— آنکھ کے ڈھیلو نمین کیا کیا ٹھوکرین کھائی ہے نیند

لاکھ چاہو پھر بلائے سے نہین آئی ہے نیند — آپکی آنکھو نمین ایسے پاؤن پھیلائی ہے نیند

یہ نہین معلوم وان آرام کیا پاتی ہے نیند — آپکی آنکھو نمین جاکر خود ہی سو جاتی ہے نیند

تخلیہ مین یار کے کچھ ایسی تھراتی ہے نیند — وصل کی شب آنکھ سے باہر نکل جاتی ہے نیند

جو شب فرقت مین ساکت ہوا سے سکتہ سمجھ — بلکہ وہ غش ہے اوسے غافل نہین آئی ہے نیند

پنجۂ مژگان سے مہلت ہو تو مجھ تک آسکے — جب تمہارے قید سے چھٹتی ہے تب آئی ہے نیند

جب مری بیدار بختی کے سبب آتا ہے یار — وصل کی شب آنکھ مین آنے نہین پاتی ہے نیند

یہ سمجھ لو اونکو روز شب نما دکھلائیگی — جنکے جنکے طالع بیدار کو آتی ہے نیند

کیا بتاؤن کسکی ہے آرام دہ وہ آجکل — آپکی راحت کے باعث مجھکو ترسائی ہے نیند

مین ہون اوسکے گھر کبھی ہے یار پہلو مین مرے — عالم رویا مین کیا کیا خواب دکھلائی ہے نیند

ڈھونڈھتا ہون مین نہین لگتا کہین اوسکا پتا — کیا تمہاری آنکھ کے پردونمین چھپ جاتی ہے نیند

وصل کی شب مین نہین آتا جو اوسکا کچھ خیال — تو خوشامد سے ہمارے تلوے سہلاتی ہے نیند

مردم دیدہ کو میرے خوف آجاتا ہے جب — چشم کے دریا مین ناگن بنکے لہراتی ہے نیند

کسطرح عکس مخالف چشم تر مین آسکے — زلف پیچان کے تصور سے تو بل کھاتی ہے نیند

چشم تر مین گھر بنانے سے اوسے کیا فائدہ — اشک کے دریا مین آخرکار بہجاتی ہے نیند

چشم پوشی ہم سے کرکے اونکے گھر جاتی ہے نیند — ہمکو یہ بیدار بختی ہی [illegible] دکھلاتی ہے نیند

صدمۂ فرقت سے اوسکے ہمکو آتی ہی غشی
جب ہمین ملبوس غفلت اپنا پہناتی ہے نیند

دیکھتا ہون مین کبھی دریا کبھی باغ بہشت
عالم رویا مین کیا کیا سیر دکھلاتی ہے نیند

میرے ہمچشمون نے بہکایا تو اسکو دیکھیے
اب کہان پہ جاکے مسکن اپنا ٹھہراتی ہے نیند

کوئی اسکو موت کہتا ہے کوئی خواب گران
دیکھیے تو کیسے کیسے نام رکھواتی ہے نیند

بے سبب تم تک نہین آتی تو حیرت شک ہے
شاید اوس شب یار کے قابو مین آجاتی ہے نیند

جاگنے دیتی نہین ہرگز وہ حیرت حشر تک
آدمی کی جب لباس موت مین آتی ہے نیند

تو مجھے قید نکر کہتی تھی بلبل صیاد
جان دونگی جو چھٹا مجھسے میرا گل صیاد

تب ترے دام سے کاٹ مجھے کھل جائے اثر
تو بھی ہو جائے کہین قید کا کل صیاد

رحم کرتے نہین نالون پہ کسی قیدی کے
بیوفا گلشن ہستی مین ہین کیا کل صیاد

کسکو کسکو نہین غم میری گرفتاری کا
گل ہے پژمردہ پریشان ہے سنبل صیاد

کوئی ہمدرد ہے شاید کہ گرفتار بلا
آج پھر باغ مین ہوتا ہے بڑا غل صیاد

جور سے تیرے چمن مین کوئی بلبل نرہی
دست گلچین سے نہ گلشن مین بچا گل صیاد

نالۂ بلبل شیدا نے دکھائی تاثیر
چھوڑ کر دام ہوا اہل توکل صیاد

دام کاکل مین پہنسا لطف اسیری ہی سہی
دشمن جان ہے مگر تیغ تغافل صیاد

یہ بھی مرغان خوش الحان کی ہی قسمت حیرت
فصل گل مین بھی نہین کرتے تامل صیاد

تو کیا کرتی ہے کسواسطے بلبل فریاد
کیا سمجھتی ہے کہ سنتا ہے تری گل فریاد

رات ہوجائیگی دنکو نہ ستاؤ اسکو
کرا ٹھیگا جو کہین عاشق کاکل فریاد

حال دل کہئے تو کہتے ہین نہ آؤ مرے گھر
کیا ہین انسان نہین ہون جو سنون غل فریاد

ہے جو تقدیر کا لکھا کہ نہ پہونچی اون تک
تو رسائی ہین ہی کرتی ہے تامل فریاد

کسی تدبیر نے اپنا نہ اثر دکھلایا
کر چکے ہمتو بہت صبر و تحمل فریاد

تمہین انصاف سے بتلاؤ کہانتک مین سنون
حال دل جتنا کہا تمنے وہ ہے کل فریاد

اتفاقاً کہین اون تک جو پہونچ جاتی ہے
تو پڑی رہتی ہے پہر زیر تغافل فریاد

آپکے عاشق کاکل کی یہی ہے پہچان
کہ وہ کرتا ہے ہمیشہ تہ سنبل فریاد

نہین سنتے نہین سنتے یہ ستمگر میری
ابتو ہے آپ سے اے صاحب دلدل فریاد

بے نیازی اونہین سکھلاتی ہے ہرگز نہ سنو
کان تک آکے نہ دبجائے تمہین جل فریاد

یار کے جبر مین تم صبر کرو اے حیرت
کہین کرتے ہین بہلا اہل توکل فریاد

گر مٹے حسن پہ اتنا نہ کرے حور گہمنڈ
آتش عشق سے ہوجاتا ہے کافور گہمنڈ

ہمکو سمجہاتے ہین اب دلسے کرو دور گہمنڈ
یار انسان کو کردیتا ہے مجبور گہمنڈ

جتنے نادان ہین اونہین کا تو ہے دستور گہمنڈ
پر خردمند سے رہتا ہے بہت دور گہمنڈ

اہل ایمان کیا کرتے ہین اوس سے نفرت
رہتا ہے بادۂ نخوت سے جو مخمور گہمنڈ

مجہسے ناخوش ہو تو کچہ مین نہین تنہا نالان
آپکا سارے زمانے مین ہے مشہور گہمنڈ

یار کی برق تجلی سے بنے گیا خاک سیاہ
سر اوٹھائے ہوئے کرتا تہا بہت طور گہمنڈ

بل کی لے زلف تری رخ سے ستم کیون ہی نہین
صبح صادق کو دکہائے شب دیجور گہمنڈ

گہیر انخوت نے تمہین جب سے ہوے ظالم لسیند
دل مین کچہہ خوف خدا ہو تو رہے دور گہمنڈ

جو گئے زیر زمین دل مین تکبر کو لئے
اونکے ہمراہ ہوا خاک مین مستور گہمنڈ

گرچہ تہا عشق حقیقی پہ ہوی دار نصیب
اپنی جانبازی کا رکہتا تہا جو منصور گہمنڈ

دہر مین چشم حوادث سے بچے رہتے ہین
جب تلک کرتے نہین قیصر و فغفور گہمنڈ

کبریائی کا ہی جلوہ ہے بشر مین شاید
کرتا ہے پردۂ انسان مین وہی نور گہمنڈ

منہ لگانے سے ترے غیر تنے پہرتے ہین
دل مین کینہ ہے بہرا سر مین ہے معمور گہمنڈ

سرکشو نکی بہی تو پیری نے جہکا دی گردن
آخرش سنگ حوادث سے ہوا چور گہمنڈ

اصل کیا غیر کی جو سے کبہی آنکہ ملائے
باز کے سامنے کرسکتی ہی عصفور گہمنڈ

جسکے باعث سے ہوی نشو و نمائے کونین
فقط اوسکے لئے زیبا ہے بدستور گہمنڈ

بندگی چاہئے حیرت کہ وہ ہے بندہ نواز
اوسکے دربار مین ہوتا نہین منظور گہمنڈ

قصیدہ نعت

بلنے کلمہ کا لکہا اپنی زبان پر تعویذ
دیکہئے ہین جو مجہے مہر پیمبر تعویذ

عشق احمد ہوا مجہکو یہ اوسیکا ہی اثر
ہو گیا حق مین مرے مہر اسقدر تعویذ

اے رسول عربی ہے یہ ترے عشق کا داغ
دل مین سمجہا ہے جسے لالۂ احمر تعویذ

خال رخ حلقۂ گیسو سے عیاں ہے یہ جناب — پاکہ باندھے ہے شب زلف معنبر تعویذ

حکم خالق سے اجل ساتھ ہے لے سر در مین — حفظ جاں کا ہے مری سب سے یہ بہتر تعویذ

آپکا عشق ہے اے سرور عالم دلمین — ہے یہ پہلو مین مرے جانکے برابر تعویذ

میرے دل مین بھی ہے حب شہ والا کی ضیا — آسمان کا ہے اگر ماہ منور تعویذ

داغ سجدونکے مری قبر مین روشن ہیں یہان — کوئی ایسا بھی عطا ہو مرے سرور تعویذ

حب مولا جو حفاظت سے رہے دلمین تو پھر — ہو کبھی جامۂ ہستی سے نہ باہر تعویذ

آپکا داغ محبت ہو ضیائے کونین — لئے جاؤنگا یہی قبر کے اندر تعویذ

عشق اللہ و نبی دل سے سمجھئے حیرت
ہے ترے حق مین یہ ایمان کا جوہر تعویذ

تمنے گنڈہ ہوا یا تھا کیا شامل گیسو تعویذ — آج دیتا ہے عجب طرح کی خوشبو تعویذ

نقش ہے دل پہ مرے ایک فسوں ساز کا نام — کارگر مجھپہ نہوگا کوئی جادو تعویذ

زیب سر جب سے کیا ہے تو لٹک کر ہردم — شوخیاں کرتا ہے کیا آپکے ابرو تعویذ

نقش حب لکھے تو ہوتی ہے عداوت دونی — اونکے حق مین تو بدل جاتا ہے پہلو تعویذ

اونکے جوڑے سے جو گرتا ہے تو لیجاتی ہین — جانکر اہل ختن نافۂ آہو تعویذ

جب سے باندھا ہے اسے اور ستم ہونے لگے — ہو گیا یار ترا قوت بازو تعویذ

تیرے مس کرنے سے ہو جاتی ہے اولٹی تاثیر
دیکھ حیرت نہ چھوا کر میرا اب تو تعویذ

قصیدہ نعت

ہمارے غنچۂ دل مین جو آ گئی ہے بہار — تو کہہ رہا ہے لکھو وصف سید ابرار

وہی ہین ظل الٰہی وہی حبیب خدا — اونہین کے فیض سے عالم مین ہین نقش و نگار

اونہین کے شان مین نازل ہے آیۂ لولاک — اونہین کی رائے پر کونین کا ہے دار و مدار

جو اونکے عارض و گیسو خدا نے خلق کیے — اونہین کے عکس سے دنیا مین ہین لیل و نہار

جو تیغ جہد کو چمکائین سرور عالم — تو اونکے قبضے مین آئین جہان کے سب کفار

خدا کے فضل سے اسدرجہ بڑہ گیا اسلام — کہ اونکے دین کا ڈنکا بجا دیار دیار

اونہین کے فیض سے سرسبز باغ عالم ہے — اونہین کے ابر کرم کی ہے ہر طرف بوچھار

وہی ہین باعث ایجاد گلشن ہستی — یہ اونکا فیض ہے کہتے ہین جسکو باد بہار

نثا [illegible] گل عارض پہ ہے جو روز جلب — تو گیسو نکا فدائی ہے سنبل تاتار

زبان کو ذائقہ ملتا ہے اونکے باعث سے — وہ ہے ہین باغ جہانمین نہال میوہ دار

ہوئے ہین خنجر ابرو مین اوس گل تر کے — ہر ایک پھول ہین دیکھے ہین زخم دامن دار

اونہین کی یاد مین ہین سارے انبیائے سلف — یہ کہہ رہے ہین کہ آیا قریب روز شمار

ضرور ہونگے پئے بازپرس ہم بہی طلب — خدا کے حکم سے جائینگے سب کے سب لاچار

بتاؤ عرصۂ محشر مین ہونگے کسکے حوالے — وہان تو آنکے گہیر یگا عالم انکار

ابہی سے اسمین نہایت ہے شور و کرتا — کہ کس سبیل سے ہوگی وہان برآمد کار

غرض کہ رائے سبھونکی ہوئی یہ بعد صلاح — اونہین کے پاس چلو ہین جو قافلہ سالار

اونہین سے عرض کرو اپنا حال بیم ورجا — کرین وہ رحم تو ہو جائے سبکے دلکو قرار

اسی خیال سے آئے وہ سب مدینے مین — قریب روضۂ اقدس ہے جسمین شہ کا مزار

وہان جو نور الٰہی کو جلوہ گر دیکھا — تو دل مین سمجھے کہ یہ ہے بہت بڑی سرکار

یہی ہین بحر سخاوت یہی ہین ابر کرم — انہین کے فیض سے شاداب ہی ہر اک گلزار

جو دلمین آئے تو کردین گدا کو مستغنے — انہین کے حق نے عطا کی ہے ہمت ایثار

خدا کی شان رحیمی عیان انہین مین ہے — یقین ہے نکین گے وہ انہین علیہم انکار

شفیع امت عاصی کیا خدا نے جنہین — یہی ہین سید ابرار و احمد مختار

انہین کو دلمین سمجھتا ہے اپنے رب جلیل — کہ انبیا مین ہین یہ سب سے بڑھ کے خوش کردار

دعائے خیر سے ہو انکی جانب سب کی — عجب نہین جو ہمین بخشدے وہ ہے غفار

وہی ہین نور الٰہی وہی حبیب خدا — صفات اتنی ہین اونہین کہ جسکی حد نہ شمار

جو مدح شاہ کا دیکھا بہت بڑا میدان — تو خوف سے یہ قلم نے کہا مین ہونگا بیکار

صفات نور الٰہی کا ہو بیان کب تک — بس اب زبان قلم روک اے قصیدہ نگار

خدا کے عشق کے دریا مین شاہ دین حیرت — اونہین کی موج کریگی تمہارا بیڑا پار

قصیدہ

بڑے ہے جہان مین کیونکر نہ غرو شان عمرؓ — جناب سرور عالم ہین مہربان عمرؓ

بیا لنے لیگئی تقدیر جسکو با ایمان — اوسے بہشت مین لیجائیگا نشان عمرؓ

سعتر زین ملایک مین تہا جنہونکا شمار — شبانہ روز وہ رہتے تہے پاسبان عمرؓ

قطعہ

یہ جو ولی ہین ابوبکرؓ و عمرؓ تقیؓ عثمانؓ — یہی جہان مین ہین مشہور شفقان عمرؓ

سوائے انکے کوئی اور قدر کیا جانے — وہی ہے راست یہ جو کچہ کرین بیان عمرؓ

اونہین کے نور عبادت کی روشنی ہے یہان — یسان شمع تجلی ہین استخوان عمرؓ

جو دو ولی ہین عمرؓ اور مرتضیٰؓ مشہور — وہ اونکے واقف عظمت یہ قدردان عمرؓ

پسند خالق اکبر وہ اسوجہ سے رہے — خدا کے شکر سے معمور تہی زبان عمرؓ

دلیر و حاکم عادل رہے زمانے مین — یہ قدسیون مین ہے مشہور داستان عمرؓ

ہوئے خلد برین کا گذر ہے دونو نمین — وہان تو روضۂ رضوان یہان مکان عمرؓ

جگر شگاف تہے کفار کے دم تقریر — زبان تیغ سے بہی تیز تہی زبان عمرؓ

جو اونکو مانین وہ ہین پیرو رسول خدا — کہڑے بہشت مین جاینگے دوستان عمرؓ

یہ جتنے عالم و فاضل ہین پیرو اسلام — انہین کو کہتے ہین سب باغ بے خزان عمرؓ

قبول دین کروگے تو ہم نہ مارینگے — دم جہاد یہ کہتے تہے غازیان عمرؓ

اونہین کو لوگ سمجہتے ہین صاحب اسلام — جو اہل دین مین باقی ہین پیروان عمرؓ

ہوے قصیدہ کو کیونکر نہو جہانمین عروج — زمین شعر پہ مائل ہے آسمان عمرؓ

جو اہل شرع مین تعلیم عدل چہوڑ گئے — اسیمین نام ہے اونکا یہی نشان عمرؓ

ہر ایک سانس مین لیتے تہے اسم رب جلیل — خدا کے نام کا مخزن تہا یا دہان عمرؓ

گاہ غیظ سے ڈرتے شقی تو یہ کہتے — کہین ادہر نہ چلے تیر بے کمان عمرؓ

قطعہ

پکارین حورین چلو جلد پیشوائی کو
وہ دیکھو خلد مین آتے ہین میہمان عمرؓ

سنی جو وعظ تو اہل عرب یہ بول اوٹھے
الٰہی سحر ہے جادو ہے یا بیان عمرؓ

نہ دیکھتے تھے جو سایہ وہ قد احمد کا
تو کیا تھا نہین کہان جاتا تھا گمان عمرؓ

اونہینکے عدل کے پیرو ہین بادشاہِ عدیل
جواب جہان مین باقی ہین قدردان عمرؓ

کسی ملک نے یہ حورِ بہشت سے پوچھا
کہ خالی گھر ہے یہ کسکا بس مکانِ عمرؓ

کہا یہ اونسے تمہین کیا خبر نہین اسکی
اسی مین آئینگے دنیا سے مدح خوان عمرؓ

عروج نعرۂ تکبیر اونکا اتنا تھا
ملک فلک پہ سنا کرتے تھے اذان عمرؓ

بشر سمجھتے ہین سب بعد خاندان نبیؐ
عرب کے ملک مین بہتر ہے خاندان عمرؓ

اسی سے گلشن ایمان تازہ تر ہو جائے
بگوش دل جو سنے کوئی داستان عمرؓ

دم جہاد شہادت نصیب ہو ہو کر
گئے بہشت مین جتنے تھے ہمرہان عمرؓ

تمہین جو لیگئی قسمت تو دیکھنا حیرت
بہشت نام ہے جسکا وہ ہے جہانِ عمرؓ

قصیدہ

رحم آیا جب خدا کو حضرتِ عثمان پر
کر دیا حصہ حیا کا ختم اونکی شان پر

تھی یہ مسکینونکی کثرت اونکے دسترخوان پر
رات دن مہمان آتے تھے چلے مہمان پر

سایہ افگن کیا ہوا ہے تیغ ہندوستان پر
کربلا کا حال طاری ہے جو ہر انسان پر

سبکے سب ہین مبتلائے غم اذیت مین پڑے
ایک سی آفت ہے دانشمند پر نادان پر

بحر عالم کے تلاطم سے تہ و بالا ہین سب — جانور مردم پہ گا ہے آدمی حیوان پر

آپکے تعلیم والے لوگ جنت مین گئے — یا ولی مین بہی تو چلتا ہون اوسی عنوان پر

جب رسول پاک نے دو اپنی نور العین کو — تب کہدے اونکے مراتب سارے انس و جان پر

پیرو اسلام ایسے تہے کہ سب اہل عرب — آفرین کہتے ہین اونکے دین پہ ایمان پر

آپکی تقریر سنکر کہتے تہے اہل عرب — یہ فصاحت انکی سبقت لیگئی سحبان پر

صاحب ایثار کہتے ہین انہین اہل عرب — اسقدر احسان ہین اونکے ہر اک انسان پر

یا ولی اللہ اب اسمین اعانت جلد ہو — جسمین سب پر آپکے احسان ہون احسان پر

بے تکلف جان دیدی اپنی اوسکی راہ مین — ایسے قایم تہے وہ حکم راحم الرحمان پر

عمر بہر دست طلب اپنے نہ پہیلائے کہین — مرحبا ہمت پہ اونکے آفرین اس آن پر

معرفت مین اپنے خالق کی جو سرگردان رہے — ہم نہ کیونکر جان دین اوس صاحب عرفان پر

آپ ہی کے فیض سے ابتک جہانمین ہین سخی — اسقدر احسان ہے ہر صاحب احسان پر

بعد شرع احمدی جو اور ہین تینون محل — آپکے قبضے مین ہر ایوان ہے ایوان پر

حکم ناطق آپکا جاری رہیگا تا بہ حشر — آج تک تو چل رہے ہین سب اوسی ارکان پر

رفتہ رفتہ ہو گیا ہر شے مین ایسا انقلاب — پہلے آفت گنبہ پہ آئی بعدہ اوزان پر

اور بہی اس قسم کی ہین سختیان ہر دم عیان — ظلم ہر انسان پہ ہے جور ہر حیوان پر

آپسے یہ عرض ہے میری خلیفائے نبی — کافرونکے ظلم سے صدمہ ہے ہر بیجان پر

یا علی اللہ اب یہ وقت نازک آگیا — ہو نگاہ رحم اب اسوقت کے سلطان پر

قطعہ

سرورِ عالم سے اب ایسی سفارش کیجیے
جس سے اونکو رحم آئے عالمِ امکان پر

وہ اگر چاہین تو بچ جائین تمامی امتی
اور یہ جائے بلا ہر بانئے نقصان پر

الغرض اب بارش جور و جفا کا ہے نزول
ابرِ غم چھایا ہوا ہے ملکِ ہندوستان پر

کون ہمت والا ایسا ہے حیدر کے سوا
جو کہ قابض ہو تمھارے عشق کے میدان پر

قطعہ

منتشر تھین آیتین پہلے کلام پاک کی
اہلِ دین چلتے نہ تھے سب ایک ہی عنوان پر

آپ نے اونکی موافق لوح کی ترتیب دی
کل مسلمان ہو گئے آمادہ اک ایمان پر

جبتلک قایم زمانہ مین کلام اللہ ہے
بارشِ رحمت رہیگی جامعِ قرآن پر

ہے وزیر و شاہ کا مولد وہان سوچیے
فوق عربستان کو ہے ملک غربستان پر

آپکی فرقت کے باعث اے امیر المومنین
ہٹکے ہو نچا ہے گریبان ہجر دامان پر

نسل مین اونکی ہوے پیدا محمد مصطفےٰ
یہ فضیلت رفتہ رفتہ ہو رہی اونان پر

یا ولی اونکو بچانا انکی چشم زخم سے
بد نگاہونکی نظر جاتی ہے اب سلطان پر

نظمِ حیرت کو بچاؤ یا امیر المومنین
حاسدونکی آنکھ پڑتی ہے مرے دیوان پر

کیون صبا چھپگیا زلفونمین وہ رخ وا ہوکر
آج بھی رہگئی صبحِ شبِ یلدا ہوکر

آتشِ حسن تو بھڑکی رخِ زیبا ہوکر
اور اوٹھا ہے دہوان زلفِ چلیپا ہوکر

کیا تماشا ہے کہ اک آن مین پھر جاتی ہین
تیری آنکھین مری گردش کا ستارا ہوکر

آئینہ دیکھ کے ایسے وہ ہوے محوِ جمال
کہ تماشا ہوے خود محوِ تماشا ہوکر

آتش عشق لگی سر سے تو تلوون نہین بجھی
پانو ہو ہو گئے ہی آبلۂ پا ہو کر

مرض عشق مرا کام سے کہپاتا ہے
مجھکو اچھا نہین کرتے ہو مسیحا ہو کر

عاشق چشم کسیطرح نہ بچنے پائے
صف مژگان مین یہ رہجاتا ہے چرچا ہو کر

جان و دل ہوش و خرد سب نے کنارہ کر گئے
آپکو جو کوئی چاہے تو اکیلا ہو کر

سرکشی نار خاموش کی دیکھو تو ذرا
بعد مرنے کے بھی اوٹھتا ہے بگولا ہو کر

لاکھ چاہا کہ چھوڑائین نہ چھٹا پر نہ چھٹا
رنگیا رنگ حنا جو کف پا ہو کر

یہ نہین مردمک چشم سواد گیسو
میری آنکھون مین بسا صورت لیلا ہو کر

کشور دل کو نہ تاراج کرو کہتے ہین
پھر یہ آباد نہین ہونے کا صحرا ہو کر

حسرت وصل کبھی لے نہ نکلی ایکل
باغ عالم مین ہے نخل تمنا ہو کر

میرے رونے کا سنا ذکر تو فرمایا کہ ہان
ہم بھی آتے ہین ابھی جانب دریا ہو کر

ہمتو کہتے تھے نہ چاہا و نہین لے حضرت دل
کہئے اب کسکی بسر ہوتی ہے رسوا ہو کر

چھوڑ دو الفت گیسو نہین دلمین حسرت
یہ وہ سودا ہے کہ رہتا ہے سویدا ہو کر

ہاتھ خواب ناز مین ہے ابروئے خمدار پر
اونکو صفائی کا دعوی ہے اسی تلوار پر

آئے اکدن ہم طالب دیدار پر
کچھ تو ہوا احسان اس وارفتۂ رفتار پر

کچھ عجیب عالم ہے بیعت ابروئے خمدار پر
نور عشق مجھ سا ہے اس مطلع الانوار پر

گیسوئے شبگون ہے روئے آتشین یار پر
یا دھوان چھایا ہوا ہے شعلۂ رخسار پر

مین تو عاشق ہو گیا اک شوخ کی رفتار پر — دل نے مجکو یہ خبر دی آنسوؤن کے تار پر

یہ نہین قطرے عرق کے ہوئے رخسار پر — شبنم غلطان کو غش آیا گل بیخار پر

بارک الله کی صدا آتی ہے ہر ہر وار پر — گردنین عاشق ہین تیغ ابروے خمدار پر

بدگمانو یہ شب تاریک مین تارے نہین — جلوہ افشان ہے زلف عنبرین یار پر

جائے غیرت ہے مسیحا گر یہ مجکو دھر گیا — اب قضا کی آنکھ پڑتی ہے ترے بیمار پر

اسکے دیکھے سے فنا ہوا اسکے کھائے پیچ — زہر گیسو کو توہے ترجیح سنبل زار پر

بسکہ عشق مژہ مین ہے انا مژگان کی دھن — صورت منصور میرا دل چڑھے گا دار پر

خال ہندو مار گیسو تیر مژگان تیغ ناز — خون دل کا ہمکو دعوی ہے انہین دو چار پر

یون تو کہنے کو بہت جان باختہ مشہور ہین — ہان وہ عاشق ہے جو چڑھ جائے نگاہ یار پر

کیا ہماری طرح یہ دونون بھی ہین مشتاق دید — دھوپ جب اتری تو سایہ چڑھ گیا دیوار پر

مجکو مجکو دیکھ سکے وہ آئے تو بولے رقیب — غافلونکا وار بھی چلنے لگا ہشیار پر

ساتھ اپنے چاہنے والونکے دنیا کب گئی — کیا سمجھ کر لوگ جی دیتے ہین اس مردار پر

پھر قضا آئی کسیکی پھر ہوا اسے طلب — ادھی پڑھتی ہے بہت تیغ نگاہ یار پر

ساتھ مرے نگون ہے ادھر سیاہ زادوں — کوئی صدمہ سخت ہے شاید کسی بیمار پر

کہتی ہے اسپر کسکی پڑ گئی تیغ نگاہ — رو دی ہے شبنم گلونکے زخم دامن دار پر

یا الٰہی مجکو عشق خنجر مژگان نہو — خواب مین دیکھا کہ گردن ہے چھری کی دھار پر

آج وہ ... مشتاق ... کسکے منتظر — جانب ... ہے آنکھین ... دیوار پر

بوسۂ عناب لب کا چھوٹنا ممکن نہین
عشق کا محصول ہے یہ حسن کے بازار پر

جلوۂ رخ پر نظر ٹھہرے کسیکی کسطرح
گر پڑی غش کہا کے بجلی روزن دیوار پر

رشتۂ الفت ہے ایکہی کافر و دیندار کا
دانۂ تسبیح بہی ہین دوڑتے زنار پر

کوئی شمع طور کہتا ہے کوئی اسکو سہیل
پہبتیان ہوتی ہین کیا کیا روزن دیوار پر

لطف مرگ و زیست کی گر دلمین رکھتے ہو ہوس
چل بسو حسرت مزار احمد مختار پر

عبث حیران کرتے ہو نگاہو نسے نہان ہوکر
مرے قالب مین رہتے ہو تمہین اے یار جان ہوکر

مسیحائی نہین کرتے مسیحائے زمان ہوکر
مریض عشق مرتا ہے تمہارا ناتوان ہوکر

نہ پوچھین آپ مجہسے حال میری آہ سوزان کا
فلک پر جا پہونچتی ہے یہی برق طپان ہوکر

پڑی ہے کشتئ عمر رواں بحر تلاطم مین
یہ عشق آیا ہے جسدن سے بلائے ناگہان ہوکر

سیہ کاری کی بدلے مین بہت اچھی سزا پائی
بلا نازل ہوئی مجھپر بگر زلف بتان ہوکر

نہ بالون مین سفیدی ہے نہ یہ زردی ہے چہرے پر
بہار آفرینش رنگ لائی ہے خزان ہوکر

جنون کی تیز دستی جی رہی ایسی تو ہوش لینا
اوڑیگا جامۂ ہستی بہی اکدن دہجیان ہوکر

دل و جانکو جلا بے پہونکتا ہے ایکدم مین
تمہارے عشق رخ نے شعلۂ آتشفشان ہوکر

کوئی اس دلکو سمجھانے نہ جا [illegible]
کہان رہا پہریگا طائر بے آشیان ہوکر

ابھی تو کیا [illegible]
مرا افسانۂ غم آپکے ورد زبان ہوکر

اگر فرقت رہی تجہسے [illegible]
رہیگی بیقراری دلمین فریاد و فغان ہوکر

تمہارے حسن سے تمسے یہانتک گرم جوشی کی
خط شبرنگ نکلا آتشین رخ سے دہوان ہوکر

تمنا دلکی لے پیر فلک کچہ تو نکلنے دے
ارے ظالم نہ آئینگے یہان ہم پہر جوان ہوکر

نہ تمکو رحم آتا ہے نہ دل آرام پاتا ہے
گذرتی ہے ہماری عمر لیکن رائگان ہوکر

کرین وہ سختیان ہمپر جہانتک انکا جی چاہے
رہینگے ہم انہین کے در پہ سنگ آستان ہوکر

تصور تک بہی اغیار انکا وان آنے نہین پاتا
تمہارا عشق آیا جب سے دلمین پاسبان ہوکر

جہانسے چل بسے کیا کیا ہمارے قافلے والے
ہمین پیچہے رہے افسوس گرد کاروان ہوکر

کیا سیراب تجہکو آخرش دریائے رحمت نے
ہوا ہین پانی پانی دلمین تمسے بدگمان ہوکر

زمانہ بر سر کاوش عزیز و اقربا برہم
خدایا آبرو رکہنا مری تو مہربان ہوکر

رہوگے تم ہمیشہ جلوہ فرما باغ عالم مین
ہمین مٹ جائینگے اکروز بے نام و نشان ہوکر

نہ تڑپایا مجہے کیون تیر مژگانسے تعجب ہے
نشانہ چوک جائے آپ سا ابرو کمان ہوکر

خرابات جہانکو جب نہ دیکہا لائق مسکن
تمہارے در پہ آیا ہون مکانسے لامکان ہوکر

تجاہل عارفانہ کے سوا پہر اور کیا سمجہین
حقیقت پوچہتے ہین وہ ہمارے غیب دان ہوکر

تمہارے خنجر ابرو کی شہرت ہے زمانے مین
لہو روتی ہین آنکہین جیسے زخم خونچکان ہوکر

جسے تم نیند سمجہے ہو یہ شکل موت ہے حسرت
یہی آئیگی اکدن صورت خواب گران ہوکر

ترا ایک نگہ آیا ادہر سے کیا سنان ہوکر
مری آنکہین لہو روتی ہین زخم خونچکان ہوکر

کبہی جلوہ دکہلاتے ہو بہار بوستان ہوکر
نہال دل قلم کرتے ہو گاہے باغبان ہوکر

جو تم دل خوش نہیں کرتے ہو گرم داستاں ہوکر
تو منہ میں بولتا ہے کون پھر شیریں زباں ہوکر

غبار دل جو اوٹھتا ہے مرے منہ سے دہواں ہوکر
مری تربت پہ ہوگا سائبان آسماں ہوکر

جو راز دل نہیں کہتا تو فرماتے ہیں دیوانے
تجھے رسوا کریگی تیری خاموشی بیاں ہوکر

نہیں یہ خون کی رنگت محبت اونکی اوتری ہے
ہمارے شیشۂ دل میں شراب ارغواں ہوکر

کبھی جلوہ دکہاتے ہیں تو مشکل ہے توانائی
ہمیں کیا کیا جلاتے ہیں نہاں ہوکر عیاں ہوکر

فقط اک نقطۂ کن سے کردیا کونین کو پیدا
اب آگے دیکھیے کیا ہو تماشائے جہاں ہوکر

تو ہی ہے سبب مجھکو نہیں اللہ رے یوں
مرے دل میں وہ رہتے ہیں خیال گلرخاں ہوکر

تن خاکی کو اپنے قالب بیجاں سمجھتے ہیں
ہمارے پاس سے جاتے ہو جب عمر رواں ہوکر

تمہارے عشق میں اک خلق دیوانہ سمجھتی ہے
رہے آفاق میں بھی ہم تو رسوائے جہاں ہوکر

زمانے میں کہو اب کس سے ہو امید راحت کی
ہمیں تکلیف دے جب آپسا آرام جاں ہوکر

فراق عارض گلگوں نے دیوانہ کیا مجھکو
بہار آئی ادہر لیکن مرے حق میں خزاں ہوکر

کچھ ایسی آگ بھڑکائی تمہارے شعلۂ رخ نے
بخار دل نکلتا ہے مرے منہ سے دہواں ہوکر

کسی عالم میں ہو کوئی اونہیں تسخیر کرلینا
کبھی شیریں زباں ہوکر کبھی جادو بیاں ہوکر

تہ و بالا کیا دل آپ نے جلوے نہیں ملتا
کہیں جاتا رہا وقف زمین و آسماں ہوکر

لباس گل میں سب اہل نظر تمکو سمجھتے ہیں
دل بلبل میں رہتے ہو تمہیں گرم فغاں ہوکر

تمہارے فیض کے اوصاف میخواروں سے سنتے ہیں
ہمیں اک جام بھی دیتے نہیں پیر مغاں ہوکر

خط اسود ہوا ابیض تمہارے سوز فرقت سے
ہمارا رنگ رخ تک اڑ گیا شاید دہواں ہوکر

بشر کو چاہیے بچنا تمہاری زلف پیچان سے
یہی بلا نہیں پڑجاتی ہے آخر بیڑیان ہوکر

تمہارے ابرو و مژگان بنے ہین قاتل عالم
یہ تیغ اصفہان ہوکر تو وہ نوک سنان ہوکر

جو دیکھا مجھکو صحرا مین تو بولا قیس سودائی
تمہین آئے ہو کیا یان افسر دیوانگان ہوکر

ترے عشق ظفر پیکر نے آخر سرکشی کر کے
مرے ملک بدن کو لے لیا کشورستان ہوکر

گلستان مین بھی وہ نیرنگیان اپنی دکھاتے ہین
کبھی سرو روان ہوکر کبھی باد خزان ہوکر

نہ ایذا دو یہ بدلا لیگی آخر کنج مرقد مین
زمین آجائیگی جسوقت سر پر آسمان ہوکر

بنائی تمنے شاید راہ اپنے گھر کی نور افشان
تمہارے سمت جو سیدھی گئی ہے کہکشان ہوکر

محبت مین ہمین کھینچا عدم کے جانیوالون نے
چلے ہم بھی جہان سے ہمرہ یاد رفتگان ہوکر

ہزارون سختیان جھیلونگا لیکن ہین سرکونگا
تمہارے در پہ رہجاؤنگا سنگ آستان ہوکر

یہ طوفان خیز اشکون سے عذر کرتا نہین حسرت
ترا دل ہی نہ بہجائے کہین آب روان ہوکر

یہ نہین سرمے کا جوبن چشم نرگس فام پر
مردم بیمار مائل ہین سواد شام پر

ہے دورروزہ حسن ظاہر ہے یہ خاص و عام پر
اے پری رو ناز بیجا ہے خیال خام پر

وہ قد لکے گل ہے مین عاشق ہون اک گلفام پر
ایک سی آفت ہے مجھپر بلبل ناکام پر

رات دن اوس شوخ کی ہمپر نہین چشمک زنی
تازیانہ ہے یہ پشت ابلق ایام پر

وہ کبھی عارض دکھاتے ہین کبھی زلف سیاہ
وصل کا وعدہ رہیگا یعنے صبح و شام پر

توسن عمر روان کی داد دے جہان کیسان
کیا روش ہے ذل ایسا جاتا ہے ہر ہر گام پر

شعلۂ رخ کی لپٹ سے کیوں نہ ڈر جائے نظر
جس جگہ نکلیں بچا کر طائر اوہام پر

ہم سوے بتخانہ ساقی آپسے جاتے نہیں
کیا کریں جی لوٹ جاتا ہے سبو کے نام پر

سچ بتا حیرت تری ہے کیوں تہ و بالا نگاہ
جلوہ فرما تمنے دیکھا کیا کسی کو بام پر

خواب مین دیکھا کیا مژگان دلبر رات بہر
کہائے کیا کیا اس دل شیدا نے نشتر رات بہر

مشک کی ہر شب ہمارے ناک مین بو آئی ہے
تم کہلی رکہتے ہو کیا زلف معنبر رات بہر

قد جاناں کے تصور مین جو آجاتی ہے نیند
دیکہتا ہون خواب مین شکل صنوبر رات بہر

دل تمہارا بہی کسی پر آئے تب بتلائین ہم
دیکہین پہر آرام سے سوتے ہو کیونکر رات بہر

اپنے وعدہ پر نہ آیا کل جو تو اے سنگدل
ہمنے رکہا صبر کا چہاتی پہ پتہر رات بہر

رخ کے دہوکے مین تمہارے دیکہتا تہا چاند کو
یاد افشان مین گنا کرتا ہون اختر رات بہر

قطعہ

کل شکایت اونسے کی مین نے کہ مین ٹہرا کرو
تم رہو اے یار غیرونکے مکان پر رات بہر

گیسو و رخسار دکہلا کر تشفی کی مری
یعنے ہم گہر مین رہینگے تیرے دن بہر رات بہر

ختم پروانے پہ اے دل کچہ نہین سوز عشق
شمع بہی جلتی ہے روتی ہے برابر رات بہر

تجہکو کچہ پروا نہین اسکی ارے وعدہ خلاف
آنکہین بہتی ہین ہمارے جانب در رات بہر

میرے نالونکی صدا سنکر یہ کہتا ہے وہ شوخ
کون رویا کرتا ہے حیرت ترے گہر رات بہر

قصیدہ

وفور خواب سے چونکے جو طالع بیدار — تو مہربان ہوے مجھپہ وہ بزرگ شعار

کہ جنکے فیض سے کہلتے ہین غنچہ ہاے مراد — نہال سوختہ دل کی ہین جو باد بہار

وہ کون سید احمدؒ و ابن عبد اللہ — کہ جنکا عرف ہے سید محمدؒ ابرار

مقیم حال بلہار و ساکن بغداد — عرب کے ملک مین مشہور ہے بہت وہ دیار

جو لکہ کے بہیجدیا مجہکو اپنا نام و نسب — تو مین یہ سمجہا او نہین اسکی نظم ہے درکار

جب اسکے غور و تامل مین سرنگون مین ہوا — کہا یہ طبع رسا نے کہ سن مری گفتار

شریک حال ہون مین بہی کہ امر خیر یہ ہے — جو ہو یہ ختم تو بہتر ہو پہر نتیجہ کار

پیا او نکے پیر و پیران پیر کے ہین نام — سمجہ لین اہل فراست او نہین کو مرتبہ دار

حبیب سید علوی جو مرتبے مین ہین غوث — بن محمد و ابن سہیل خوش کردار

مقام شرف نگالی مین جلکے مدفن ہے — زمین شہر ملیبار مین ہے اونکا قرار

حبیب فضل لپسر او نکے ہین جو قطب زمان — ہے جنکے نور سے روشن جہانکے لیل و نہار

مقیم کعبہ ایمان محلہ باب زیاد — مگر ہے جانب سلطان سے خدمت زوفار

بزرگوار ہین یہ ساکنان حضر الموت — دیار فقر کے ہین منتظم یہی سردار

یہی کفیل ہوے اور ان بزرگون سے — ملی ہے سلطنت فقر او نکو سلسلہ وار

او نہین کی شان مین ہے ابتدا قصیدے کے — او نہین کے فیض کا چشمہ ہے قلزم ذخار

وہی جہان مین روشن ضمیر ہین مشہور — تمام اہل دلون مین ہے اونکا عز و وقار

جو او نکی تیغ نگہ کی چمک دکہیدیا — تو اپنے کفر سے باز آئین سب کے سب کفار

وہ بےحجاب دکھائیں جو مصحف رخ کو
تو اونکی بت بہی پرستش کریں برہمن وار

یہ اونمیں ہیبت حق ہے کہ مارے دہشت کے
چھپے ہیں سبحہ کے پردہ میں رشتہ زنار

جہان میں ہیں وہ ایسے خدا پرست بزرگ
کہ جنکو مانتے ہیں سارے کافر و دیندار

جہان ہے جلوہ وحدت دوئی کا دخل نہیں
وہان نگاہ میں یکسان ہے سبحہ و زنار

رسول حق سے جو سینہ بسینہ آئی چلی
یہ اوس رموز حقیقت کے ہین امانت دار

انہیں کا روز ہے دنیا میں روز عید الفطر
انہیں کی شب میں شب قدر کے ہیں سب اطوار

جہانمیں شور ہے فضل و کمال کا انکے
یہی ہین مردم بیدار بخت شب بیدار

نہیں یہ فرق مبارک پہ اونکے موئے سفید
جو آیا نور الٰہی تو چل بسی شب تار

جو نور چشم ہیں انکے محمد معصوم
ابہی سے اونمیں ہیں معصومیت کے کل آثار

وہ رشک مہر درخشان یہ شکل ماہ منیر
جو وہ ہیں لعل بدخشان تو یہ در شہوار

وہ نخل باغ ریاضت یہ اوس نہال کے گل
وہ اونکے پیر طریقت یہ اونکے پیرو کار

کہانتلک کوئی لکہے بزرگیان اونکی
یہ شاہ وہ ہین کہ اقبال جنکا خدمتگار

یہی بزرگ ہین اسلامیونکے گنج مراد
انہیں کو ڈہونڈتے پہرتے ہیں طالب دیدار

پہر انکے کشف و کرامت کی انتہائی نہیں
تو اونکی وصف کہانتک لکہیگا کلک نگار

انہیں کے فیض [illegible] کی بارش سے [illegible]
اونہیں کے رحم و کرم کی ہے چار سو بہار

برس پڑینگے [illegible] ابر رحمت [illegible]
عجب نہیں کہ یہی ہوں تیرے دل کا غبار

انہیں کے فیض سے ہیں [illegible]
یہی ہین باغ جہانمیں نہال میوہ دار

انہین سے ہوتا ہے خلقِ محمدی کا ظہور
یہی ہین غنچۂ دل کے تری نسیم بہار

جو تیرا نخل تمنا سموم غم سے ہے خشک
یقین جان کہ یہی ہین ابر دریا بار

رجوع دل سے جو ہون بارگاہ باری مین
تو ہوا ابھی ترا دریائے غم سے بیڑا پار

یہ لکھ چکا تہا کہ آئی ندائے ہاتف غیب
بس اب زبان قلم روک اے قصیدہ نگار

قیاس وہم سے باہر ہین انکے کل اوصاف
کمال پائے ہین اتنے کہ جنکی حد نہ شمار

دعا یہ دین تجھے حیرت خدا قبول کرے
بحق احمدؐ مختار و حیدرؓ کرار

قصیدہ

دیدیا اسلامیون پر اختیار چار یار
احمد مرسل کو تہا یہ اعتبار چار یار

اقربائے مصطفےٰ مین ہے شمار چار یار
اے زہے قسمت زہے عز و وقار چار یار

دیکھ لینے سے انہین آنکھوں مین خنکی آتی ہے
نور کا ترکا ہے یا عکس عذار چار یار

آئیگا حورونکو غش اونکی تجلی دیکھکر
جائینگے جنت مین جب خدمت گذار چار یار

کیا بیان انسان کا ذکر کیا طاؤس کا
ہر گل لالہ کو پایا داغدار چار یار

پانی پانی ہو کے بہ جاتے تہے دل کفار کے
جب چمک جاتی تہی تیغ آبدار چار یار

کچھ غم فرقت مسلمانون ہی کے دل مین نہین
سنبل تر بہی ہے شکل سوگوار چار یار

نور برسا تا ہے ہر اہل ایمان کے لیے
جب فلک پر جاتی ہے خاک مزار چار یار

رات دن شاداب رکہتی ہین گل داغ جگر
میری آنکھونکو سمجھے آبشار چار یار

دیدۂ مشتاق لیے ہین بہلا کس کام کے
ہان وہ آنکہین ہین جو رہتی ہین سو چار چا[illegible]

بعد مردن بہی حرارت دین کی موجود ہے
دامن تر کو سکہاتا ہے غبار چار یار

جنت الماوا مین روشن ہونگے انکے چہرے
نور کے پتلے بنینگے خاک چار یار

پوچہیے انکی شجاعت کو زبان تیغ سے
اوسنے دیکہی ہے جا بجا ئین کارزار چار یار

اب زمانے مین نظر آتے ہین ایسے لوگ جو
غنچۂ دل مین نہان رکہتے ہین خار چار یار

اون حرارونکو دکہا اے خالق اکبر نہین
صورت برق طپان ہین بیقرار چار یار

عکس انکا دل مین ہے جسدنسے وہ چار و ناچار ہے
دل مرا آئینہ ہین آئینہ دار چار یار

اونکے رخسارونکی ہم تشبیہہ کیون پہولونسے دین
جب گل صد برگ ہے وقف بہار چار یار

دیکہکر بولینگے اونکو لوگ یہ ہین جنتی
جائینگے محشر مین جیدم جان نثار چار یار

کفر کی ظلمت مٹاتے ہی رہے تا زندگی
کون کرسکتا ہے اب دنیا مین کار چار یار

گیسو و رخ مصطفے ہی کے رہے پیش نظر
ایک صورت سے کرے لیل و نہار چار یار

عاملان باعمل جو دہر مین باقی رہے
سو انہو سمجہو انہین نقش و نگار چار یار

اونکی جب ہوگی طلب زیر لوائے احمدی
دوڑتے جائینگے کل امیدوار چار یار

احمد و اصحاب مین دیکہا تو اتنا فرق ہے
یہ ہین فخر مومنان وہ افتخار چار یار

گلشن اسلام مین طرفہ کہلے یہ چار گل
دیدۂ حق بین سے دیکہو تو بہار چار یار

داغ الفت سے اونہین کے چار سو روشنی
دل ہمارا بنگیا شمع دیار چار یار

واہ رے جادو بیانی کفر سے کافر ہے
سن لیے جسنے کلام خوشگوار چار یار

قطعہ

باز آئے دل سیہ کار پیسے اون کفار کے | دام گیسو مین ہوے جو شکار چار یار

کافرونکے خون سے میدان بنایا لالہ زار | اتنا برسا ابر تیغ آبدار چار یار

روم و شام و کاشغر کابل بخارا انجبار | ان مقامونمین ہین ساکن اہل کار چار یار

حکم رانی ہے اونہین کی دین و دنیا پر محیط | اونکے باعث امن مین ہین دوستدار چار یار

تمکو جب لیجائیگی قسمت تو حیرت دیکھنا
جنّت الفردوس ہے اصلی دیار چار یار

سویا وہ ماہرو جو ہمارے پلنگ پر | گرتے تھے ٹوٹ ٹوٹ کے تارے پلنگ پر

ایسے ڈرے کہ سر مرا زانو پر رکھ لیا | مین گر پڑا جو ضعف کے مارے پلنگ پر

آوگے حسب وعدہ میرے پاس وقت خواب | یا مین ہی آؤن یار تمہارے پلنگ پر

فرمائیے تو یہ شب گیسوے آپ کے | افشان گری ہے یا ہین ستارے پلنگ پر

روٹھے تھے مدتون سے نہ آتے تھے گھات مین | مشکل سے رات آئے دوبارے پلنگ پر

ہم دیکھتے تھے دور سے چالاکیان تری | غیرون سے ہو رہے تھے اشارے پلنگ پر

اوٹھتی نہین ہین شب فرقت کی ہچکیان | ہم لوٹتے ہین رات کو سارے پلنگ پر

کیا اوسمین عیب ہے جو بلا لو تم اپنے پاس | لیٹے رہینگے ایک کنارے پلنگ پر

سارے مکان مین ہو گیا اک نور جلوہ گر | کپڑے جو اوسنے شب کو اتارے پلنگ پر

دلمین تو ہے کہ سوئین لپٹکر ہمارے ساتھ | آتے نہین حجاب کے مارے پلنگ پر

حیرت خوشا نصیب تمہارے وہ نازنین

کہتا ہے تمکو پیار سے آرے پلنگ پر

ہم ناز پہ عاشق ہین نہ انداز سخن پر
جی لوٹتا ہے آپ کے بے ساختہ پن پر

وان عارض گلگون پہ نکلتا ہے پسینہ
یان اوس پڑی جاتی ہے ہستی کے چمن پر

جب خاک مین ملجائینگے ہوجائیگا آرام
دنیا کی تکلف سے ہے تکلیف بدن پر

غنچہ کوئی سمجھے گا کوئی نقطۂ موہوم
خاموشی مین کیا کیا نہ گمان ہونگے دہن پر

ہے قالب خاکی مین اذیت اسے کیا کیا
سچ پوچھو تو ہے روح کا احسان بدن پر

لیتے ہین جو ہر دم صف مژگان سے نیزے علم
کیا دیدۂ صفاک چڑھے رہتے ہین رن پر

اوسنے بہی اوڑائی ہے تری آنکھونکی شوخی
اسو جسے دہوکا ہے چھلاوے کا ہرن پر

کرتا ہے وہ تقلید جو رفتار مین اونکی
ہنستے ہین بہت کبک خرامان کے چلن پر

نیت کے صفائیکا کہلا حال پس مرگ
تہا نور برستا ترے کشتے کے کفن پر

ہم بہی تو وہین کے ہین تم آئے ہو جہان سے
کرتا نہین کیا رحم کوئی اہل وطن پر

حیرت کہین آئے نہ فرشتونکو حرارت
ملنے ترے جانے لگے اب چرخ کہن پر

عدم سے بہیجدیا کیون ہمین خفا ہوکر
خراب ہوگئے ہم آپ سے جدا ہوکر

وہانسے آئے تو ہم پاک و پارسا ہوکر
یہانسے دیکھیے جاتے ہین کیا سے کیا ہوکر

نہ تم دکہاتے ہو صورت نہ دلکو ہی آرام
غضب مین پڑگئے ہم تم سے آشنا ہوکر

یہ التفات ہے مجہپر جو خواب مین شبکو
نظر پڑے ہمہ تن شکل مدعا ہوکر

یہ آشنا تھے سبھی روح تک پسِ مردن
سرک گئے مرے اعضا جدا جدا ہوکر

تم اپنی جعدِ معنبر سے ہوشیار رہو
تمہارے پیچھے پڑی ہے بری بلا ہوکر

تمہارے ہجر مین لے بحرِ حسن تا ہون
مرا جہاز ڈوبو لے ہو نا خدا ہوکر

پتا نہ مہر و فا کا ملا جہان مین جب
تمہارے پاس مین آیا ہون جا بجا ہوکر

نہ باز آؤ گے فرگا تکے عشق سے حیرت
پہروگے کانٹون مین شاید برہنہ پا ہوکر

مستزاد

ساقی مجھے جام مئے وحدت نہ پلایا — میخانہ بنا کر
کیون چشم فسون ساز کی گردش سے پہرایا — پیمانہ بنا کر

یاران روان سوے عدم جاکے تو پہونچے — اوس یار کے در تک
حال دل بیتاب مرا کچہہ نہ سنایا — افسانہ بنا کر

پہلے تو کیا آپ نے رسوائے محبت — عالم کی نظر مین
پہر صورت مجنون مجھے صحرا مین لیسایا — دیوانہ بنا کر

تیغ نگہہ ناز کے چرکے دئے پہلے — اس پر بھی نچوڑا
میرے دل صدچاک کو زلفون مین بہنسایا — اب شانہ بنا کر

کیا خوب گذرتی تہی جو تہے ملک عدم مین — معلوم نہین یار
یہ کون ہمین ہستئے موہوم مین لایا — مستانہ بنا کر

اوّل مجھے تیورن سختی سے تو بلایا — احوال بھی پوچھا
بعد اوسکے گیا مین تو تجھے منہ نہ لگایا — بیگانہ بناکر

اس قالب خاکی کو کیا روح سے آباد — کس خواہش دل سے
کیا جانین کہ پہر کیون اسے مٹی مین ملایا — ویرانہ بناکر

اے سنگدل تو میری بہی اکطور سے کٹتی — کچہہ رنج نہوتا
صانع نے مرے دل کو نہ پتہر کا بنایا — تنہا نہ بناکر

حیرت تمہین کچہہ یاد ہے جی دیتے تہے جسپر — تہا وہ بہی تو ظالم
آخر تمہین اس عشق کے شعلے نے جلایا — پروانہ بناکر

رکھدیا عشق کا مجھپر وہ گران بار پہاڑ — پا سکین جسکی گرانی کو نہ دو چار پہاڑ
جان حاضر ہے محبت مین مگر غصہ سے — پہول مارو گے تو سمجھے گا گنہگار پہاڑ
مین تو انسان ہون بہلا بری حقیقت کیا ہے — کاٹتی ہے نگہہ ناز کی تلوار پہاڑ
سختیان کرلو یہان خیر مگر روز جزا — اے بتو تمکو ہی ہونگے یہی کردار پہاڑ
دل عاشق ہی اوٹہاتا ہے محبت کے گزند — اسکے دہکے مین تو ہو جاتے ہین مسمار پہاڑ
جسپہ گذری ہے وہ جانے نہین کٹتی ہرگز — عاشق زلف کی ہوتی ہے شب تار پہاڑ
سختئے ہجر سے کیا زور کسیکا ورنہ — دوست کے واسطے ڈہا دیتے ہین غمخوار پہاڑ
غش ہوا حضرت موسے کو نہ آتا کیونکر — جب نہین دیکہ سکا جلوۂ دیدار پہاڑ
حال جان کاہ جو فرہاد بیان کر دیتا — کاش دنیا مین ہو کہتا لب اظہار پہاڑ

پوچھتے کیا ہو حقیقت شب تنہائی کی
نظر آتے ہین ہمین تو در و دیوار پہاڑ

لے گئے پہلو نکا گجرا تو یہ جھنجلا کے کہا
کیا کرو تمہین مری گردن کو تو ہے بار پہاڑ

لاکھ چاہا اسے ٹالین نہ ٹلا پر نہ ٹلا
ہو گیا حق مین مرے عالم افکار پہاڑ

دیکھو برق نگہ یار سے سرمہ ہوکر
سب کی آنکھو نمین بسا طور دہواندار پہاڑ

گرد و پیش اور چپ و راست تمہارے غم کے
نظر آتے ہین ہمین چار طرف چار پہاڑ

کیا ہے درپیش ہمین کو سفر ملک عدم
کاٹنی تجھکو بھی ہے منزل دشوار پہاڑ

دیکھ تو بار محبت سے دبے ہم ہین کہ تو
تو نے کیون سر پہ اوٹھایا تہا دل زار پہاڑ

کیون قضا آئی ہے تم کس سے بڑے ہو حیرت
یار کی سنگدلی سے تو گئے ہار پہاڑ

قصیدہ نعت

ہے اسکو عشق وصف شہ انس و جان عزیز
اسواسطے ہے میرے دہن کو زبان عزیز

جس جسکی ہے مدینے کے جانب روانگی
وہ قافلہ عزیز وہی کاروان عزیز

جاتا ہے سمت روضۂ اقدس جو ہر گہڑی
ہے کون تجھکو قاصد عمر روان عزیز

قطعہ

اہل مدینہ کہتے ہین سنکر کلام خوش
جسکی زبان مین لطف ہے اوسکا بیان عزیز

دیکھا جو کوزہ پشت تو کہنے لگے نبی
ہمکو بھی ایسے پیر کی ہین ہڈیان عزیز

جائینگے شل تیر سے سینہ بہشت مین
جو خم ہوئی ثنا مین وہ ہے کمان عزیز

جس منزل مین ہوگی یاد خدا و رسول کی
سمجھینگے اوسکو سب کہین ہم مکان عزیز

جس راہ سے گئے پئے معراج شاہ دین
اوس راستہ کا نام ہوا کہکشان عزیز

قطعہ

مجھکو مزار سرور دین پر جو لیچلین
اس وضع کے جہان نہین ہین اب کہان عزیز

دنیا کی ہین ہوس ہین ہلاکو یہ سب کے سب
نادر ہین جہریان تو چنگیز خان عزیز

جو جو ہین نعت سرور عالم سے شادمان
اسلامیونکے دلمین ہین وہ قدردان عزیز

دیکھو تو عشق آتش رخسار شاہ دین
سمجھی ہے گیسوؤنکو وہ اپنا دہوان عزیز

حیرت رسول پاک سے الفت یونہین رہے
جسطرح سے ہے قالب خاکی کو جان عزیز

اب ہمارے دست وپا کرنے لگے ہمسے گریز
یہ تعجب ہے کرین تسبیح سے شمسے گریز

ابر تر کی کیا حقیقت جو ملائے مجھسے آنکھ
بلکہ دریا کو ہے میرے دیدۂ نم سے گریز

جسکو جی چاہے اوسی کو آنکھ بھی دیکھا کرے
جام کا مقدور کیا جو کرسکے جم سے گریز

اسکے پھندے مین پڑا جو پھر نہ چھوٹا عمربھر
چاہیے انسان کو گیسوئے پرخم سے گریز

صبر و طاقت کوچ کب کے کرگئی اب الکیان
روح بھی کرجائیگی اس روز کے غم سے گریز

اوسکے اشکونکو تو سمجھا ہے وہ آب زندگی
گل بہلا کیونکر کرے گلشن مین شبنم سے گریز

شوخ چشمونکی نظر حیرت نہ ٹہریگی کبہی
آہوے وحشی ہی کرتے ہین کہین رم سے گریز

قصیدہ نعت

بیقراری نے کہا آکے دل زار کے پاس
تو جو بیکل ہے تو چل سید ابرار کے پاس

رخ کا کل کیطرح آپکے اے شاہ زمان
روز روشن بھی نا جاکے شب تار کے پاس

دل سے واقف ہو جو تم دل بھی ہے تم سے آگاہ
جا ہی پہونچیگا خبردار خبردار کے پاس

کوئی دلبر نہین دنیا مین بجز سرور دین
جنس ہر پہر کے پہونچی ہے خریدار کے پاس

اب مرے حال پہ کچھ رحم ہو ایسا مولا
کہ خوشی بھی نظر آئے غم دشوار کے پاس

خال و خط ابرو و مژگان کے نہ چہرے سے پہر
میرا دل جبسے گیا ہے انہین دو چار کے پاس

کچھ قباحت تن لاغر کی حضوری مین نہین
دیکھ لین آپ گلستان مین گل خار کے پاس

آپ رحمت سے کرو صاف اے سرور دین
ہے جو یہ نامۂ اعمال سیہ کار کے پاس

ہے نئی بات جو دل سرور عالم سے ملا
کسی دیوانیکو دیکھا نہین ہشیار کے پاس

خال تابان نہین مولا تمہ ابرو کے قریب
یہ مرا دل ہے جو ہے آپکی تلوار کے پاس

کسطرح آپکی فرقت مین نہ نکلین در اشک
اسکا دریا ہے مری چشم گہربار کے پاس

گئی آنکھونسے نگہ شاہ تو اب تک نہ پہری
رہ گئی آپ ہی کے سایۂ دیوار کے پاس

آپکے نذر کے لائق نہین مولا کوئی شے
جو پسند آئے تو لو اک دل ہے خطا کار کے پاس

آمد و شد سے نفس کی یہ کہلا راز مجھے
کہ مرے دل کی خبر جاتی ہے سرکار کے پاس

میرے بجز ہونے سے جو ناخوش ہے تو اے سرور دین
تو دوا تک نہین آتی مرے آزار کے پاس

تجھکو نفرت ہے یہ کس قسم کی اے رشک مسیح
کہ اجل ہی نہین آتی ترے بیمار کے پاس

نہ تو مردون مین نہ زندون مین پڑا ہون بے حس
بیکسی رہتی ہے مجھ نقش بدیوار کے پاس

پہونچون کیونکر در دولت پہ شہنشاہ زمان
مال و زر بھی تو نہین بیکس و ناچار کے پاس

نہ جگر ہے پاؤن مین طاقت نہ بجا ہوش و حواس
آؤن کسطرح بھلا مین ترے دربار کے پاس

جانبری کی ہے مری اب شکل یہی مولا
کہ ترا رحم ہی آجائے گنہگار کے پاس

مرض عشق کا حیرت نہین دنیا مین علاج
ہان اگر ہے تو فقط احمدؐ مختار کے پاس

جان جائیگی نکر نا گل خندان کی ہوس
چھوڑ دے بلبل بیتاب گلستان کی ہوس

دشت وحشت مین ہے عریان بدن ہمکو پسند
نہ تو دامن کی ہوس ہے نہ گریبان کی ہوس

جسکو حیرت نہ وہ ہو آئینہ رخ پہ فدا
جو پریشان ہو کرے زلف پریشان کی ہوس

ہمتو مر کر بھی نہ چھوڑین در جانان ہرگز
ہین وہ دیوانے جو کرتے ہین بیابان کی ہوس

اس مین ڈوبا جو کوئی پھر نہ ابھرتے دیکھا
باؤلا ہو جو کرے چاہ زنخدان کی ہوس

تیغ ابرو کے اشارے سے سبکدوش کرو
میری گردن کو نہین خنجر بران کی ہوس

بوسہ لعل لب یار یہی دیتے ہین
نہ حلب کی ہے تمنا نہ بدخشان کی ہوس

پاؤن پڑتے ہین مرے بہوت کے دوڑنیکے لئے
آبلونکو ہے بڑی خار مغیلان کی ہوس

کیون ہے یہ خط سیہ مصحف رخ پر حیرت
کہین ہندو کو بھی ہوتی ہے مسلمان کی ہوس

قصیدہ نعت

حرص دنیا نہ عزیز و رفقا کی خواہش
ہے مجھے رحمت محبوب خدا کی خواہش

اب جہان مین نظر آتی نہین اے سرور دین
آپکی ذات سے ہے مہر و وفا کی خواہش

آپکے آئینۂ رخ کی زیارت ہو نصیب
یہی رہتی ہے دل اہل صفا کی خواہش

ہو مری آبرو ایمان کا انجام بخیر
آپسے سرو دین ہے یہ دعا کی خواہش

بیحیائی سے بچا نا مجھے اے شاہ زمان
اہل ایمان ہون رکھتا ہون حیا کی خواہش

آپکے گیسوئے شبگون سے ہے الفت دلکو
یہ سیہ کار بھی رکھتا ہے بلا کی خواہش

کعبۂ رخ پہ فدا ہے دل بیتاب مرا
آپ سمجھی تو ہین اس قبلہ نما کی خواہش

رخ و کاکل کا ہے لنکے نظارہ تو خوب
میری آنکھونکو ہے اس صبح و مسا کی خواہش

آپ وہ نور مجسم ہین زمانے مین جناب
جسکی رکھتا ہے ہر اک مردم خاکی خواہش

عکس رخ سے اسے ممنون کرو اے شہ دین
مرے اس شیشۂ دلکو ہے جلا کی خواہش

لوگ کہتے ہین جسے احمدؐ مرسل حیرت
میری آنکھونکو ہے اوس مہر لقا کی خواہش

تیرے نالونسے ہے ناراض وہ قاتل خاموش
اب مناسب نہین فریاد لب اے دل خاموش

کہتے ہین قید ہے کاکل کی خبر لائے کوئی
اوسکے پاؤنکی ہے کیون آج سلاسل خاموش

خوف سے بند عزا ہی کے تمہین کوٹھے پہ
دیکھنے آتا ہے اکثر مہ کامل خاموش

جنکی گویائی کی تھی دہوم وہی اہل سخن
کیسے تربت مین پڑے سوتے ہین غافل خاموش

تل ترے چاہ زنخدان مین ہے اے زہرہ جبین
یا فرشتہ ہے میان چہ بابل خاموش

تالے کر کر مری آنکھونسے بہا یا دریا
کشتئ عمر ڈبو لی تو ہوا دل خاموش

کنج مرقد مین مرے دلکی صدائین لینا
بعد مردن بھی ہوئیگا نہ یہ شاغل خاموش

آج جو غالبِ خاک کی ہے بہت نغمہ سرا | ایکدن ہوگا یہی کالبدِ گل خاموش

آئینہ دیکھ کے کہتے ہیں ادھر آحیرت
دیکھ تو یہی ہے مرا طرف مقابل خاموش

ملگئے ہمکو جو اونکے گھر کے اندر کی تلاش | وہ رہا محروم جسنے دل سے باہر کی تلاش
تو مرا مالک ہے مجھکو ہے ترے گھر کی تلاش | بندگان زر کے دلمیں ہو تو ہو زر کی تلاش
ہر گھڑی ہر وقت ہر ساعت تمہارے واسطے | ایکدم بھی مرے دل سے نہیں سر کی تلاش
آپکو پایا نہ مہر و ماہ سرگردان رہے | پابرہنہ ایک نے اک نے کھلے سر کی تلاش
شبنم گریان ہے محتاج مدد اسکی نہین | ابر کو بھی ہے ہمارے دیدۂ تر کی تلاش
وہ تو بے مانگے بیدگا ہمکو اپنے وقت پر | کیون کرین دنیا مین ہم رزق مقدر کی تلاش
خاکساروں کے لئے کافی ہے بستر خاک کا | فرش قاقم کی نہ ہے فرش سنجر کی تلاش
دلکو پہلو سے ہپنسا لاتی ہے اپنے پیچ مین | ہے بلائے بدتری زلف معنبر کی تلاش
خاک پائے یار کے خواہان ہین ہم خاکی نژاد | کیمیاگر کو رہے گو گرد احمر کی تلاش
اب لحد کی گود مین سوتے ہین کس آرام سے | لے گئی آخر کہان آغوش مادر کی تلاش
سینۂ سوزان مرا کافی ہے سر کے واسطے | مجھکو سرمائی کی حاجت ہے نہ مجمر کی تلاش
آب حیوان تک گیا لیکن جو قسمت میں نہ تہا | ہو گئی بیفائدہ ساری سکندر کی تلاش
غنچۂ دل مین بسا ہے صورت خوشبو وہی | رات دن رہتی ہے مجھکو جس گل تر کی تلاش
آپ تک پہونچونگا گر سیدہا مقدر ہو گیا | راہ کا مجھکو تردد ہے نہ رہبر کی تلاش

رات دن مرتے ہین عاقل مال و زر کی فکر مین
آخرش بیکار ہوگی زندگی بہر کی تلاش

گر سے شوق شہادت سے بڑہی ہے تشنگی
ہے رگ جان کو تمہارے آب خنجر کی تلاش

چھوڑ دو سبکو اوسے ڈہونڈو جو ہے کل کا کفیل
تمکو حیرت چاہیے اوس بندہ پرور کی تلاش

ہے عشق کی پنہان دل بیتاب مین آتش
دی ہے نے دیا معدن سیماب مین آتش

دریا مین نہ جلنے کوی پیدایش مرجان
دی دست حنائی نے لگا آب مین آتش

پہر عشق نہو جائے کہین شعلہ رخون کا
سوتا ہون تو مین دیکہتا ہون آب مین آتش

آنے سے عرق کے نہ ہوا شعلہ رخ کم
یہ طرفہ تماشا ہے کہ ہے آب مین آتش

بہتے ہین سدا گرم مری آنکہ سے آنسو
رہتی ہے ہمیشہ مرے سیلاب مین آتش

ہے دلمین تصور جو مرے شعلہ رخون کا
اسواسطے جلتی ہے مرے سباب مین آتش

لے شکو ستار اوسنے جو دیپک کو ملایا
انگشت حنائی ہوی مضراب مین آتش

حال دل سوزان جو مرا اوسمین لکہا تہا
نامے نے لگائی پر سرخاب مین آتش

دنیا مین بہی پرتوہ عشق ہے حیرت
بجہتی ہی نہین عالم اسباب مین آتش

قصیدہ نعت

کیون نہو دل مین مرے عشق پیمبر خالص
کہ وہی ہین مرے ایمان کا جوہر خالص

جسکو پینا ہو چلے ساقی کوثر کیطرف
کہ وہان ملتی ہے اک شے اطہر خالص

جزو لائے شہ لولاک نہ کچھہ دل مین ہے
کوئی شے اور ہو جسمین وہ نہین زر خالص

حب ہو لا ہے وہی کہتے ہین جسکو سب روح
وہ عجب شے ہے مرے جسم کے اندر خالص

تھے رسولان سلف اور بہی محبوب خدا
جسم احمدؐ ہے مگر نور سراسر خالص

صفت شاہ کی جو گر ہو کر جنت مین بیان
شہد و شیر تجھے ہوگا میسر خالص

میرے حق مین ہے دعا اون لب شیرین سے حضور
لوگ کہتے ہین جنہین قند مکرر خالص

آپکے لطف و کرم فیض عطا سے شہ دین
مجھکو جنت مین ملے بادۂ اطہر خالص

شاہ کے گیسوئے شبگون کی لکھون کیا تعریف
اوسکی خوشبو کو تو پاتا نہین عنبر خالص

تیرے دلمین تو ہے عشق شہ لولاک کا داغ
ہمنے پایا نہ تجھے اے مہ انور خالص

تیرے دیوانمین جو ہین وصف شہ دین حیرت
اسی دفتر کو سمجھتے ہین سخنور خالص

ابتو دنیا مین نظر آتا ہے کمتر اخلاص
نہین سچ کہتے ہین برادر سے برادر اخلاص

زور آمیز ہے کرتے ہین وہ اکثر اخلاص
دلکے اندر ہے بھرا بغض تو باہر اخلاص

مثل آئینہ رہے صاف تو انسان وہ ہے
ہے زمانے مین بشر کے لئے جوہر اخلاص

جنکی عادت ہے ستانیکی وہ ہین ظالم پسند
کہین کرتے ہین کسی سے بھی ستمگر اخلاص

جانکر عاشق ابرو مجھے فرماتے ہین
تیری گردن سے کریگا مرا خنجر اخلاص

لے کے اوڑ جاتا ہے دنیا سے تجھے خلد برین
طائر روح کو بخشا ہے شہپر اخلاص

نام سنتے ہین جہا تمین نظر آتا ہے کسے
اس زمانے مین ہے عنقا کے برابر اخلاص

نہین معلوم سبب کیا ہے کہ ہم جنس تو ہین
کیون نہین رکھتے سخنور سے سخنور اخلاص

ان جفاؤن پہ بھی شکوہ نہین کرتے حیرت
اس زمانے مین تو بس ختم ہے تم پر اخلاص

قصیدہ نعت

واہ رے سرورِ عالم کی بہارِ عارض
کہ نگہ ہوتی ہے ہر وقت نثارِ عارض

شاہدین کے ہین یہی لیل و نہارِ عارض
رخ اگر دن ہے تو گیسو شبِ تارِ عارض

کسکی تقدیر ہے ایسی کہ مزا جسکو ملے
خط شبرنگ سے ہے بوس و کنارِ عارض

پردۂ خال مین وان جاکے بسی ہے میری نگاہ
جبسے آیا ہے پسند اسکو دیارِ عارض

اس تصور پہ مہ و مہر ہین نازان جبسے
اپنی تنویر کو سمجھے ہین غبارِ عارض

اوسکی فرقت مین سحر نے بھی گریبان پھاڑا
کچھ فقط گل ہی نہین سینہ فگارِ عارض

اسمین آتی ہے نظر احمدِ مرسل کی شبیہ
دل مرا آئینہ ہے آئینہ دارِ عارض

اس ملاحت کا نزاکت کا بیان کیا مین کرون
کہ نظر تک مری ہوجاتی ہے بارِ عارض

چرخ مینا مین جو روشن ہین ستارے وہ نہین
اوڑکے پہونچے ہین فلک پر یہ شرارِ عارض

کیا خالق نے جسے نور سے اپنے پیدا
زہے تنویر زہے عز و وقارِ عارض

گیسوئے شانہ نہین ہو جو پریشان حیرت
بل کی لیتے ہین تو ہوتا ہے فشارِ عارض

شیشۂ دل مین مرے کیون نہ ہو جائے عارض
آئینہ ہے کہ نہین عکس نمائے عارض

نظر آتا نہیں اب کچھ بھی سوائے عارض — اب تو ایسے میری آنکھوں میں سمائے عارض

کچھ یہ آنکھیں ہی نہیں محو لقائے عارض — شیشۂ دل بھی ہے مشتاق صفائے عارض

زرد ہو جاتے ہیں بوسے کے تصور ہی کے ساتھ — یہ مرے لب بھی ہیں کیا ہوش ربائے عارض

ہو اگر حضرت موسے کو ہوس بار دگر — جلوۂ روشنئ طور دکھائے عارض

خواہش رخ نہی تو پھر زلف میں اولجھا ناحق — تیرے سر آئے نہ اے دل یہ بلائے عارض

زہر پہلے تو نہ کہتا تھا کوئی بھی انپر — سبزۂ خط سے ہوی نشو نمائے عارض

نام جنت کا نہ رضوان کے زبان پر آتا — دیکھتا میری نظر سے جو فضائے عارض

جب ہوی حسن خداداد کی تزئین منظور — ہو گیا خط سیہ فام قبائے عارض

نہیں بیوجہ یہ گل زرد ہوے جاتے ہیں — انکے دلمیں بھی سمائی ہے ہوائے عارض

پردۂ زلف میں چھپ جانیکا اندیشہ ہے — کہیں ایسا تو نہ اندھیر مچائے عارض

کیا کسی غیر نے دیکھا جو پسینہ نکلا — عرق شرم میں کیوں یار نہائے عارض

اور سب عضو بدن کھینچ کے نقاش ازل — وجد میں آگیا جس وقت بنائے عارض

زلف سرکائی جو رخ سے تو خفا ہو کے کہا — ہاتھ ٹوٹیں جو چھوے کوئی پرائے عارض

عمر کٹجائیگی یوں ہیں مری روتے روتے — شب کو زلفوں کے لئے دنکو برائے عارض

تا دم زیست یہ ارمان نہیں جانیکا — تمنے اے یار نہ عارض سے ملائے عارض

میرے وحشت کی دوا کچھ نہ مسیحا سے ہوی — مجھے بیخود کو مگر ہوش میں لائے عارض

زلف کیا کم تھی جو جبین خط کے نمایاں آثار — اک بلا اور بھی آئی ہے قضائے عارض

تجھپہ روشن ہے کہ ہمنے بھی تری دیکھی ہے / سرِ کامل کیطرح داغ اوٹھائے عارض

اسکے بوسے کے فقط ہم ہی نہین ہین مشتاق / حور بھی پائے تو آنکھون سے لگائے عارض

بزمِ خوبان مین کسیطرح سے پائے نہ فروغ / شمع محفل جو تری لو نہ لگائے عارض

تجھکو کیا تیر گئے قبر کی دہشت حیرت / کیا وہ آ کر نہ دکھائینگے ضیائے عارض

جس روز سے دیکھی ہے صفائے گلِ عارض / آنکھین ہین مری محو لقائے گلِ عارض

پژمردہ کئے غنچۂ دل سیکڑون اسنے / جس دن سے ہوئی نشو نمائے گلِ عارض

ہو جیہ نہین چاک گریبان گلون کے / شاید کہین اونکے نظر آئے گلِ عارض

منظور نہین طائرِ دل کا جو پہنسا تھا / کیون زلف کا ہین جال لگائے گلِ عارض

بلبل کیطرح نالہ زنی کرتے ہین دن رات / کسدرجہ سمائی ہے ہوائے گلِ عارض

نظارے سے محروم ہین ہم اسکے سبب سے / ہے زلف بھی اک طرفہ بلائے گلِ عارض

جو تجھکو ہے صدمہ وہی مجھپر بھی ہے بلبل / تو گل پہ فدا مین ہون فدائے گلِ عارض

خواہش نہ مجھے گل کی نہ گلشن کی تمنا / جبسے مری نظرون مین سمائے گلِ عارض

یہ سبزۂ خط کی ہے نمو کسلئے دیکھین / اب اور کوئی رنگ نہ لائے گلِ عارض

فرماتے ہین کیون آج کھلے جاتے ہو حیرت / کیا تمنے بھی دیکھی ہے فزائے گلِ عارض

قصیدہ نعت

ہو جو منظور تجھے اپنے خوش انجام سے ربط
اے زباں احمد مرسل کی ہے نام سے ربط

ہر گھڑی پیش نظر ہیں رخ و گیسو تیرے
میری آنکھوں کو ہے ایسے سحر و شام سے ربط

آپکے دیدۂ میگوں مجھے سرور کرین
اسی مے کی ہے ہوا اور اسی جام سے ربط

کھینچئے اپنی طرف سرور عالم اب تو
مجھکو منظور نہیں گردش ایام سے ربط

وہ مرے دل کا سویدا ہے نہیں تل شاہا
آپکے رخ کو ہے جس خال سیہ فام سے ربط

اب تو اس سخت بلا کو مرے ٹالو مولا
غم دوری نے بڑھایا دل ناکام سے ربط

قطعہ

تندرستی میں جوانی میں تو سب دوست رہے
تھا مرا نام وہ رکھتے تھے فقط کام سے ربط

اب ضعیفی میں بجز آپکی رحمت کے حضور
کوئی کرتا نہیں خورشید لب بام سے ربط

آپ کے حلقۂ گیسو میں رہیگا یہ اسیر
طائر دل کو ہے اے شاہ اسی دام سے ربط

آمد و شد نہیں ناحق نفس پیک کی ہے
اسکو ہے آپ ہی کے نامہ و پیغام سے ربط

ترک دنیا کرو حب شہ دیں میں حسرت
اب مناسب نہیں تمکو ہوس خام سے ربط

جب تھے حواس کرتے تھے شور و فغاں کا ضبط
دل ہی پہ آ بنی تو بتاؤ کہاں کا ضبط

گلزار میں یہ کہتی ہے رو رو کے عندلیب
مجھسے نہ ہوگا صدمۂ باد خزاں کا ضبط

سن سن کے سخت چپ ہوئے ایسے کہ بت کہے
حیرت نہیں ہے آپکو اپنی زباں کا ضبط

لاکھوں ستم تو کھائے مگر ستمے ان کی
گھبرا گئے وہ دیکھ کے مجھ خستہ جاں کا ضبط

جسدم اٹھا بار عشق کو سر پہ اٹھا لیا
دل میں سما گیا سارے جہاں کا ضبط

بجلی سے تیرے کانکی زلفین ہین منتشر
ابر سیاہ کو نہین برق طپانکا ضبط

حیرت کرو نہ شکوہ تیغ نگاہ یار
عاشق مزاج کرتے ہین زخم نہانکا ضبط

رخ پہ ہر وقت ہے کیون زلف سیہ فام محیط
روز روشن پہ تو رہتی نہین یون شام محیط

عشق صادق ہو تو کچھ اپنا اثر دکھلائے
یار کے دل پہ ہو کیونکر ہوس خام محیط

وان تو یہ قاعدہ ہے رنج و مصیبت مین ہین
یان وہ شامت ہے کہ ہے خواہش آرام محیط

صدق دل سے جو کوئی لے تو ملے اوسکی مراد
کیون نہو سارے خدائی پہ ترا علم محیط

نہ بچا طائر دل کوئی جہان مین صیاد
یہ ہوا کاکل پیچان کا ترے دام محیط

بے سبب مجھسے مرے یار نے دل پھیر لیا
ابتو اسطرح کی ہے گردش ایام محیط

دیکھ لے ساری خدائی کو جو دل صاف کرے
جام جم پر بھی ہوا کرتا ہے یہ جام محیط

کیون نہون نام پہ ہم احمد مرسل کے فدا
جنکے باعث سے ہوا کفر پہ اسلام محیط

حال دل سنکے وہ کہتے ہین بشر کو اکثر
خبط ہو جاتا ہے ہوتے ہین جو اوہام محیط

نہین بہلتی طبیعت تو بتاؤ ہر شب
ماہ کیون ہوتا ہے آکر کے لب بام محیط

ابتدا ہی مین گیا دل تو نہین جانکی خبر
مجھپہ آفات سے ہے عشق کا انجام محیط

سنگدل پر بھی ہوا ہے کوئی عاشق ناکام
تو کبھی اوسپہ نہوگا دل ناکام محیط

حشر مین یار کو دکھلاؤگے منہ کیا حیرت
اوسکے جانب سے تو ہین سیکڑون الزام محیط

قصیدہ نعت

حرص دنیا سے رہے اور بشر کم محفوظ
ہان مگر اس سے رہے سرورِ عالم محفوظ

نہیں رہنے کے کبھی ایسے حریم محفوظ
جب اجل سے نہ رہے حضرتِ آدم محفوظ

جو کہ رکھا ہے مدینہ مین لواے احمد
تا قیامت وہ رہے دین کا پرچم محفوظ

جانتا ہے روضۂ انور پہ ہے کسب ضیا
ہے اسی وجہ سے یہ نیرِ اعظم محفوظ

عاشق جلوۂ رخ ہین جو تمہارے شہِ دین
حشر کے دن بھی رہینگے وہی ہر دم محفوظ

منحرف آپکی تعظیم سے محفل مین جو ہین
ہے اونہین کے لیے یہ نارِ جہنم محفوظ

قطعہ

شاہدین آپکی تعظیم مین ہے جنکو کلام
قہرِ خالق سے رہینگے نہ وہ اظلم محفوظ

ظاہری دوست ہین پر دل مین عداوت پنہان
دہنِ مار مین جسطرح سے ہے سم محفوظ

ہین جو اصحابِ نبی تابعِ فرمانِ خدا
وہ قیامت مین بھی ہونگے خوش و خرم محفوظ

اس بلا کو مرے پہلو سے ہٹا دو مولا
دل نہین رہتا ہے اب غم سے کوئی دم محفوظ

دل یہ کہتا ہے چلو سوے مدینہ حیرت
کیا عجب ہے کہ وہان جا کے رہین ہم محفوظ

رخ پر ایار کا خدا حافظ
اے دلِ زار کا خدا حافظ

پہونچا پاس اوسکے خواب غفلت مین
بخت بیدار کا خدا حافظ

مجھکو فرماتے ہین وہ ہنس ہنس کے
اسے بیمار کا خدا حافظ

زلف بیطرح جھوٹی آتی ہے
کمرِ یار کا خدا حافظ

میرے رونے پہ ہنسکے کہتے ہین
در و دیوار کا خدا حافظ

مجرم عشق جسکو لوگ کہین
اوس گنہگار کا خدا حافظ

آپ مختار ہین جو چاہین کرین
ہمسے لاچار کا خدا حافظ

قیدئے زلف کو یہ کہتے ہین
اس گرفتار کا خدا حافظ

بولے اب ہمتو جاتے ہین حیرت
تیرے گھربار کا خدا حافظ

جور و ستم کہان تلک اے یار الحفیظ
کب سے پکارتے ہین گنہگار الحفیظ

جسپر پڑے پھر اوسکو خدا ہی پناہ دے
اونکی نگاہ ناز کی تلوار الحفیظ

ہوتے ہین یون تو نالۂ عاشق بہت حزین
لیکن صدائے تازہ گرفتار الحفیظ

پہونچی جو آہ شعلہ فشان تا بہ آسمان
گھبرا کے بول اوٹھا کرۂ نار الحفیظ

کہتے ہین کون نالہ کنان شب کو جاتا تھا
یہ کسکی تھی صدا پس دیوار الحفیظ

پھر وہ نکلی التجا سے الٰہی بچائیو
عاجز نواز کل کے مددگار الحفیظ

کیا کیا بتائین قیدئے کاکل کی سرگذشت
وہ بیکلی وہ طول شب تار الحفیظ

دیکھی جو میری نبض مسیحا نے یہ کہا
اس ناتوان کو عشق کا آزار الحفیظ

اسواسطے ہوا ہے وہ قاتل جفا پسند
دو چار الحذر کہین دو چار الحفیظ

کیونکر اوٹھینگی گور غریبان کی سختیان
وہ بیکسی وہ منزل دشوار الحفیظ

حیرت یہ رات کسکی تھی آواز [illegible]

لکھتا تھا کون یہ کہ شب تار ا حفیظ

قصیدہ نعت

اہلِ دین احمدِ مرسل کی ہے وہ شان وسیع
جسکے باعث سے ہے یہ عالم امکان وسیع

گل مضمون صفت شہ کے ہوں جسمیں یارب
چاہیے مجھکو تو ایسا ہی گلستان وسیع

ہوش اوڑین قیس کے بھی دیکھکے اسکو رودین
آپکے عشق کا اسدرجہ ہے میدان وسیع

توہی انصاف سے کہدے غم سرور میں سحر
ہے ہوا یا کہ ترا چاک گریبان وسیع

جب بشر بحر حقیقت مین کرے غوطہ زنی
تب نظر آئے اوسے آپکا عرفان وسیع

بہتری ہے مری سطح سے اوس شہ مین
میرے حق مین جو لکھا آپنے فرمان وسیع

جسمین گلہائے حقیقت نظر آئین اے شاہ
مجھکو دکھلاؤ گلستان و خیابان وسیع

افسرِ کل ہوے تم شاہ ہے ظاہر اوس سے
آپکی شان مین آیا ہے جو قرآن وسیع

قطعہ

کم ہو کرتے ہو ظاہر تو وقار حضرت
دلمین رکھتے ہو مگر لطف کا طوفان وسیع

نہیں چھپنے کے کبھی اوس سے گناہ مخفی
ہے جہان مین نگہ چشم نگہبان وسیع

حشر تک سایہ مین تم جسکے رہوگے حسرت
سر پہ ہے سرور عالم کے وہ احسان وسیع

پروانہ کی نہ موت سزاوار ہوگی شمع
آخر تجھے بھی صبح نمودار ہوگی شمع

ہمدرد شب فراق کے معلوم کیا نہین
ہم جلتے ہین یا تو خبردار ہوگی شمع

یہ سرکشی تری نہین گلگیر کو پسند
اکرو زندگی تجھے دشوار ہوگی شمع

جانا کبھی نہ کشتۂ کاکل کی قبر پر
تو بھی بُری بلا مین گرفتار ہوگی شمع

پروانہ کو جلاتی ہے گو جرم عشق مین
ہم جلتے ہین تو بھی گنہگار ہوگی شمع

کیون تجھکو سب جلاتے ہین کچھ اسمین راز ہے
تو بھی کسیکی درپئے آزار ہوگی شمع

پروانہ اور ہم تو ہین مذہب مین ایک ہی
وہ جلگیا تو ہمسے بھی تکرار ہوگی شمع

بیجا ہے شعلہ رویونسے دعوے ہمسری
رسوا تو ایکدن سر بازار ہوگی شمع

میری طرح سے راتونکو جل جل کے روتی ہے
شاید اونھین کی طالب دیدار ہوگی شمع

مہوش جب آئے بزم مین میری جگہ نہو
اونکی نظر مین لائق دربار ہوگی شمع

محفل مین دیکھو آتا ہے حیرت وہ شعلہ رو
رخ سے اوٹھی نقاب تو بیکار ہوگی شمع

قصیدہ نعت

بندگان خاص کا دل گو ہی عرفانکا چراغ
احمد مرسل ہین کل کے دین و ایمانکا چراغ

طور پر چمکی تھی وہ بھی تھی اونھین کی روشنی
حضرت موسے نے سمجھا جسکو یزدانکا چراغ

باغ عالم مین کھلے جو صانع قدرت کے گل
سرور عالم ہوے ہین اس گلستانکا چراغ

مین بھی صحرائے مدینہ مین ہون اب آکے جناب
جسطرح تھا نجد مین مجنون بیابانکا چراغ

ہے مسلمانونکے دل مین یون جمال مصطفےٰ
جسطرح گو مصحف مین آیت نیسانکا چراغ

نخلبند باغ عالم کسکو مولا پیش دست
آتش گل سے جلاتے ہو گلستانکا چراغ

حلقۂ مژگان مین ضعف چشم آیا یا نبی
گل نہجائے کہین [illegible] انکا چراغ

آپکا رخ پردہ کاکل میں ہے اسطور سے
جسطرح چھپتا ہے شام غریبانکا چراغ

یاالٰہی شاد رکھنا امت احمد کا دل
حشر تک روشن رہے کل اہل ایمانکا چراغ

وہ بھی جاتا ہے مدینہ میں پئے کسب ضیا
چہرۂ انور تو ہے مہر درخشانکا چراغ

روح پر صدمہ ہے ہو لا آپکی غفلت سے اب
طاق نسیان پر نہ رکھئے مجھ پریشانکا چراغ

برق تابان ابر میں یا حلقۂ گیسو میں رخ
یا ہے روئے آتشین اس سنبلستانکا چراغ

دل بجھا جاتا ہے جیون جیون شام ہوتی جاتی ہے
گل ہوا جاتا ہے مجھ مہاگی بیابانکا چراغ

آپکا رخ کب نظر آئیگا مجھکو شاہ دین
عالم رویا میں دیکھا ہے بدخشانکا چراغ

دلمیں رکھتے ہو جو حسرت داغ عشق شاہ دینا
دیکھنا ہوگا یہی گور غریبانکا چراغ

وہ لالہ رنگ نکلے جو تھے دل پہ کھائے داغ
مرنیکے بعد دیکھئے کیا رنگ لائے داغ

کچھ بھی ہمیں نظر نہیں آتا سوائے داغ
اب تو ہماری آنکھوں میں ایسے سمائے داغ

عاشق تمہارے سوئے عدم اسطرح گئے
پہنکا لباس زیست کو پہنی قبائے داغ

دست جنوں نے چاک کیا تھا جو پیرہن
عریان تنی کے وقت بڑے کام آئے داغ

دل اوسکو ہے پسند وہ دل کو پسند ہے
اب جیتے جی یقین ہے دل سے نجائے داغ

پہلے تو میری آنکھوں کو حیرت کدہ کیا
دل کو بھی اب بنائے ہیں جنت سرائے داغ

لطف اذیت شب فرقت سے یہ کھلا
گر داغ بھر دل ہے تو دل ہے برائے داغ

کچھ کی نہ کچھ ہوس نہ گلستان کا اشتیاق
دل کو پسند آگئی جب سے قبائے داغ

اے باغبان یقین ہے گلشن تو ہو لٹائے
دکھلائیں ہم تجھے جو کھلیں غنچہ ہائے داغ

وہ بھی بہار دیکھ کے حیران ہو گئے
اہل ارم کو جا کے جو ہمنے دکھائے داغ

دل میں ہمارے رہگئی خالی جگہ جہان
رہتی ہے اوس مقام پہ حسرت بجائے داغ

عریان تنی کے وقت بھی ددہو کے کفن
یا گرد کوئی یار تہی یا تہی ردائے داغ

دل سے ہمارے حسرت دلبر نجائیو
تیرے ہی دم سے رہتی ہے نشو نمائے داغ

جب سوے لالہ زار وہ گلگشت کو چلے
طاؤس کے لباس میں ہمنے دکھائے داغ

یہ ہمسے پوچھتے ہیں تجاہل تو دیکھیے
کس لالہ رو کے عشق میں تمنے اوٹھائے داغ

جسنے لگا دیا ہے وہ چاہے تو چھوٹ جائے
جز اوسکے اور کون ہمارا مٹائے داغ

معلوم ہوا اوسے بھی تجلی ہے کسکی تیز
گر ماہ میرے داغ سے اپنا ملائے داغ

اظہار حال سے تو وہ ہوتے ہیں بد مزاج
سنتا ہے کون کس سے کہیں ماجرائے داغ

جلتا ہے دل تو خیر جگر ہی بچا رہے
ایسا نہو کہ دوسرا پہلو دبائے داغ

گل کی بقا کو سونچ کے شبنم نے رو دیا
اوسکی سمجھ پہ دل کے میرے مسکرائے داغ

اب اسکو کیا کریں جو مقدر میں ہو یہی
تکلیف دل اوٹھائے تو آرام پائے داغ

سرکار عشق کی ہے یہی مہر عاشقی
عاشق ہے کون جسکو نہیں ہے ہوائے داغ

وہ پوچھتے ہیں کس گل رعنا سے لگ گئے
حیرت ہمیں بتاؤ کہاں سے یہ پائے داغ

سمجھیں روشن دل تو نظارے کے قابل ہے چراغ
شعلہ رو جس سے ہوئے پیدا وہی گل ہے چراغ

شمع رو جب تک نہ آئی حسن محفل ہے چراغ
جب وہ آ بیٹھے تو پھر تحصیل حاصل ہے چراغ

کچھ شباہت تو ہے اسکی اور کچھ سوزش بھی ہے
اب زمانے مین فقط ہمصورت دل ہے چراغ

اسکا جلوہ رات دن لو سکی ضیا کل شب کو ہے
آگے تیرے نور کے اک نقش باطل ہے چراغ

لوگ نادانی سے کیون تشبیہ اوسکی دیتے ہین
کیا تمہارے شعلہ رخ کے مقابل ہے چراغ

حلقۂ گیسو مین دیکھی جب کہ رخ کی روشنی
شک ہوا اسکو کہ پابند سلاسل ہے چراغ

جسپہ جلتے ہین پتنگے اوسکی لو تمسے لگی
صورت پروانہ دلسوزی مین کامل ہے چراغ

رتبۂ انسان و حیوان مین نہایت فرق ہے
میرے قاتل آپ پروانونکا قاتل ہے چراغ

روح ٹھنڈی ہو گئی پر دل ترپتا ہے ابھی
شمع گل ہوتی ہے لیکن نیم بسمل ہے چراغ

شعلہ رو لونسے مشابہ ہو یہ ہو سکتا نہین
بلکہ اونکے سوختہ جانون مین داخل ہے چراغ

دیکھو حیرت گل نہو باد سموم عشق سے
خانۂ تن کے اندھیرے کیلئے دل ہے چراغ

روز و شب یکسان ہے اونکے روئے تابانکا فروغ
دن کو رہتا ہے فقط مہر درخشانکا فروغ

شعلہ رخ کے سبب سے زلف پیچانکا فروغ
آتش گل ہی سے ہے اس سنبلستانکا فروغ

بعد مردن میری تربت پر اوگیگا نخل گل
رنگ لائیگا ہمارے داغ سوزانکا فروغ

داغ دل کی روشنی نے آبرو رکھلی مری
کھو دیا تھا شمع نے گور غریبانکا فروغ

قاتلو تمنے بجھایا گو چراغ زندگی
خون ناحق سے تو ہے گنج شہیدانکا فروغ

اک زمانہ خون روتا ہے اوسکی یاد مین
لعل لب نے کھو دیا لعل بدخشانکا فروغ

اے گلو اتنا نہیں ہنستے سمجھ لو ایکدن
نالۂ بلبل مٹا دیگا گلستانکا فروغ

آتشِ فرقت سے تیرے ہوں سراپا داغ داغ
تیرے آگے کیا بھلا سروِ چراغانکا فروغ

صانعِ قدرت کی حیرت ہے یہ ساری روشنی
ماہِ تاباںکا نہ ہے مہرِ درخشانکا فروغ

قصیدہ نعت

راہبر ہو مری قسمت جو پیمبر کیطرف
مجھکو لیجائے مرے شافعِ محشر کیطرف

ان مہ و مہر سے بہتر ہے شہِ دین کا جمال
دیکھ آئینۂ دل اپنے سکندر کیطرف

آپ ہیں سرورِ دین ایک مرے پشت پناہ
میری قسمت بھی ہے اب چرخِ ستمگر کیطرف

وہ بھی ہے داغ بدل میریطرح صحرا میں
آپ دیکھیں تو ذرا لالۂ احمر کیطرف

راستی پر جو گلستان میں ادب سے ہے کھڑا
گنبدِ سرورِ دین کیا ہے صنوبر کیطرف

تا بکے صدمۂ فرقت سے لے ظلِ اللہ
بھیجدو برقِ نگہ کو دلِ مضطر کیطرف

دلکی پہلو میں تشفی کرو اے سرورِ دین
ورنہ گھبرا کے نکلجائیگا باہر کیطرف

مجھکو لے عشقِ مدینہ تو اڑا کر لیچل
رخ ہے مقراضِ اجل کا مرے شہپر کیطرف

کر سکے کون بیاں صفتِ سرورِ دین
خود وہ جبتک نہ مخاطب ہوں سخنور کیطرف

کبتلک تشنۂ دیدار رہوں میں یارب
مجھکو پہونچا دے مرے ساقیٔ کوثر کیطرف

وہ بھی ہے چاک گریبان فراقِ شہ میں
ہمنے دیکھا جو گلستاں میں گلِ تر کیطرف

آپ چاہیں تو رکیں سرورِ دین دنیا میں
آتے ہیں سنگِ حوادث جو مرے سر کیطرف

دور ہین شہر مدینہ سے وہین چل حیرت
کر نظر جلوے تری خالق اکبر کیطرف

پڑگئی کیا آنکھ اوس سفاک کی دل کیطرف
ہر گھڑی کہتا ہے چلیے کوے قاتل کیطرف

اوسکے چہرے پر کہا ہیچ چشم و ابرو خال و خط
آپ نے دیکھا تو ہوگا ماہ کامل کیطرف

مارے غصے کے پٹک دیتے ہین اکثر آئینہ
دیکھتے ہین جب کبھی مد مقابل کیطرف

لطف نظارہ تو اودہیگا بلا سے جان جائے
ہو جو گردن زیر خنجر آنکھ قاتل کیطرف

ہین تو خود سمجھا ونگا اکدن نگاہ غیظ سے
دیکھتے کیا ہو بھلا مجھ نقش باطل کیطرف

مجھپہ کیا موقوف آئینہ تلک حیران ہے
جبسے دیکھا ہے ترے حسن و شمایل کیطرف

تخم الفت کا وہ بویا چاہتے ہین کیا عجب
رخ ہے تیرے جانب نظر ہے مزرعہ دل کیطرف

کیا سمجھکر دل ہم اپنا دین تمہاری زلف پر
کوئی دیوانہ بھی جاتا ہے سلاسل کیطرف

رسم یہ بھی خوب ہے ان قاتلونمین بعد قتل
دیکھتے پہر کر نہین ہین لاشہ بسمل کیطرف

حشر مین جھگڑا پڑیگا جبکہ حسن و عشق کا
جانب گل آپ ہونگے مین عنادل کیطرف

کہتے ہین زاہد جنہون نے خدا بھی کچھ گناہ
جب فرشتے دیکھتے ہین چاہ بابل کیطرف

تھپڑے کھاتا ہون ابھی تو بحر غم مین آنکے
دیکھون کب لیجاتی ہے تقدیر ساحل کیطرف

کچھ تو لے حیرت تمہین زاد سفر کی فکر ہو
تمکو جانا ہے بڑی دشوار منزل کیطرف

مائل ہون [illegible] یاد کیطرف
دیکھین اگر وہ مجھ دل ناشاد کیطرف

سارا جہان ہے اوس ستم ایجاد کیطرف
اک بیکسی ہے کشتۂ بیداد کیطرف

دیوانہ جانتے ہین جو زنجیر زلف کا
ہنستے ہین مجھکو دیکھکے جلاد کیطرف

کیا حال پوچھتے ہو دل ناصبور کا
مائل ہے اب تو نالۂ و فریاد کیطرف

دام بلا مین وہ بھی گرفتار ہو گئی
پہونچی مری نگاہ جو صیاد کیطرف

قمری بھی اپنے سرو گلستان کو بھول جائے
دیکھے جو میرے غیرت شمشاد کیطرف

جب سے سمجھ گئے مرے سودائے زلف کو
کیا کیا اشارے ہوتے ہین جلاد کیطرف

بوجھ کوہ پر نہین ماتم کا شور و غل
شیرین کی روح آئی ہے فرہاد کیطرف

پتھر پڑے ہین عقل پہ جنکے وہ بیخرد
جاتے ہین کوچۂ صنم آباد کیطرف

پہلے تو اپنے عشق سے دیوانہ کر دیا
اب دیکھتے نہین دل ناشاد کیطرف

کعبہ کی سمت بھی نکرینگے وہ رخ کبھی
جو پھر کے دیکھتے نہین اوستاد کیطرف

آئینہ وار خود بھی وہ حیران ہوتے ہین
جب دیکھتے ہین حسن خداداد کیطرف

جن جن کے دل مین باغ عدن کی تھی آرزو
سیدھے گئے وہ گلشن شداد کیطرف

مجھ مبتلا کو دیکھکے بولے خدا کی شان
انسان کا عشق مجھ سے پریزاد کیطرف

کہتے ہین اسکو شوق اسیری کہ بعد مرگ
بلبل کے پر بھی اوڑتے ہین صیاد کیطرف

ہر دم شگفتہ رہتا ہے دل اے گل مراد
مائل ہوا ہے جب سے تری یاد کیطرف

پڑھتا ہے دل مین صانع قدرت کا شیفتہ ہی
جب دیکھتے ہین عالم ایجاد کیطرف

ایما ہے انکے تیغ ابرو کا ہر گھڑی
گردن جھکا کے آئے جلاد کیطرف

شیرین کے دل مین بھی تھا اک درد تازہ تجھ
جب دیکھتی تھی تیشۂ فرہاد کیطرف

حیرت خدا کی شان کی کچھ انتہا نہین
تا حق ہے غور عشق کی بنیاد کیطرف

حیرت تو چاہتا ہے کہ کعبہ کی راہ لے
لیکن نظر ہے صاحب ادا کیطرف

کون کہتا تھا کہ جا چاہِ زنخدان کیطرف
دل دیوانہ گیا آپ سے زندان کیطرف

جب بہار آتی ہے تب کنج قفس مین بلبل
نظر یاس سے تکتی ہے گلستان کیطرف

میرے نزدیک حسینون مین مروت ہی نہین
یہ پریزاد نہین دیکھتے انسان کیطرف

وحشیو مژدہ علامت ہے بہار آنے کی
خود بخود ہاتھ لپکتا ہے گریبان کیطرف

ننگ و ناموس و محبت کو ڈبوتا ہے جسے
دیکھتا ہے وہ ترے چاہ زنخدان کیطرف

او کماندار ترے تیر مین تسخیر ہے کیا
دل کھنچا جاتا ہے کیون ناوک مژگان کیطرف

مذہب عشق سے راضی ہے ہمارا دلبر
نہ تو ہندو کی طرف ہے نہ مسلمان کیطرف

وحشی چشم یہ کہتے گئے آبادی سے
کوئی کھینچے لئے جاتا ہے بیابان کیطرف

زندگی ہی سے ہین سب یار سمجھ لو حیرت
کوئی آتا نہین پھر گور غریبان کیطرف

قصیدہ نعت

جو دل کہ رہے سرور عالم سے موافق
وہ شاد رہے ہو نہ کبھی غم سے موافق

جو جو کہ مسلمان ہین دیندار جہان مین
رہتے ہین وہی اپنے مقدم سے موافق

روتی ہے غمِ شاہ مین جو شبنم گریان
وہ بھی ہے ہوے دیدۂ پرنم سے موافق

ہے آپکا رخ حلقۂ کاکل مین نمایان
یا مہر ہے اس گیسوئے پرخم سے موافق

کرتے ہین کبھی دیدۂ بیمار سے مولا
یہ آہوے وحشی بھی ہین اس رم سے موافق

قطعہ

شاید ہے اونہین نارِ جہنم سے بہت ربط
جو لوگ نہین سرورِ عالم سے موافق

مردود سمجھتے ہین اونہین احمدِ مرسل
جو جو کہ نہین حضرتِ مریم سے موافق

عشق شہ دین جب سے رگ و پے مین سمایا
تا زیست رہیگا وہ مرے دم سے موافق

بے شرم ہین اسوقت مین اب لوگ کچھ ایسے
آدم سے تو ہین پر نہین آدم سے موافق

جو منکر تعظیم پیمبر ہوے مردود
ہم اونمین نہین اور نہ وہ ہم سے موافق

حیرت نکرو دل مین غمِ عشرتِ دنیا
شادی وہ نہین جو کہ ہو ماتم سے موافق

قصیدہ

کیون نہ دریاے صداقت کے ہون گوہر صدیقؓ
جنکو فرمایا گئے شافعِ محشر صدیقؓ

نامور اس سے ہوے بعد پیمبر صدیقؓ
بانئے دین وہ تھے دین کے رہبر صدیقؓ

راست گو راست زبان راست بیان راست روش
باغ اسلام مین تھے رشکِ صنوبر صدیقؓ

وہ کشش کیجیے جس سے درِ مولا دیکھون
اب نہ تڑپائے مرا دل مضطر صدیقؓ

ذوالفقار دو زبان دی تو پیمبر نے اونہین
تھے مگر تیغ ید اللہ کے جوہر صدیقؓ

نور ایمان چمکتا تھا مسلمانون کا
وعظ فرماتے تھے جدم سر منبر صدیقؓ

طائر کفر اوڑ لیتے تھے علیٰ وقتِ جہاد
تھے وہ شہبازِ خدا اونکے تھے شہپر صدیق رض

قلبِ مومن ہین یہی آتے ہین حفاظت کیلیے
کعبۂ دل مین رہا کرتے ہین اکثر صدیق رض

قطعه

جب ہوا غلبۂ کفار تو حکمِ رب سے
ساتھ مولا کے گئے غار کے اندر صدیق رض

ظلمتِ کفر مٹانیکا جو وقت آ پہونچا
تیغ کیطرح ہوے میان سے باہر صدیق رض

شرمگین نافۂ تاتار ختن ہوتے ہین
جب کھلی رکھتے ہو تم زلفِ معنبر صدیق رض

انکی باتون سے خجل ہوکے یہ کہتے تھے شقی
اہل تاثیر ہو تم یا کہ فسونگر صدیق رض

ہونگے ہمراہ بہت تشنہ لبانِ اسلام
خلد مین جائینگے جسدم لبِ کوثر صدیق رض

بحرِ فانی سے ہوے پار کنارہ کرکے
تھے جو دریاے حقیقت کے شناور صدیق رض

فیض سے اونکے عبادت ہے مسلمانو نمین
دولتِ دین سے تھے ایسے تونگر صدیق رض

بوے اسلام تھی ہر عضو بدن مین اونکے
گلشن دہر مین تھے مثلِ گلِ تر صدیق رض

کیون نہ مقراضِ اجل اونکو سمجھے کافر
طائر کفر کے کاٹا ہی کیے پر صدیق رض

پیر اسکو جب سمجھنے تھے مسلمان اونکو
رہتے تھے دائرۂ دین کے اندر صدیق رض

زندگی تنگ تھی یا فرقتِ مولا کا الم
عمر بھر رویا کیے بہرِ پیمبر صدیق رض

اونسے راضی ہوا اسدرجہ خداوندِ جہان
گئے جنت مین مع خویش و برادر صدیق رض

سرخ رو اپنا دکھادو تو خجل ہو یہ شریر
ناز کرتا ہے بہت لالۂ احمر صدیق رض

دیکھکر ہیبتِ حق رخ پہ یہ کہتے تھے عدو
جان کی خیر ہو آتے ہین دلاور صدیق رض

جو کوئی پوچھتا ہے ختم خلافت کسپر
دیکھتے تھے [illegible] صدیق رض

تمنے دل شاد کیے جملہ مسلمانون کے — تمسے خوشنود رہے خالق اکبر صدیقؓ

دینداران جہان تابع فرمان رہے — فوج اسلام مین تہے صاحب لشکر صدیقؓ

ہین وہ روشنگرِ ایمان مسلمانونکے — فلکِ دین کے ہین مہر منور صدیقؓ

واہ رے خوف و ادب خدمت شاہ دین مین — جب گئے شعلہ صفت کانپتے تہر تہر صدیقؓ

قطعہ

عمر بہر خدمت سرور مین رہے بعد فنا — جا لیے مرقد مولا کے برابر صدیقؓ

کیون نہ توقیر کرین جملہ مسلمان انکی — مرقد شہ کے ہوے خاص مجاور صدیقؓ

تمنے تو روضۂ اقدس مین سعادت پائی — تمکو کیونکر نہ کہین اہل مقدر صدیقؓ

اہل دین اسلیے سمجھتے ہین کہ لاریب ہو تم — تابع حکم نبی عاشق داور صدیقؓ

پہونچون مین روضۂ مولا پہ دعا اسلیے کرو — کہ طلب میری وہان ہووے میسر صدیقؓ

اب دعا مانگ یہ درگاہ خدا مین حیرت
مجھکو پہونچا وہین رہتے ہین جہانپر صدیقؓ

مین ہون کہ نہون اور کسی کام کے لائق — ہو جائے زبان میری ترے نام کے لائق

سر تا بقدم مین تو ہون الزام کے لائق — پر ذات تری ہے کرم عام کے لائق

یا مجھکو مفر ہو غم دنیا سے الٰہی — یا صبر ملے گردش ایام کے لائق

فرماتے ہین کسوقت رخ و زلف دکھائین — تو صبح کے لائق ہے نہ ہے شام کے لائق

میرے دل صد چاک کو کہتا ہے ستمگر — شانہ ہے مری زلف سیہ فام کے لائق

اسکا خم گیسو مین پہنسانا ہی بجا تہا — یہ طائر دل تہا ہی [illegible] دام کے لائق

جب پوچھیے کیوں ہم پہ توجہ نہیں ہوتی — کہتے ہیں نہیں ہم ہوس خام کے لائق

آنے نہیں مرے گھر کے تکلف ہے تو اچھا — ہے دل میں جگہ آپ کے آرام کے لائق

دن رات رخ و زلف کے نظارے میں گذرے — ہو آنکھ تو ایسی سحر و شام کے لائق

معمور کیے جاتے پیمانۂ دل کو
حیرت مے وحدت ہے اسی جام کے لائق

کیونکر ہو ابھلا ہمرے رنج و الم میں فرق — اب تک نہیں ہے آپکے جور و ستم میں فرق

تم ہو جفا پسند تو ہم ہیں وفا شعار — دل میں کرو خیال جو ہے تم میں ہم میں فرق

روتے ہیں رات دن یہ فقط تیرے غم میں — ہے ابر میں اور مری چشم نم میں فرق

کہتے ہیں جسکو رام اوسیکو رحیم بھی — اپنے سمجھ میں کچھ نہیں دیر و حرم میں فرق

پلٹے نہیں اب اوسکو جو اگلی نگاہ تھی — کچھ آج کل ہے آپکے لطف و کرم میں فرق

ہاں جس سخن پہ کی تھی اوسی کو نہیں کیا — نزدیک آپکے نہیں لا و نعم میں فرق

کتنوں کو بار بار کے سید بنا دیا — آیا مگر نہ زلف تری پیچ و خم میں فرق

ہو عدہ خلاف کہتے سے ناراض کیوں ہوے — کیا آپکے ہوا نہیں قول و قسم میں فرق

تقدیر کا لکھا کبھی حیرت مٹا نہیں
ہوتا نہیں نوشتہ لوح و قلم میں فرق

قصیدہ نعت

ظلم غیروں کے سہیں اے شہ ذیشان کب تک — ہیں پریشان زمانے میں مسلمان کب تک

آپکے عشق جنون خیز سے اے شاہ زمن
دیکھوں بچتے ہیں مرے جیب و گریبان کب تک

اپنی جی پہ فراق شہ دین ہیں ابتو
تو ستائیگی مجھے اے تپ ہجران کب تک

میں مدینہ میں پہونچ جاؤنگا مولا کسدن
ایک جا ہونگے بہم مور و سلیمان کب تک

آپکے گیسوے مشکین کی ہے مشتاق نگہ
نظر آئیگی اسے شام غریبان کب تک

زور کفار ہے آثار قیامت ہیں عیان
دیکھیں آباد رہے عالم امکان کب تک

پڑ گئی پنجۂ ظالم میں شہا خلق خدا
دیکھیے رہتا ہے کس شخص کا ایمان کب تک

اب مدد آپکی درکار ہے اے سرور دین
میں زمانے میں رہوں بے سر و سامان کب تک

جس خیابان میں پھولے ہیں گل باغ نبی
نظر آئیگا الٰہی وہ گلستان کب تک

ابتو ہے زندگی و موت میں جھگڑا دیکھیں
دو نو رہتے ہیں بہم دست و گریبان کب تک

کھینچ لے آپکا اب مجھکو کمند گیسو
میں رہوں آپکی فرقت میں پریشان کب تک

ناطقہ بند کیا سنگ حوادث نے حضور
دیکھوں جاتا ہوں سوئے شہر خموشان کب تک

آپ تشریف ادھر لائینگے کس روز جناب
ہوگا آباد مرا کلبۂ احزان کب تک

درخشے چشم کو لے باد شہ جن و بشر
نظر آئیگا مدینہ کا بیابان کب تک

منصفی شرط ہے سو لیکے مرآت جمال
خود ہی فرمائے حیرت رہے حیران کب تک

نالے شب فرقت میں گئے ہیں نہ سحر تک
کچھ عیب نہیں جانے میں اغیار کے در تک

اللہ رے غفلت نہ ہوی تمکو خبر تک
ہاں اسمیں تو غیرت ہے جو آوے گی گھر تک

قاصد یہ پتا کوچہ قاتل کا رہے یاد
جانبر نہیں ہوتا کوئی واں بد نظر تک

پھنس جائینگے لاکھوں ترے اس دام میں یعنی
کچھ ختم نہیں زلف کا سودا ترے سر تک

سنتے ہو جو تیغ نگہ یار کی شہرت
موقوف ہوئی جاتی ہے مجھ سینہ سپر تک

کچھ اونکی نزاکت نہیں گردن ہی سے ظاہر
کھل پڑتا ہے جوڑا تو لچکتی ہے کمر تک

منزل لقب ہے مشہور کرہی ملک عدم کی
ہم ایسی مسافر کہ نہیں زاد سفر تک

ہو گو ہر یکتا تو رہے پاس حیا بھی
توقیر گہر کی ہے مگر آب گہر تک

دیکھے رخ روشن کی تجلی کوئی کیونکر
جلتے ہوں جہاں طائر نظارہ کے پر تک

اللہ رے سوز غم فرقت کے شرارے
وہ آگ لگی دل میں کہ جلتا ہے جگر تک

اس نالہ بیکار سے کیا فائدہ حیرت
کچھ بھی جو اثر ہو تو وہ اٹکے نہ اوپر تک

کہا بلبل نے دیکھا کیا ہے تر شیون تک
چمن میں آتش گل سے جلا میرا نشیمن تک

فروغ حسن الٹا ہے پر پروانہ جلتے ہیں
پہونچتا ہے کہاں لعل و لبوں کے روئے روشن تک

یہی گر عشق امروز ہے تو ہم خوش ہیں تہ تیغ
جو آب تیغ کی آئی کسی دن تا بہ گردن تک

جنوں کے جوش میں کہ سینہ چاک سے ہو آ
گریباں پر پڑا جب ہاتھ تب پہونچا دامن تک

متاع صبر کھو بیٹھے رقیباں سیہ روئی
تمہاری راہ دو ہے [illegible]

[illegible]
فروغ آتش گل سے جلا جاتا گلشن تک

[illegible]
نگاہ شوق کی ہے تاب جلنے تو چلمن تک

چھپے بنتے ہیں او سمیں اسمیں ہوتا دل ہے چاک
ہمارے سینۂ سوزاں سے نسبت ہے گلخن تک

تلون چھوڑ دو اب آدمیت پر نظر رکھو
یہ سب باتیں پریرو زیب دیتی ہیں لڑکپن تک

کہا کرتے ہیں عاقل چار دنکی چاندنی اسکو
زمانہ ناز بیجا کا اگر کچھ ہے تو جوبن تک

بیان شیخ کیا ہو خال ہندو بھی تو بھجن سے
تمہارا مصحف رخ دیکھکے بت بھی برہمن تک

ستمگر اب یہ حالت ہے ترے بیمار ہجراں کی
نہیں کچھ دوست پر موقوف پچتاتے ہیں دشمن تک

سنو اے حضرت دل تم جو اپنی خیریت چاہو
بچاو ان بانکے وضعوں سے نہ دیکھو ترچھی چتون تک

نہ سمجھو عشق میں اسکے فقط سنبل پریشاں ہے
تمہارے کاکل پیچاں پہ لہراتی ہے ناگن تک

قطعہ

کہا بلبل نے قیدی ہیں تری قسمت کی خوبی سے
قفس بھی وہ ملا ہمکو نہیں ہے جسمیں روزن تک

ہمیں لیچل وہاں اتنا تو کر صیاد سنتے ہیں
صدائے خندۂ گل آتی ہے دیوار گلشن تک

مزا صحرا نوردی کا پڑا ہے جب سے وحشت کے
بگولوں کی طرح ہم بھی نہیں رکتے ہیں مسکن تک

ڈراتا ہے ہمیں تاریکئ مرقد سے کیا واعظ
ہمارے داغ دلکی روشنی کافی ہے مدفن تک

بہار آفرینش جسکی ہے صحبت اوسے دیکھو
دلوں میں بیقراری ہے بتوں کے رنگ روغن تک

بعد مردن جب نہیں بیتابی آزار تک
ساتھ دے پھر کون ایسی منزل دشوار تک

بیاباں میں چلکر کبھی دیکھا نہ کوئی خار تک
تیغ ابرو سے تو گھونگھٹ کہاں کی تلوار تک

کیا ستاتی ہے کسی اسکی بھی چشم یار تک
نیند آتی ہی نہیں اب دیدۂ بیدار تک

کان تک پہنچے اپنے کوئی شعر ہے مستعار تک
نالۂ موزوں سے کیا پوچھے جو ہو سیفار تک

اب تو نظارے کا سد باب بھی منظور ہے
بند کرتے ہین وہ سارے روزن دیوار تک

ہمتو بیہوش ہو نہین تھے پر ہوئے حیران تھے
جلوہ رخ سے تو غافل ہوگئے ہشیار تک

آتش عشق بتان وہ ہے کہ جسکی آنچ سے
بچکے چلتے ہین ہمیشہ مرغ آتش خوار تک

رہرو ملک عدم کی چال کو بھی دیکھتے
آپ آجاتے اگر وارفتہ رفتار تک

کسطرح دیکھے کوئی ایسا فروغ حسن ہے
جلگیا نظارہ جاکر شعلہ رخسار تک

مجھکو کیا موقوف پروانون کی حالت پہلے
شمع کیصورت جلا ہو پہنچا جو بزم یار تک

سنتے ہین سب طائر رنگ اہو گیا وہ بادشاہ
کیا ہما پہونچا تمہارے سایہ دیوار تک

کیون بھلا الجھے ہین شیخ و برہمن آپکا
رشتہ الفت تو ہے تسبیح سے زنار تک

آبلہ پا کوئی کیا آیا تھا اے دشت جنون
خون کی رنگت نظر آتی ہے نوک خار تک

کچھ ملا ایکسی نہین مجھ تجلے جن بھی ہین
روے روشن کا تصور تو رہے نار تک

ہنسکے فرماتے ہین حسرت جانب مژگان نہ دیکھ
یہ سنان ناداں نکل جاتی ہے دل کے پار تک

قصیدہ نعت

جان ہو تن سے جدا جالسے تن زار الگ
پر مرے دل سے نہون احمد مختار الگ

آپکے حلقہ گیسو مین شہنشاہ زمان
جان ہے قید جدا دل ہے گرفتار الگ

جان آفت مین ہے اے سرور عالم اس سے
سر اگر دیجئے دنیا سے سروکار الگ

مبتلا کے مرض دیئے ہین اے رشک مسیح
مین تڑپتا ہون الگ نرگس بیمار الگ

فکر میری بھی رہے حشر مین اے اکرم / پئے بخشش جو گئے جائین گنہگار الگ

اوس گھڑی فکر مری بھی رہے اے سرور دین / تا سزا جب ہون جدا اور سزاوار الگ

پیسے دیتے ہین یہ مولا مجھے بار الٰہی / گردش بخت الگ گردش دوار الگ

تیغ آہن سے سوا تیغ تغافل ہے کڑی / اور تلوار و لسے ہے شاہ کی تلوار الگ

انبیا حشر مین ٹھہرینگے جہانپر مولا / اونکے مسکن سے بنیگا ترا دربار الگ

تیرے مشتاق لقا ہین تہ و بالا اے شاہ / انجم چرخ جدا دیدۂ بیدار الگ

زندگی وصل مین ہے شہ کی تو فرقت مین قضا / زیست کی شکل جدا موت کے آثار الگ

تیرگی اوسمین فقط گیسوے شہ عنبر بو / شب یلدا سے ہماری ہے شب تار الگ

دشمن جان ہین یہ دونون مرے اے سرور دین / قسمت بد کے سوا چرخ ستمگار الگ

وہ زبانی ہے مزا اور یہ آنکھونکی غذا / شربت قند سے ہے شربت دیدار الگ

انبیاؤ نمین تو ہین ختم رسل بھی حیرت
پر ہین منظور الٰہی یہ خوش اطوار الگ

ہو جائے بلکہ روح تن زار سے الگ / پر یار کو خدا نکرے یار سے الگ

کہا کہا کے غم جو مر کے ہوے یار سے الگ / کیسے پڑے ہین قبر مین لاچار سے الگ

کہتے ہین اسکو شوق اسیری کہ خود بخود / بلبل نے اپنے پر کئے منقار سے الگ

شاید اونہین کی باعث آرام ہو گئی / رہتی ہے نیند دیدۂ بیدار سے الگ

آتے ہین بہر فاتحہ خوانی جو قبر پر / پڑتے ہین پاؤن شوخی رفتار سے الگ

اک تو شب فراق پھر اوسمین خیال زلف
اندھیرے ہے اک اور شب تار سے الگ

کھٹکا جو ہے مرا کہین مجھکو نہ دیکھ لے
رہتے ہین اپنے روزن دیوار سے الگ

پہونچے فلک پہ یہ تو وہ آئے زمین پر
رہتی ہے برق آہ شرربار سے الگ

مجھکو یقین ہے تری رحمت کے سامنے
ہو جائینگے گناہ گنہگار سے الگ

دیر و حرم اوسکے ہین اے شیخ و برہمن
کافر سے وہ جدا ہے نہ دیندار سے الگ

اتنی سمجھ تو ہے کہ وہ ہمسے ہین برخلاف
دیوانے جلتے پھرتے ہین ہشیار سے الگ

دیکھا جو ہمنے رشتۂ الفت کو آپکے
تسبیح سے الگ ہے نہ زنار سے الگ

بھیجا عدم سے ہمکو جہان خراب مین
رہتے ہین آپ عالم افکار سے الگ

آرام بعد مرگ نہو پائے اسلئے
رہتی ہے موت بھی ترے بیمار سے الگ

معدوم کچھ کمر ہی نہین ہے دہن بھی ہے
اک اور ہے عدم کمر یار سے الگ

حربے ہین اونکے دو ہے خدا ہی پناہ دے
تیغ نگاہ ناز ہے تلوار سے الگ

حیرت وہین چلو کہ جہان ہے تمہارا دل
دل سے جدا نہو نہ دل آزار سے الگ

کیا کرے کوئی ہے اوسے پیار الگ
ہمارے دل سے ہوگا خیال یار الگ

گلون کی سیر تمہین ہمکو داغ دل پہ نظر
تمہارا باغ جدا اپنا لالہ زار الگ

کسیطرح سے نہ جائیگا ولولہ دل کا
گلونکے پاس سے بلبل رہے ہزار الگ

[illegible]
تمہارا شہر جدا ہے مرا دیار الگ

ہمیں نہیں ہیں فقط اونکی دید کے مشتاق
چمن میں نرگس شہلا ہے انتظار الگ

تمہیں پہ حصر ہے بتلاؤ منصفی ہے یہی
رقیب پاس ہیں اور جان نثار الگ

ستارہے ہیں یہ دو تو تمہاری فرقت میں
دل برشتہ الگ چشم اشکبار الگ

نہ پوچھو حال مری بادیہ نوردی کا
کہ آبلونکے سوا پاؤں میں ہیں خار الگ

رہو کنارے ہی دست جنوں سے ای حیرت
نہیں تو ہونگے گریباں کے تار تار الگ

قصیدہ نعت

قربان حضور پہ کیونکر نہ آئے دل
واقف تو ہے کہ آپ ہیں حاجت روائے دل

کب کا وہ عشق سرور عالم میں چل بسا
پہلو میں رہگیا مرا شوق لقائے دل

قطعہ

مرتے ہیں ابتو شہ پہ یہ دونوں بے فریق
دل مبتلائے جان ہے جان مبتلائے دل

ایسی کشش ہے سرور عالم کی اندنوں
جاتی ہے میری روح رواں بھی قفائے دل

جب تک رہے یہ جسم میں تم پر فدا رہے
مولا اسی لئے ہوی شاید بنائے دل

ہیں فدا جو سرور دیں پہ رہا کرے
دنیا میں پھر کوئی نہ اذیت اوٹھائے دل

سمجھا میں جب یہ سرور عالم سے ملگیا
دشمن مرا نہ تھا کوئی پہلے سوائے دل

بھٹکا پھر اشتیاق کے باعث یہ بیوقوف
ابتو یقین ہے کوئی دھوکا نہ کھائے دل

اے شاہ دیں تو نور الٰہی ہے بیگمان
ہو اور روشنی جو ترے لو لگائے دل

نالے ہیں بند کیا وہ غم شہ میں مر گیا
پہلو سے میرے اب نہیں آتی صدائے دل

تسکین دیتی رہتی ہے مولا تمہاری یاد
یہ بھی اگر نہو تو بڑا غل مچائے دل

پہونچائے جلد روضۂ شہ پر مرے رفیق
دلکی دعا قبول کرے اب خدائے دل

ہوگی تمام گور غریبان کی روشنی
چمکینگے عشق شاہ کے جب داغ ہائے دل

گھیرے جو عشق سرور عالم تو کیا کرے
صدمے سنبھالے اپنی کہ پہلو بچائے دل

مولا یقین ہے کہ پسند آئے آپکو
آئینہ جمال جو اپنا دکھائے دل

گھبرا کے عشق شہ مین وہ کب کا نکل گیا
پہلو مین اب ہے یاد اونہین کی بجائے دل

گلزار احمدی مین جو پہونچے کسیطرح
پہلو مین اپنے پہر تو نہ پہولا سمائے دل

جسدن سے زلف سرور عالم مین چلے پہنسا
بالکل اولجھ گیا ہے مرا ماجرائے دل

حیرت قریب روضۂ مولا نہ چل بسو
سمجھے تو ہو کہ ہین وہی مشکل کشائے دل

اک غم تو دیا اپنا دل زار کے قابل
کیا آنکھ نہ تھی جلوۂ دیدار کے قابل

بانٹے گئے جب شغل ازل مین تو بجز رنج
راحت کوئی ٹہری نہ گنہگار کے قابل

کافی ہے مجھے خنجر مژگان کا اشارہ
مین تیر کے قابل ہون نہ تلوار کے قابل

مرقد کے اندھیرے مین جو کام آئے تو جانین
یہ داغ جگر ہے تو شب تار کے قابل

اوسکے خط شبگون نے کیا حسن دوبالا
تھا ہی یہ دہوان شعلۂ رخسار کے قابل

جز واد و مکان مین تو نہ دیکھین تمہین اغیار
آنکھین ہین مری روزن دیوار کے قابل

دیکھا دل صد چاک او کہتا ہے ستمگر
شانہ ہے مری زلف دہواندار کے قابل

پیشانی پہ زیبا ہون نہ کیون ابروے خمدار | یہ لوح تہی اس مطلع انوار کے قابل

دل نذر ہوا پہلے ہی نظارہ مین حیرت
اب جان ہے وہ ہو کہ تہو یار کے قابل

جب گیسو تکو آپنے فرمایا دام دل | یادش بخیر ہمکو بہی یاد آیا نام دل
کیا جانئین کسطرف مرے پہلو سے چل بسا | اب بیقراریان ہین جہان تہا مقام دل
اس ظرف بے بہا کی تمہین قدر کچہ نہین | ابتک شراب وصل سے خالی ہے جام دل
اچہا ستائے کہ بڑا منتقم وہ ہے | ایسا نہو کہ تمسے بہی لے انتقام دل
لائی ہے جب سے نکہت گیسو تری صبا | اوسدن سے ہو رہا ہے معطر مشام دل
پہلو مین مرے چین سے بیچین کردیا | کرتے ہین کیا حسین یونہین احترام دل
کہتے ہین یار آو محبت ہے بدبلا | تمکو کرے خراب نہ یہ عقل خام دل
اوسکے بغیر ہے مرا اقلیم تن خراب | کیون آپ نے بگاڑ دیا انتظام دل
کیونکر نہ سر جہکے خم ابرو کے سامنے | اے سنکر وہی تو ہے بیت الحرام دل
کہتا ہے مجہکو یار کے اوپر فدا کرو | ہر وقت ہر گہڑی ہے یہی ہے کلام دل
لیل و نہار اپنے الگ ہین جہان سے | آنکہونکو صبح عید ہے رخ زلف شام دل
گہبرائے نہ کوچہ کاکل مین ڈہونڈ کے | سنتے ہین اوس جگہ ہے بڑا اژدہام دل

کہتے ہین ہمکو ضبط محبت کا لطف ہے
حیرت ترے طرح سے نہین ہم غلام دل

جسکو خدا ستائے وہ تم سے لگائے دل
پچتائے عمر بہر یہی کہہ کہہ کے ہائے دل

کیا پیچ و تاب کہاتی ہے عاشق کو دیکہکر
اس زلف بد بلا سے خدا ہی بچائے دل

جی تنگ ہو گیا ہے حسینوں کے ہاتہ سے
ابتو یہی دعا ہے کسی پر نہ آئے دل

سینہ میں جو دہڑک تہی وہ موقوف ہو گئی
کیا جانیں کیا ہوا نہیں آتی صدائے دل

دیکہا ہے جب سے زلف مسلسل کو ہمین نے
اولجہن مین پڑ گیا ہے مرا ماجرائے دل

وہ شے نہیں جو پیش نظر ہو کسیطرح
اے سنگدل تجہے کوئی کیونکر دکہائے دل

روتے پہ میرے ہنستے ہو خوف خدا نہیں
ایسا نہو تمہیں بہی تماشا دکہائے دل

درخواست کسکی تہی کہ ہمیں چاہئے ضرور
عاشق نہو کسیکے نہ صدمہ اوٹہائے دل

ہیں دلشکن تو لاکہوں ہیں دنیا میں دلربا
ہم اوسکو مانتے ہیں جو بگڑا بنائے دل

یوں تو گناہ گار ہیں ہم بہی بہت مگر
وہ تو بشر نہیں جو بشر کا دکہائے دل

جس شعلہ رو کو دیکہا یہ پروانہ ہو گیا
ہم جل کے خاک ہو گئے چولہے میں جائے دل

دل ہے پسند لیجے لیکن یہ شرط ہے
پہلو میں آپ رہئے ہمیشہ بجائے دل

حسرت خدائے پاک کے قربان جائیے
اوسکے سوا نہیں کوئی حاجت روائے دل

چمن میں آئے تو شوق لقائے یار میں گل
چراغ زیست نہو جائے انتظار میں گل

جگر جدا کے خوشی سے گندہے ہیں ہار میں گل
عجیب حیلہ سے لپٹے گلوئے یار میں گل

قفس میں بلبل نالاں ہو وائے تقدیر
گلو میں خار ہیں یا ہجوم خار میں گل

تمہارے دید سے محروم ہو گئے جب سے
امیدوار خزاں رہتے ہیں بہار میں گل

نظر میں نرگسی آنکھیں تو دل میں رخ کا خیال
کھلے ہوئے ہیں عجب باغ انتظار میں گل

قفس میں بلبل نالاں ہنسی تو ہنستے تھے
خدا نے کر دئے گلچیں کے اختیار میں گل

خزاں کے آتے ہی حب وطن نے جوش کیا
جہاں سے آئے تھے پہونچے اوسی دیار میں گل

پیام یار تو لائی ہے کیا نسیم سحر
کہ جھوم جھوم کے ہنستے ہیں شاخسار میں گل

عرق میں دیکھ رخ آتشیں کو بولی بہار
الہی آگ کہاں سے یہ آبشار میں گل

جلوس یار دو رویہ ہے باغ میں حیرت
ہیں اس قطار میں بلبل تو اوس قطار میں گل

داغ جگر سے اپنے نمایاں ہے رنگ گل
داخل ہے اوسمیں روح بھی مانند بوئے گل

حسرت سے کہہ رہی ہے قفس میں عندلیب
تقدیر دیکھیں کب ہمیں لیجا سوئے گل

خالی نہیں ہے لطف سے شادی و غم ترے
شبنم کا طرز رونے میں ہنسنے میں خوئے گل

کیا جانے کوئی قدر سوا ہے آپ کی
بلبل کی جیسے پوچھے کوئی آرزوئے گل

ہو لوکے ہار پہنیں گردن میں آپکی
باندھے ہوے ہے رشتۂ الفت گلوئے گل

ہرگز عرق نہ پونچھیے رخسار صاف سے
شبنم سے کچھ بگڑتی نہیں آبروئے گل

گلزار احمدی کو نہ حیرت چلے چلو
یہ وہ روش ہے جس سے کہ ملجائے بوئے گل

تو جو صیاد کے پھندے میں نہ آئے بلبل
بے بسی سے یہ تری جان بچائے بلبل

کیا گلستان مین خزان آئی جو گائے بلبل
باغبان کیون نہین آتی ہے صدائے بلبل

تو ہی گلشن مین بہت شور مچائے بلبل
سنکے نالے ترے صیاد نہ آئے بلبل

مین ترے گل کو جو دکھلاؤن گل داغ جگر
پہر وہ غیرت سے تجہے منہ نہ دکھائے بلبل

اوسکے رونے پہ ہنسے گل تو مری رائے ہے
ایسے بے رحم سے اب دل نہ لگائے بلبل

نظر آئے مرا گر وہ تو چمن مین ترے
نکہت گل کیطرح ہوش اوڑ آئے بلبل

باغبان آمد گلچین سے تو راضی کیون ہے
کیا غرض ہے کہ کبہی چین نہ پائے بلبل

کا نہین عشق مزا جو نکے خوش آئی اگر
اک پپیہے کی صدا ایک نوائے بلبل

کیا گل تر کی تمنا ہے کہ ہو حجب خدا
نہ کرے عشق نہ تکلیف اوٹہائے بلبل

لطف کیا ہے جو گلون مین نہ ہی بو وفا
اب مناسب ہے گلستان مین نہ جائے بلبل

چہچہے بہول گئی سنتے ہی منقار ہے بند
میرے نالے بہی ہین کیا ہوش ربائے بلبل

بیوفائیکا مزا تمکو مجہے لطف وفا
ہوس گل ہے تمہین مین ہون فدائے بلبل

زندگی جسکے تعلق ہے وہ گل باغ مین ہے
آشیان اور کہان جاکے لگائے بلبل

سیر گلشن کو گیا کل بیچارہ مرا
آج پہرتی ہے بہت آنکہہ چرائے بلبل

باغ مین اور بہی طائر تہے ہوی کسکی نمود
عشق گل ہی نہ ہے نشو نمائے بلبل

اوسکی آواز حزین اور مین عاشق تن جون
کوئی کہدے کہ مرا دل نہ دکہائے بلبل

سنتے ہین نالہ موزون کا بہی دعوے ہے اوسے
ہمسے آکر تو ذرا آنکہہ ملائے بلبل

[illegible]
گل کے دل مین بہی ہے [illegible] بلبل

باغ عالم میں خوش آواز تو مشہور رہی
پر کبھی نالہ سوزون نہ سنائے بلبل

آتش گل سے وہ اشکو نسے بجھائے پہلے
پہلے اپنے تو پر و بال بچائے بلبل

ہو اگر ضبط محبت تجھے حیرت کیطرح
تو یقین ہے تری امید بر آئے بلبل

قصیدہ نعت

ملین اگر شہِ دین آپکے مزار سے ہم
تو چھوٹ جائین زمانے کے انتشار سے ہم

اب اپنے پاس طلب کیجیے شہِ کونین
بتنگ آگئے ابنائے روزگار سے ہم

کشش دکھائے اگر سرزمین مدینہ کی
تو بالیقین نکلجائین اس دیار سے ہم

کل مراد نہین یان کسیطرح سے مفر
تمہین نکالو تو نکلین ہجوم خار سے ہم

ہین دو جو مردم شہ زیر خنجر ابرو
صفات پوچھینگے اب انکی ذوالفقار سے ہم

ہمارے غنچہ دل سے یہ کیو پوچھی شہ دین
ہمین ملی تو او چلے جائینگے بہار سے ہم

اگر نصیب ہین دار الامن مدینہ ہے
تو جا ملینگے اوسی شہر و شہریار سے ہم

نہ زور پاؤن مین مولا نہ پاس زاد سفر
ہر اک طرح سے ہین مجبور اختیار سے ہم

نکال دیجیے اے شاہ آرزوے وصال
ہلاک ہون نہ کہین عمر بیقرار سے ہم

سنبھال لیئے ہمین اب آپ سرور عالم
گذر گئے ہین زمانے کے اعتبار سے ہم

کیا ہے آپ کی الفت نے جبسے دیوانہ
نظر میں اہل جہانکے ہین بیوقار سے ہم

دم اخر کی ہین سختیان کڑی مولا
بچائیے تو بچین وقت احتضار سے ہم

سوئے مدینہ اگر لیچلے ہمیں تقدیر
تو باز آئیں ابھی ہند کے دیار سے ہم

ہمیں جو لوگ کہیں شاہ دین کا دیوانہ
تو دل میں خوش ہوں کہ بہتر ہیں ہوشیار سے ہم

بلائے ہمیں جنت میں لے شہ ابرار
کہ ابتو تنگ ہیں دنیائے نابکار سے ہم

کوئی بگولہ مدینے چلا اگر **حیرت**
تو خاک ہو کے ملینگے اوسی غبار سے ہم

او تند خو ہوئے ترے عاشق کہاں سے ہم
جو دل میں ہے وہ کہہ نہیں سکتے زبان سے ہم

پہونچائے اب خدا ہمیں آئے جہان سے ہم
عاجز ہیں اس زمین سے اس آسمان سے ہم

مہمان چند روزہ کی دعوت نہ ہو سکی
شرمندہ ہو کے رہ گئے عمر رواں سے ہم

باغ جہاں میں ہم ہی تھے کیا لائق خزان
ملتا کہیں تو پوچھتے اوس باغبان سے ہم

اک عمر سے تو دختر رز کے ہیں تاک میں
کیا سر اوٹھائیں خدمت پیر مغان سے ہم

خلقت یوہیں ہوئی ہے نہیں اسمیں اختیار
ہمسے خزان گریز کرے یا خزان سے ہم

اوٹھتے نہیں ہیں بستر غم سے کسیطرح
ایسے گران ہوئے ہیں تن ناتوان سے ہم

چپ بیٹھینگے اوسکو جسنے کہ پیدا کیا نہیں
اب تنگ آگئے ہیں جفائے بتان سے ہم

آکر عدم سے گلشن ہستی میں مثل گل
پژمردہ ہو کے جاتے ہیں اس بوستان سے ہم

حیرت کا ذکر جب اونسے تو کہتے ہیں
جانے دو بولتے نہیں اوس بدگمان سے ہم

مجال کیا جو کریں عذر حکم یار میں ہم
دل اوسکے قید میں ہے دل کے اختیار میں ہم

جب اتنا فصل ہو پہر وصل کی ہے کون سبیل
دیار عیش مین وہ ملک انتظار مین ہم

ہے قول یار جو ہوتا ہے خوش نما معلوم
نہین شباب وہ ہین پردہ بہار مین ہم

نہ کچھ کہینگے چلو اٹھو ہٹگیا جھگڑا
تم اپنے گھر مین رہو اپنے انتشار مین ہم

جو ہونگے جلوہ نما آپ پردہ گل مین
تو زیر سایہ رہینگے لباس خار مین ہم

اگر لباس محبت مین جاگزین نہین
تو ذلین آئکے ہین پردہ غبار مین ہم

قصور کسکا کہین اپنی تیرہ بختی سے
پڑے ہین کاکل پیچان کے انتشار مین ہم

ہر ایک پہول مین دیکہا تمہارے عشق کا داغ
گئے جو سیر کو اکروز لالہ زار مین ہم

پکارا دست جنون کو یہ دم خفا ہوکر
اولجھ گئے ہین گریبان کے تار تار مین ہم

مدد کو آئینگے ہو لادم اخیر ضرور
او نہین پکارینگے جب وقت احتضار مین ہم

تمہارے بندے ہین دل سے کوئی کہین پوچھے
جو کہہ رہے ہین کہینگے یہی مزار مین ہم

جسے سمجھتے تہے اپنا وہ دوست اوسکا ہوا
خراب ہو گئے اس دہر کے اعتبار مین ہم

سنا جو مرتا ہے حیرت تو بولے سمجھ کے
محل نہین ہین کسیکے کشود کار مین ہم

خراب حال ہین ان گلرخونکے پیار مین ہم
بہ رنگ داغ ہین ہستی کے لالہ زار مین ہم

پکاری روح رہینگے نہ جسم زار مین ہم
کہ دل کے ساتھ [illegible] کے ہین انتشار مین ہم

لگی تہی زیست مین اللہ رے عشق کی ٹہوکر
[illegible] بہی تڑپتے رہے مزار مین ہم

نہین ہے دلمین کدورت یہ آپکے ہرگز
[illegible] دیکھتے ہین پردہ غبار مین ہم

کیا ہے زرد ہمین ایک گل کی الفت نے — برنگ برگ خزان دیدہ ہین بہار مین ہم

کہا یہ دل نے کہ جی چاہتا ہی افزون ہو — ہمارا غم رہے پہلو مین زلف یار مین ہم

نحیف و زار ہوے ایسے عشق مژگان مین — دیا ان تلک کہ کھٹکتے ہین چشم یار مین ہم

چمن مین روتی ہے انجام سوچ کر شبنم — شگوفہ کو دیکھ کے ہنستے ہین سب بہار مین ہم

لٹا دے کھولکے آغوش کس خوشی سے لیا — جو مر گئے ہوس بوسۂ کنار مین ہم

کبھی نہ جا سکے ان سے وفا تو پھر کیسی — ہزار حیف کہ ہین لگے اختیار مین ہم

کوئی چھپا نہین تیرا نہان ہو سکے [illegible] — ستم اوٹھائے [illegible] مین ہم

جو پوچھین کوچہ جانان کہ تیر کیا ہے [illegible] — [illegible] مین ہم [illegible] یار مین ہم

کہان زیست ہے جب روح ہے طلسم نما — [illegible] مین [illegible] بہار مین ہم

جو پوچھا طائر دل پر ہے کیا تو ہمین — [illegible] مین ہم

پس فنا بھی نہ آئے وہ قبر پر حیرت
تمام عمر رہے جنکے انتظار مین ہم

کب سے بچھڑی اوس گل سے سوکار ہے شبنم — کس دن سے مصیبت مین گرفتار ہے شبنم

کیون روتی ہے کیون حال ترا زار ہے شبنم — کیا میری طرح عشق کا آزار ہے شبنم

مجھکو تو ہوا کے مژۂ یار ہے شبنم — کچھ تیرے بھی دل مین خلش خار ہے شبنم

تیرا بھی ہے دل کیا کسی بیدرد کی بس مین — یا تو مری آنکھون کی مددگار ہے شبنم

جو مجھکو رولاتا ہے گلستان جہان مین — کیا تیرا بھی دشمن وہ ستمگار ہے شبنم

اوسکو نہ ستائے گل رعنا کہ ہماری
ہمدرد ہے ہمراز ہے غمخوار ہے شبنم

ڈرتا ہوں میں جس گل پہ نہیں کوئی خبردار
ہاں ایک مری واقف اسرار ہے شبنم

غش کھا کے بھی گرتی ہے تو اکثر رخ گل پر
بیہوش سنبھلنے کو ہشیار ہے شبنم

ہیں عاشق کاکل ہوں تو ہے مائل رخسار
کیا میری طرح تیری طلبگار ہے شبنم

دنکو تو گذر رہتا ہے خورشید و شبونکا
گلشن میں فقط شب کی گنہگار ہے شبنم

آمد ہے یہ کسکی کہ جو تو فرش زمین ہے
کس شوخ کی وارفتہ رفتار ہے شبنم

دیکھا جو اوسے نوک پہ کانٹوں کے تو بولے
کیا جرم کیا ہے جو سر دار ہے شبنم

اب بعد ترے دیدہ گریاں کا نمونہ
یا شمع ہے یا ابر گہربار ہے شبنم

یہ رعلی کہ خود کو ہمہ تن آپ بنایا
معلوم ہوا جان سے بیزار ہے شبنم

مکار سمجھکر تجھے ہنستا ہے گل تر
یہ سچ ہے تو رونا ترا بیکار ہے شبنم

کیا پوچھتی ہے حال مرا تیری طرح سے
مجھکو بھی تو اب زندگی دشوار ہے شبنم

حیرت پس مردن بھی غمخوار ہیں دونوں
یا شمع ہے یا رونیکو تیار ہے شبنم

قصیدہ نعت

وہ مسلمان نہیں اوسکو عقیدہ ہی نہیں
جسکے دلمیں ہوس احمد مختار نہیں

ہم سمجھتے نہیں انسان اوسے اکبر دین
جو بشر آپکی الفت کا سزاوار نہیں

دم آخر ہے مرا اب تو مدد ہو شاہ
روز کے درد و الم زیست کے آثار نہیں

کسطرح روضۂ اقدس کی زیارت ہو نصیب — زادرہ پاس نہین طاقت رفتار نہین

کل مسلمانونکو ہے سرورِ دین سے لگاؤ — وہی کافر ہین جنہین تمسے سروکار نہین

ہین مسلمان شہِ دین رحم وکرم کے لائق — ہان مگر منکرِ تعظیم سزاوار نہین

اوسکو سب صید اجل جانتے ہین کشتۂ دین — جو ترے دام محبت مین گرفتار نہین

مین گرفتار بلا آپ ہین دافع بلا — مجکو مشکل ہے بہت آپکو دشوار نہین

تم دعا دو مجھے مولا تو خدا رحم کرے — اور دنیا مین مرا کوئی مددگار نہین

مجھ گنہگار کی لین آپ خبر شاہ زمان — جنس بیکار کا اپکوئی خریدار نہین

میری حالت پہ نہین کیون نگہ لطف وکرم — کیا محبت مجھے اے سیدِ ابرار نہین

کون ہے مرضئ خالق ہو اخرت کا رفیق — آپکا دوست خدا کا بھی گنہگار نہین

دل تو پہلے ہی دیا باقی ہے اک جان عزیز — وہ بھی حاضر ہے مجھے آپسے انکار نہین

آپکے عشق جنون خیز مین سلطان جہان — بیخودی جسپہ نہ تھی ہو وہ ہشیار نہین

شہ کے دیوانے بھلا منہ کو چھپائین کسسے — اور نکے تو دامن عصیان مین کوئی تار نہین

دیکھکر آپ سولے کو کہیگا الله — یہ گنہگار نہین لائق اظہار نہین

کیون نہ مشتاق رہین مدینے کے اکثر دو — میری آنکھین ہین یہ کچھ نرگس بیمار نہین

اسکے کیون روشنئ چشم ہو اہل بصیرت — یہ شب گیسوے سرور ہے شب تار نہین

داغ ... ہین اسے سرور عالم کس — ہند مین کوئی ہمارا مونس و غمخوار نہین

کون ... ہے سوا آپکے اہل کرم — اب زمانہ مین کوئی صاحب اثار نہین

وہ نہین فرقۂ اسلام مین داخل حیرت
جو دل و جان سے فدائے شہِ ابرار نہین

بولے وہ عکس رخ کو جو دیکھا شراب مین
اک اور آفتاب ہے اس آفتاب مین

وہ نور چہرہ مین ہے نہ ہے ماہتاب مین
ہم کیا کہین کہ کل کسے دیکھا ہے خواب مین

سنئے زبان سوچ جو کہتی ہے آب مین
ہے عمر بے ثبات کا نقشہ حباب مین

سنتے ہین کس سکوت سے وہ حال دل مرا
گویا زبان نہین دہن لاجواب مین

گھبرا کے دل ہوا دم رخصت تمہارے ساتھ
ہمکو یہین پہ ہو گیا اضطراب مین

اونکو تم اپنا فتنۂ قامت دکھا ندو
جن جن کو گفتگو ہے قیامت کے باب مین

سنبل اوگا ہے عاشق کاکل کی قبر پر
مرنے کے بعد بھی ہے اوسی پیچ و تاب مین

اونکے پسند طبع ہوا اسکا کیا سبب
شاید ہمارے دل کا مزا ہے کباب مین

زلفون مین آپکا رخ روشن نہان نہین
ہے آفتاب ابر سیہ کے حجاب مین

یہ بھی عجب ہے کہ پانی مین عکس ...
فانوس مین ہے شمع کہ رخ ہے نقاب مین

صورت گرِ ازل نے جو پتلے بنائے ہین
سبھی ڈوبو ڈوبو کے بتونکی شراب مین

اس طرح سے عشق انھین بھی ہوا ...
یہ بھی ہے کوئی دور ترے انقلاب مین

کیا پوچھتے ہو دیدۂ گریان کا ماجرا
دریا سما گیا ہے سمٹ کر حباب مین

ہنستے ہو ... سامنے غیر ... بیٹھ کر
کیا سلطنت حیا نہین ہوتی شباب مین

راضی ہین ہم اوسی ...
زاہد رہین خیال عذاب و ثواب مین

بولے جو رحم آیا اسیران زلف پر
انکو خدا نے ڈالدیا کس عذاب مین

سمجھے ہو جس کو برق وہ ہے آہ شعلہ ور
رہ رہ کے کوندتی ہے جو اکثر سحاب مین

اے یار چار دن کی ہے چاندنی تو کیا
یونہین سدا ہے تو فراز شباب مین

جیسے کہ عاشقون مین ہوا غیر کا شمار
ہم ہر خشک بھی نہین لوگونکے حساب مین

اب وہ سمجھ گئے ہین نہین ہم سا دوسرا
دلمین یہ ہے کہ آئینہ رکھدون جواب مین

دل جسنے چھین لیا تھا تیرے وہ تری
حیرت ہے الجھا ہے اور ہی بانکپن

کیا یہ لڑاتا ہے رشک گلستان [illegible]
سنبلستان ہے کہ عکس زلف پیچان پانو مین

عارض [illegible] مین فصل [illegible]
[illegible] پانو مین

آئینہ کی قدر کھو دی ساقی [illegible]
[illegible] پانو مین

ہین تو کیا میری محبت کیا [illegible]
[illegible] پانو مین

جو گرا قطرہ عرق کا در یکتا ہو گیا
[illegible] ایسا بنگیا ہے آپ نیسان پانو مین

پھول ہے سورج مکھی کا یا طلائی [illegible]
تم پہ کیا پھبتے ہو اے رشک گلستان پانو مین

رات دن چلتی ہی رہتی کبھی تھمتی نہین
کتنی طاقت رکھتی ہے عمر گریزان پانو مین

اوس سراپا نور پر رہتی ہے جو دے فدا
گر کے ماتھے سے لپٹجاتی ہے افشان پانو مین

نیر تابان کی بھی آنکھین جھپکتی ہین جہان
وہ تجلی ہے تمہارے نور افشان پانو مین

اونکے قدمون تک جو پہنچا پھر نہ پہنچا کبھو
دیکھ لے رنگ حنا تیرے زندان پانو مین

ہے بلا آئی پری کس شے کی ہے جلوہ گری
استخوان روشن ہیں یا شمع شبستان پائے کفن

لالہ ہوتا ہے خجل شرمندہ ہوتی ہے شفق
مہندی ملتا ہے جو میرا احسب جان پائے کفن

تو ہوئے شہید ہوتا ہے اوس کی زلف سے پیچان سے پیدا
بیڑیاں پہنے گا کیا آ کر طاہر جان پائے کفن

سب کہتے ہیں ہے جو وحشی ہوئی ہے شکستہ
بوجھ سے سودا سر میں ہو غبار بیابان پائے کفن

تیرے دیوانے کی حالت آج شاید بگڑی
سے سبب ہوتی نہیں زنجیر نالان پائے کفن

گرد اوڑا تیر ناخن پا کے جیسے خون حنا
یا چھٹے ہیں آپ سے لعل بدخشان پائے کفن

جو تجھے یاد میں الفت کے حسرت کا غم
آ لیے تک ہیں مثال چشم گریان پائے کفن

گناہوں سے ندامت سے جو سر ڈالا گریبان میں
تو دیکھا نور ایمان کو چمکتے داغ عصیان میں

کبھی ہے زلف پیچان میں کبھی چاہ زنخدان میں
دل دیوانہ رہتا ہے اسی زنجیر و زندان میں

یہ مسی کی نہیں رنگت لب گلرنگ جانان میں
شفق پھولی ہے گویا شام ہوئی بدخشان میں

رخ پر نور یوں ہے جلوہ گر زلف پریشان میں
طلوع مہر کا عالم ہے جیسے سنبلستان میں

قضا آئی ہماری کیا لباس عشق مژگان میں
یہ نشتر تو خلش کرتے ہیں میرے طرز رگ جان میں

نہ بلبل کا ٹھکانا ہے نہ ہے گل گلستان باقی
خزان آئی ہے جب خاک اوڑی گلستان میں

کوئی ہے شہسوار ایسا جو دنیا میں اوسے کم
بلا کی تیزیاں ہیں توسن عمر گریزان میں

نہیں وحشت ہوئی مجھکو ہوا اشغف پر نازل
مری دیوانگی زنجیر کو لائی ہے زندان میں

ازل سے زخمی تیغ نگہ گیا میں ایسا ہوں
لہو اب تک بہا ہے دیکھو گل کے گریبان میں

الهی خبر کرنا بلبلونکے آشیانونکی — سنا ہے آتش گل خوب بھڑکی ہے گلستان مین

پہنسا کر مرغ دل جو لیگیا تہا دام گیسو سے — وہی صیاد پہر آتا ہے فکر طایر جان مین

گئی تہی ایک ساعت کو زبان تیغ سے پوچھو — مزے کیا کیا اٹہائے ہین دہان زخم خندان نے

رخ روشن چہپا کر زلف مین کہتے ہین چہپ رہیے — سحر روپوش رہتی ہے ہمیشہ شام ہجران مین

یہ عشق خال رخ نے بہی عجب نیرنگ دکہلائے — سویدا بنگیا دل مین تو پتلی چشم حیران مین

پڑا تہا خشک صحرا اور کانٹے سر جہکائے تہے — ہمارے آبلونے آب پاشی کی بیابان مین

ہری ہمدرد ہے شاید کسیکی یہ بہی عاشق ہے — دل بیتاب کی سی ہے تڑپ اس برق تابان مین

بہار عارض گل پر نہو مدہوش اے بلبل — اڑے تو دیکہ جسنے گل کہلائے ہین گلستان مین

گلی کوچے بہی آبادی کے ڈہونڈے سے نہین ملتا — ترے وحشی کو وحشت لیگئی شاید بیابان مین

صفائے رخ پرستی ہو تو نمود خط بہی صبح کی — گہن لگجائیگا اگر ذرا اس مہر رخشان مین

مجہے دیکہا تو فرمایا خدا اچہا کرے حیرت
سرایت کر گیا ہے عشق تیری جسم مین جان مین

تیرے عاشق کو تو سب اہل وفا کہتے ہین — اور جو اوسکو ستائے اوسے کیا کہتے ہین

دل سے چہوڑو ہوس زلف دوتا کہتے ہین — دیکہو ہو جاؤگے محبوس بلا کہتے ہین

عشق کے حسن کے رتبے کے سمجہنے والے — ہمکو بیہوش تمہین ہوش ربا کہتے ہین

رخ بدلتا نہین ہرگز رخ جانان سے کبہی — طایر دلکو تو ہم قبلہ نما کہتے ہین

خاک و خون شہداء سے ترے نکلا جو شجر — باغ عالم مین اوسے نخل حنا کہتے ہین

غنچہ دل کا ہوا دار ہے اس باعث سے
نفس سرد کو ہم باد صبا کہتے ہین

نالے کرتے ہین کسیکی نہ شکایت ہرگز
ہمتو اپنی شب ہجر انکو برا کہتے ہین

ہین غم و درد سے نالان ہون کے سینے
رکھدو وہ ہاتھ جسے دست شفا کہتے ہین

کوئی آجائے ادہر سے تو ہین چہوڑ اوسکے
کہ مرا حال وہ سنتے ہین تو کیا کہتے ہین

سبکی سنتے ہین مگر دادرسی وقت پہ ہے
نابلد ہین جو اونہین ناشنوا کہتے ہین

سنو اے حضرت دل رخ نکرو اسکی طرف
پردہ عشق مین رہتی ہے قضا کہتے ہین

پہونچے ہم منزل مقصد کو اسیکے باعث
آپکے عشق کو سارے شہدا کہتے ہین

جسکے جلوے سے ہوے کون و مکان [illegible]
سب اوسی نور کو محبوب خدا کہتے ہین

ہمین اب کیوں مژگان پھر کسیکے یاد پڑتے ہین
الٰہی خیر کرنا دل مین کچھ کانٹے سے گڑتے ہین

سنو اے حضرت دل عاشق کاکل ہوتے ہین
سمجھ لو پاؤن مین بیڑی گلے مین طوق پڑتے ہین

یہ قدغن ہے مرا وحشی نہ جائے جانب صحرا
کہاں زنجیر نے ہم بھی اونکے پاؤن پڑتے ہین

در دندان کی صورت رنگ مسی سے یون ہے نور افشان
کہ جیسے لاجوردی لوح مین ہیرے ونکو جڑتے ہین

تعجب ہے کہ اونسا تندخو مانوس ہو جائے
رقیبان سیہ رو کے مقدر خوب لڑتے ہین

ہمارے درد سر کے آگے سر کی کیا حقیقت ہے
جنہین سر کی تمنا ہے وہی صندل رگڑتے ہین

خدا کے واسطے اے یار ست جا خانہ دل سے
نہین ہوتے ہین پھر آباد جب گھر اوجڑتے ہین

نہ جائین کشتگان چشم کو کشتے سے جلین
یہ آہو ہین کہ آنکھون کو دکھا کے [illegible] ہین

رسائی کس طرح قاصد کی ہوجگی کوی قاتل ہین
قدم کیونکر جمینگے وان تو بوسے دھوا دھڑ پڑتے ہین

گل رخسار کا تل عندلیب زار کا دل ہے
نہین لیتے ہین بوسہ خال کا بلبل پکڑتے ہین

طبیعت نے کہا آنکھو نہ لڑنا چشم جادو سے
تمہارا کچھ نہین جاتا ہے آپین ہم بگڑتے ہین

خموشی مین تو دیکھا بلبل تصویر کا عالم
دم گفتار گویا ان لبون سے پھول جھڑتے ہین

جو پوچھا گو نہ سے ہو کیون تم گیسو سے ہنسکے فرمایا
اندھیری رات مین پکڑا ہے دل مشکین جکڑتے ہین

مآل کار کی ہی بے خبر ان بانکی وضعونکو
کفن ہوتے ہین اپنے جامۂ زیبی پر اکڑتے ہین

رسائی ہو تری اے دل تو کوے یار مشکل ہے
وہ کچھ لے ہی نکلتے ہین جو دروازہ پہ اڑتے ہین

شرار دیوانہ دنیا سے سفر جس روز کرتا ہے
سوے گور غریبان سب ملایک دوڑ پڑتے ہین

سنا ہین چشم کے وحشی تو فرمایا کہ سمجھا دو
قضا آئی ہے جیت ناوک مژگان سے لڑتے ہین

جس سے امداد ہو کچھ دل کے سنبھل جانے مین
اب نہ نالے مین ہے وہ بات نہ پیمانے مین

کہنا او رشک مسیحا شفا خانے مین
درد رہتا ہے کبھی لمبی کبھی شانے مین

اب نہ بستی مین ٹھہرتا ہے نہ ویرانے مین
وحشت اس درجہ سمائی ترے دیوانے مین

شمع کے ساتھ تامل نہین جل جانے مین
اب محبت نظر آتی ہے تو پروانے مین

اور اک پیچ پڑا زلف کے سلجھانے مین
دل پھنسا زلف مین جب زلف پھنسی شانے مین

نہ بنا تو مجھے ہنس ہنس کے حسینو سمجھو
دیر لگتی نہین تقدیر بگڑ جانے مین

حکمران یار ہوا کشور دل پر جب سے
شہر تو جیسے ہی ہین [illegible] مین

گر مسیحائی کا دعوے ہے تو پھر بسم اللہ
کیون تامل ہے مری لاش کے ٹھکرانے مین

تم جو چاہو تو بچالو تمھین دشوار نہین
جانکا خوف ہے عزت کے بگڑ جانے مین

حال دل کہتا ہون جب سے تو وہ سنتا ہی نہین
اسقدر طول ہوا ہے مرے افسانے مین

رحم آتا نہین تمکو مری تنہائی پر
عمر کٹتی ہے شب و روز کے گھبرانے مین

دور کر دیجئے اب دل سے بتون کی الفت
کہین بتخانہ نہ بنجائے خدا خانے مین

نگہہ رحم سے خوگر کو بچائے رکھنا
دل اولٹجائیگا جنون کے پلٹ جانے مین

جستجو کی تو اوسے خانۂ دل مین پایا
جسکو سب ڈہونڈتے ہین کعبہ و بتخانے مین

یاالٰہی نظر آیا یہ زمانہ کیسا
کہ نہ کچہ انس ہے اپنون نہ بیگانے مین

یا تو آتے تھے ادہر غول ہوا خواہونکے
یا ہوا تک نہین آتی مرے کاشانے مین

کیا خطا یار کی مین خود ہون وہ برگشتہ نصیب
موت کو بھی ہے تامل مرے گھر آنے مین

ابتو اے رشک مسیحا ترے غفلت کے سبب
جان جاتی ہے شب و روز کے غم کھانے مین

آتش عشق نے دونون کو جلایا یکسان
تفرقہ کچہ نرہا شمع و پروانے مین

فکر روزی مین مناسب ہے نہ گھبرا آتش
درج ہے نام ہر انسان کا ہر دانے مین

رزق دیگا تجھے وہ رازق مطلق حیرت
جتنی وسعت ہے ترے رزق کے پیمانے مین

مسکراتے ہوئے غنچونکی طرف جاتے ہین
آج عقدہ دہن تنگ کا کہلواتے ہین

دام کاکل کی ترے جب سے سنی ہے شہرت
طائر دل کے مرے ہوش اوڑے جاتے ہین

ایسی پوشیدہ ملاقات سے کیا حاصل ہے
آپ سنتے ہین سبھون کی ہمین سنولتے ہین

غم فرقت کی گھٹا چھائی ہے جب سے دلپر
اشک خون دیدۂ نمناک سے برساتے ہین

سبزۂ خط کے ہین سم خوردہ ہم اے یار مگر
مار گیسو ترے بیفائدہ بل کہاتے ہین

عشق رخسار مین دن کاٹتے ہین رو رو کر
یاد کاکل مین سر شام سے گھبراتے ہین

کوئی اتنا نہین کہتا کہ نہ گھبرا **حیرت**
جا کے اب ہم ترے روٹھے کو منا لاتے ہین

آرام ہے اونکو جو ترے محو لقا ہین
بیتاب وہ قطرے ہین جو دریا سے جدا ہین

انسان کوئی سمجھا کوئی کہتا ہے بلا ہین
پر ہم یہ سمجھتے ہین کہ احسان خدا ہین

کعبے کیطرف قصد ہین جن جن کے بجا ہین
دیکھین حرم دل مین بہی انوار خدا ہین

ظلمت ہین کہ ہین نور تجلی کہ ضیا ہین
ہمکو نہین معلوم کہ ہم کون ہین کیا ہین

کیا پوچھتے ہو است محبوب خدا ہین
باطن مین تو ہم ایک ہین ظاہر مین جدا ہین

جب ہمکو در یار سے رہبر کی ہوئی فکر
دل کی یہ صدا آئی کہ ہم قبلہ نما ہین

آجائے اونہین رحم تو صحت مجھے ہو جائے
میرے مرض عشق کی اب وہ ہی دوا ہین

ہم چاہتے ہین جنکو وہ ڈھونڈے نہین ملتے
جو زیست کے لذت ہین محبت کا مزا ہین

ہوتے ہین حسین حور و ملک جن و بشر بہی
پر یار کے انداز تو ان سب سے جدا ہین

جن جن نے غم یار مین ہے جان گنوائی
آرام سے مرقد مین وہی اہل فنا ہین

دنیا کا مزا زیست کا تہا اونکی خوشی تک
وہ ہم سے ہین ناراض تو ہم جی سے خفا ہین

اب سنگدلی کی کہین قلعی تو نہ کھلجائے — آئینہ بہی سمجہا ہے کہ ہم اہل صفا ہین

دنیا کے حسین جو نکے پیاسے ہین ہمارے — ہم باغ جہان مین صفت نخل حنا ہین

کیا جانے کہا ہین جو محبت کے تہے خوگر — اسوقت مین وہ لوگ تو عنقا ہین ہما ہین

وہ پہلے ہی چرکے مین لگے شور مچانے — جو کہتے تہے ہم خنجر ابرو پہ فدا ہین

قطعہ

آرام کا موقع ہو تو ٹالے نہین ٹلتے — جب کام نکلجائے تو پہر شل ہوا ہین

راحت مین تو جانباز بڑے وقت مین مفقود — اس عہد مین ایسے ہی عزیز و رفقا ہین

جنکے لئے حیران ہین سب شیخ و برہمن — میرے حرم دل مین وہی جلوہ نما ہین

اب کون ترے کوچہ اسرار مین پہونچے — جب عقل یہ کہتی ہے کہ ہم آبلہ پا ہین

دیکہینگے وہی حشر مین اس یار کو حیرت — جو لوگ کہ وابستہ تسلیم رضا ہین

ظاہر تو سختیان ہین تری رسم و راہ مین — لیکن بہری ہوئی ہے محبت نگاہ مین

بیداد سب برش ہے بید کی تیغ نگاہ مین — کہدو اجل سے بچکے چلے قتل گاہ مین

جسدن سے دل پہنسا تری زلف سیاہ مین — اوس روز سے سیاہ ہے دنیا نگاہ مین

جلتا ہے کسطرح کوئی برسونکی چاہ مین — ہمتو تمام ہوگئے اکہی نگاہ مین

دیکہی تڑپ جو آپ کی تیغ نگاہ مین — کہتا ہے دل کہ جلد چلو قتل گاہ مین

جائینگے پہر پرسش اعمال سامنے — مخفی ہے لطف دید ہمارے گناہ مین

کیا جانین چہپکے جاتی ہے کیونکر یہ بیوفا — دیکہا کبہی نہ عمر گریزانکو راہ مین

آنکہون ہی پر ثبوت نہین جرم محبت — مارا گیا ہے دل بہی اسی اشتباہ مین

دل سے کہا تھا محوِ زنخدان نہو جو
یہ خود پسند آپ سے ڈوبا ہے چاہ مین

اونکی نگاہ مہر جو پر تو فگن نہین
پھر اور کسکے نور کا جلوہ ہے ماہ مین

دل دیکھتے ہی چلنے لگا مجھسے ٹیڑھی چال
کیا جانین کس بلا کی کجی تھی کلاہ مین

دیوانہ برہمن ہی نہین اونکے عشق کا
بت بنگیا ہے شیخ بھی اب خانقاہ مین

بس اتنی التجا ہے خداوند کائنات
حیرت رہے پناہ رسالت پناہ مین

تمہاری آتش فرقت مین جو اغیار جلتے ہین
پس مردن بھی اونکی خاک سے شعلے نکلتے ہین

جو ہمکو ہمسے نفرت ہے تو ہم دنیا سے چلتے ہین
شب فرقت کے صدمے اب ہمارا دل مسلتے ہین

نہین معلوم اوسکا کس بلا کا رنگ و روغن ہے
کہ جسکے عکس رخ پر یا نظارہ پھسلتے ہین

کبھی تو سامنے آؤ بھلا پردے سے کیا حاصل
تمہارے رونمائی سے تو سب کے دل بہلتے ہین

جنہین نفرت ہے ہر کسے نہین انسانیت اونمین
محبت کے جو خوگر ہین وہ سب سے ملکے چلتے ہین

چلا کرتے ہین جو جو نفس امارہ کے کہنے پر
وہ اپنی جانکے دشمن ہین اپنا سر کچلتے ہین

بہت بیخود ہین تم چاہو تو شاید ہوش آئین
نہین یہ حضرت دل کیا سبھالے سے سنبھلتے ہین

اگر وہ باغبان ملتا تو اتنا پوچھتے اوس سے
نہال آرزو کتنے دلونکے بعد پھلتے ہین

کوئی دیکھے تمہارے روئے روشن کس قرینہ سے
فروغ شعلہ رخ سے تو نظارے بھی جلتے ہین

حسینان جہان ہمکو نہین جب دیکھنے پاتے
حنا ملنے کے حیلے سے کف افسوس ملتے ہین

بچے انسان کا دل کسطرح رفتار سے اونکی
قیامت ٹھوکرین کہاتی ہے ایسی چال چلتے ہین

تمہارے سرو قدی نے کیا اس درجہ کج بخت
جو دل پر ہاتھ رکھتا ہون تو شل برف گلتے ہین

بیاض گردن جانان کی حسد نے محبت سے
ہماری آنکھ سے آنسو صراحی وار ڈھلتے ہین

فلک اس کجروی کو چھوڑ سمجھاتے ہین سن غافل
وہ ٹھوکر کھاکے گرتے ہین جو ٹیڑھی چال چلتے ہین

مہ کامل پہ تمنے کیا کبھی تیوری چڑہائی تھی
ہلال اب تک فلک پر صورت ابرو نکلتے ہین

پہننے کے نہین قابل اجل آئے تو دو ڈالین
پرانا ہو گیا اب جامۂ ہستی بدلتے ہین

گرا ست چشم گریان انکو آغوش محبت سے
یہ طفل اشک ہے نادان یہ مشکل سے پلتے ہین

اکڑتے ہین یہ دولت مند کیون دنیا کی دولت پر
نہین رہتے یہ بل جب گور کے سانچے مین ڈھلتے ہین

ہزارون سختیان جھیلی ہین تب موقع ملا ہمکو
تمہارے سنگ در سے اب کہین ٹالے سے ٹلتے ہین

مجھے یارب بچانا بحر الفت کے امنگون سے
نہین ہے پارہ پر دریا مگر سینے اچھلتے ہین

عجب کیا میری تربت سے جو نکلین پہول آگ کے
جلاتے آتش غم کے تو انگارے اوگلتے ہین

کرے کیا چشم بیچاری یہ طفل اشک ہین نادان
نہین سنتے زمین پر لوٹ جاتے ہین مچلتے ہین

ڈبو دیتے ہین یہ سارا محلہ ایکدم بہہ کر
ہمارے دیدۂ گریان کے جب دریا ابلتے ہین

ہوائے دل سے بھڑکاتے ہین حسرت شعلۂ الفت
تمہاری آگ کو دیکھو تو کس سینے سے جلتے ہین

ثابت کرو قصور اگر بولتے نہین
دنیا مین کیا بشر سے بشر بولتے نہین

اس بیمروتی کا ٹھکانا بھی ہے کہین
جب سے بگڑ گئی ہے نظر بولتے نہین

صبح شب فراق بھی کیا ہولناک ہے
دہشت کے مارے مرغ سحر بولتے نہین

تاکلے ہے کیا کہین کسی عاشق مزاج کو
کس پر کسی گئی ہے کمر بولتے نہین

خوشبوے زلف یار نہ لائی ہوا تنک
جا تجھسے اے نسیم سحر بولتے نہین

بہکارے ہین غیر وہ حیران سے ہین کہڑے
آنکھین ادہر ہین دل ہے ادہر بولتے نہین

مجرم ہمین ہین یا کوئی اغیار بہی کہو
باندہی ہے کس پہ تیغ و سپر بولتے نہین

شاید کمال شوخ مزاجی مین تہی کمی
اک اور سیکھ آئے ہنر بولتے نہین

وہ عکس آئینہ کیطرح ہین سکوت مین
منہ چپکے دیکھتے ہین مگر بولتے نہین

ان مغویونکا ظلم کہانتک بیان کرون
اتنا بڑہا مزاج مین ٹہر بولتے نہین

باطن مین خوش ہین گرچہ بظاہر عتاب ہے
ہنستے ہین دیکھ دیکھ کے پر بولتے نہین

بالفرض ایک مین تو ہوا قابل عتاب
اچہا ہے کون مد نظر بولتے نہین

کیا احتیاج اونکی تو صورت سوال ہے
تمسے تمہارے دست نگر بولتے نہین

کس کس سے ہم کلام ہون کس کس کو دین جواب
سمجہے کہ ہے اسی مین ہنر بولتے نہین

یا تو یہ خوف تہا کہ نہ ہٹتے تہے پاس سے
یا ایسے ہو گئے ہین نڈر بولتے نہین

مغموم سے کہڑے ہین کسیکے ہین منتظر
آنکھین لڑی ہین جانب در بولتے نہین

بالکل بگڑ گئے کوئی سمجہائے اونکو کیا
ایسے خفا ہین آٹھ پہر بولتے نہین

آخر ہے گرچہ رات یہ صحبت بہی ہے اخیر
ایسے تحمل پہ مرغ سحر بولتے نہین

حیرت کسیکا بار الم کیا اوٹھا لیا
کس بوجھ سے جھکی ہے کمر بولتے نہین

بجا ہے جو اہل صفا جانتے ہین
فنا ہی مین اپنی بقا جانتے ہین

تمھین کل کے خالق تمھین سب کے مالک
یہ سکان ارض و سما جانتے ہین

ہر اک دل کے عالم ہو تم ہی تو مولا
تمھین کہدو ہم تمکو کیا جانتے ہین

قطعہ

تمھین کو تو کہتے ہین مولا علی سب
نصیری جسے دوسرا جانتے ہین

یہ کیا عقل پر اونکے پردہ پڑا ہے
برا جانتے ہین برا جانتے ہین

قطعہ

سکندر نے آئینہ کیسا بنایا
کہ بہتر جسے خود نما جانتے ہین

حسینونکی بیداد کا ہے وہ باعث
اوسے ہم تو سنگ جفا جانتے ہین

وہی دل مین کہتے ہین نخل محبت
جو اوسکے ثمر کا مزا جانتے ہین

وہ بنیاد ایمان ہے ہر بشر کی
جسے اہل غفلت حیا جانتے ہین

محبت جو آئے تو جی لیکے جائے
اوسے ہم تو پیک قضا جانتے ہین

تم ہی عشق بنکر سمائے ہو دل مین
تم ہی ہو جسے سب خدا جانتے ہین

ازل سے جو محوِ لقا ہین تمھارے
وہ دنیا کو وقف فنا جانتے ہین

بتو تمھین کیا کبریائی کا جلوہ
تکبر کو جو یہ بھلا جانتے ہین

کشش اسکی لیجائیگی سوے دلبر
یہ ہم عشق کی انتہا جانتے ہین

سمجھتے ہین سب سالکِ لامکان ہو
مگر تمکو ہم جابجا جانتے ہین

مریضان غم دل مین رشک مسیحا
ترے گھر کو دار الشفا جانتے ہین

نہین اونکی فہمید کی انتہا کچھ
جو اس عشق کی ابتدا جانتے ہین

تمہارے رخ و زلف شاید یہی ہین | جنہین لوگ صبح و مسا جانتے ہین

کسی سمت اوٹھتے نہین جز تمہارے | تمہین کو یہ دست دعا جانتے ہین

کسیکا تصور نہین عاشقون کو | فقط تیری حمد و ثنا جانتے ہین

سمجھتے ہین جو دل کی توقیر حیرت
وہ آئینہ حق نما جانتے ہین

بلا کی حسن مین آرایش و ایجاد کرتے ہین | پریزادونکو دیوانہ یہ آدم زاد کرتے ہین

جو انسان عشق تیغ ابرو کے جلاد کرتے ہین | وہ عاری زندگی سے ہین قضا کو یاد کرتے ہین

جو غمزے اور ان ہین اپنے ہوا وہی سے فساد کرتے ہین | کہین عاقل غرور حسن بے بنیاد کرتے ہین

وہ خود کیسا ہے جسنے ان حسینو نکو بنایا ہے | انہین جب دیکھتے ہین ہم تو اسکو یاد کرتے ہین

بیان خاموش لیکن پاؤنکی زنجیر کا غل ہے | اسیر کاکل پیچان یون ہین فریاد کرتے ہین

یہ قول طائر جان ہے کہ جب چاہین نکل جائین | قفس مین راہ ہے پر غلط صیاد کرتے ہین

محبت اپنے ہم خلقت سے ہم خلقت کو ہوتی ہے | وہ محو ذکر شیرین ہین غم فرہاد کرتے ہین

جو بالائے زمین آیا وہ زیر خاک جائیگا | سنا ہے شہر خاموشان بھی آباد کرتے ہین

وہ کیا کم چشم جادو تھی کیا ہی سرگین جسکو | تماشا ہے تری ایجاد مین ایجاد کرتے ہین

رہا تنہا مثال سرو گلشن باغ عالم مین | وہ ثمرہ کچھ نہین پاتا جسے آزاد کرتے ہین

شکایت غیر کی کیا پھر گئی تقدیر جب اپنی | جو ہم پر رحم کرتے تھے وہی بیداد کرتے ہین

جو اونکی سختیون نے دل ہمارا نالان تو سمجھا | ارے نادان لوہے ہین سو ہم کو فولاد کرتے ہین

ہوائے عشق تو ہر بوالہوس کی ناموافق ہے
یہ ناداں مفت اپنی زندگی برباد کرتے ہین

وہ غفلت ہی بھلی تھی کچھ خیال اپنا نہ اوسکا تھا
کہاں ہے اوفراموشی تجھے ہم یاد کرتے ہین

تمہارے ہوے مژگان کے بستر مایل نہین ہوتے [?]
رگ شریانکو وقف نشتر فصاد کرتے ہین

بھلا سمجھو تو دل مین کیا ہمین ہے شوق بیتابی
جو تم بیچین کرتے ہو تو ہم فریاد کرتے ہین

تغافل یہ نہین حیرت تجاہل عارفانہ ہے
محبت ہے جو ہر مشکل مین وہ امداد کرتے ہین

ہزارون آفتو مین بھی خدا کو یاد کرتے ہین
فرشتو نسے نہین ہوتا جو آدم زاد کرتے ہین

جو کوچے مین بتونکے نالہ و فریاد کرتے ہین
او نہین پر یہ ستمگر سیکڑون بیداد کرتے ہین

ہماری اندنون تقدیر مین ہے انقلاب ایسا
وہ ہمکو بھول جاتا ہے جسے ہم یاد کرتے ہین

یہ بار عشق کیا انسان سے اوٹھنے کے قابل تھا
اگر حق پوچھئے ہمسے تو خود امداد کرتے ہین [?]

قطعہ

اگرچہ کوچۂ قاتل مین سر کٹنے کا خطرہ ہے
بدل سے ہم خوشی تیری دل ناشاد کرتے ہین [?]

وہین پر تجھکو لیچلے ہین جسے جا تیری خواہش ہے
اوسی کوچے مین جاکر ہم تجھے آزاد کرتے ہین

رقیب آآکے بہکاتے ہین اب اوس غیرت گلکو
غضب ہے گل سے بلبل کو جدا صیاد کرتے ہین

سپہر و وحش ہلجاتا ہے مظلومونکے نالونسے [?]
بہت تنگ آگئے اب دیکھئے فریاد کرتے ہین

فقط اونکی تغافل ہی سے تم گھبرا گئے حیرت
ابھی وہ دیکھئے کیا کیا ستم ایجاد کرتے ہین

یہ کہکے مجھکو بھیجا ہے دنیا کے دشت مین [?]
وہ شوخ کی سیر دیکھکے آنا بہشت مین [?]

آخر وہی ہوا کہ جو تہا سر نوشت مین
دوزخ کی راہ ہو کے لگے پہونچا بہشت مین

قربان تیرے رحم کے اے آفریدگار
اچھا اثر دیا مرے اعمال زشت مین

کیا پوچھتے ہو حال کو مجھ تیرہ بخت کے
دل پہنس گیا ہے گیسوے عنبر سرشت مین

کشتہ کیا مجھے لب شیرین کے عشق نے
قسمت نے مجھکو زہر دیا دو بہشت مین

تشبیہ اوسکی دیتے ہین کیون روے یار سے
آئینہ کا شمار تو ہے سنگ و خشت مین

دیکھین اب اسکے نخل سے کیا ہمکو پہل ملے
بوتے ہین تخم عشق تو ہم دل کے کشت مین

دیکھین تمہارا شعلہ رخ اب کسے جلاے
دلکو تو پہونکتا ہے پہلے برشت مین

تم بہی رہو جو پاس تو ہو لطف ورنہ یار
ہم رہ کے کیا کرینگے اکیلے بہشت مین

حیرت جمال جلوہ جانان کہان نہین
کعبہ مین بہی وہی ہے وہی ہے کنشت مین

حیرت ملیگا کعبہ دل ہی مین تمکو یار
اوسکی تلاش ہے تو نہ جاؤ کنشت مین

تمہین نہان تو نہین ہو سخن کے پردے مین
یہ کون بول رہا ہے دہن کے پردے مین

لباس ماہ مین جب وہ ہوے تہے جلوہ نما
اونہین کی زلف تہی شاید گہن کے پردے مین

تمہاری چشم کے وحشی گئے جو صحرا کو
وہی چہلاوے ہین اکثر ہرن کے پردے مین

نظر بتاؤ بچا سے بہلا پہر کیونکر
تمہارا نور ہے اس انجمن کے پردے مین

فزاے سبزہ کہین پر کہین گل خوشبو
غرض تمہین ہو بہار چمن کے پردے مین

تمہاری زلف کی خوشبو اڑی جو غیرت گل
تو جا بسی ہے وہ مشک ختن کے پردے مین

ترے کرشمے نے اے عشق جان شیرین لی
تو ہی نہان تہا غم کوہ کن کے پردے مین

سمجھ گئی ہے اسی ہی عذاب دنیا سے
خفا ہے روح ہماری بدن کے پردے مین

جہانکے بزم مین ہے ساری روشنی اونکی
اونہین کا جلوہ ہے شمع لگن کے پردے مین

عدم سے آنکے دنیا کو جانتے ہین وطن
مگر ہے بیوطنی اس وطن کے پردے مین

فغان پہ بلبل نالان کے اے گلو نہ ہنسو
خزان چھپی ہے بہار چمن کے پردے مین

لگا کے باغ عدن خوش ہوا اگر شداد
بزیر خاک ہے بیت الحزن کے پردے مین

تمام جسم ہے روشن تو روح کے دم سے
یہ شمع رہتی ہے فانوس تن کے پردے مین

جو رونمائی مین لیتے تہے دل ہزارونکے
وہ منہ چھپا کے پڑے ہین کفن کے پردے مین

بغیر جان لئے سیری چھوڑنے کا نہین
تمہارا عشق ہے رنج و محن کے پردے مین

نہین ہے قالب خاکی مین روح کا مسکن
تمہارا حکم ہے اس پیرہن کے پردے مین

تمہارے سر پہ ہے سایہ اونہین کا اے حسرت
وہی جو رہتے ہین چرخ کہن کے پردے مین

ہے عکس شعلۂ رخ انور چراغ مین
پروانہ بنکے جلتے ہین ہم ہر چراغ مین

پیچیدہ دود دل جو اوٹہا سب پہ کہل گئی
تاثیر عشق زلف معنبر چراغ مین

خالی نہین کوئی قد موزونکے عشق سے
لو بنگئی ہے شکل صنوبر چراغ مین

بیخود ہو دل وہ رنگ وہ روغن کہان بہلا
ترچھی نظر نہ اونکے سے تیور چراغ مین

اندرون گفتگو یہ سحر کو چراغ دل کی ہے
کیا روشنی ہے ہم سے فزون تم چراغ مین

روشن ہے مہر بھی کہ ہوئی او سپر تو چاند سے
یہ شعبدہ ترا ہے فسونگر چراغ مین

بینی کی ضو کو چہرۂ روشن پہ دیکھکر
شعلہ بھی لو اوٹھانے لگا سر چراغ مین

منظور ہے کہ بعد فنا بھی جلائے
بھرتے ہین خون کشتۂ خنجر چراغ مین

اللہ رے عشق جاتے ہین پروانے سر کے بل
تیغ اجل کے دیکھنے جوہر چراغ مین

جب دیکھیے تو لو ہے اوسی سمت کو لگی
ہو جلوہ گاہ نور نہ کیونکر چراغ مین

پروانونکو جلال دکھایا ہے کس جگہ
برپا ہے ایک فتنۂ محشر چراغ مین

انصاف سے بتائین جو روشن ضمیر ہین
ہے نور داغ دل کے برابر چراغ مین

ہے عشق جلوہ گر کہ فروزاں ہے داغ دل
یا روشنی ہے کعبہ کے اندر چراغ مین

کیا یہ بھی شیفتہ ہے رخ بے نقاب کا
شعلہ ہے اپنے جامے سے باہر چراغ مین

روشن نہو کبھی جو مرے دلکی طرح جلے
تقدیر سے فروغ رہے گر چراغ مین

بتی ہے چاندنی کی تکلف تو دیکھیے
جلتی ہے ماہتاب کی چادر چراغ مین

حیرت ردیف شعر کو پھر اشتعال دو
پھر روشنی کرو نہ مکرر چراغ مین

جلوہ ترا نہیں جو ستمگر چراغ مین
پھر لاکھون جانین جاتی ہین کس پر چراغ مین

نظارونکا تجلی رخ پر یہ حال ہے
پروانے جیسے جلتے ہین جاکر چراغ مین

اللہ رے شعلہ رخ روشن ترا فروغ
لو کانپتی ہے خوف سے تھر تھر چراغ مین

ہے عکس گل [illegible] آتشین [illegible]
جیسے [illegible] شعلہ [illegible] چراغ مین

یاد فرہ جو تھی دل سوز انمین رات بھر
سوئے تو دیکھتے رہے خنجر چراغ مین

اوس شعلہ رو سے جبکہ ہوا وہ ہم بری
ماری صبا نے ڈر کے ٹھوکر چراغ مین

رخ آپکا ہے گیسوے مشکین مین جلوہ گر
یا نور جو کہ رہتا ہے شب بھر چراغ مین

پروانون کیطرح کوئی جی دیکہ کس مین تاب
جلتے ہین سوز عشق کے خوگر چراغ مین

یون گیسوے سیاہ رخ آتشین پہ ہے
جیسے دہوان ہو شعلہ کے اوپر چراغ مین

کہتے ہین تیری شان ہے کیا جل شانہ
جب نور دیکھتے ہین سخنور چراغ مین

لوگو بشکل داغ بنایا یہ تھی غرض
سینو نمین وہ جلے یہ جلے ہر چراغ مین

اے زلف عنبرین ترے تعظیم کے لئے
شعلہ اوٹھا ہے دیکھ کیلئے سر چراغ مین

حیرت کمال جلوہ جانان لو دیکھئے
اک نور ہے قیاس سے باہر چراغ مین

نہ پوچھ ہمسے کہان ہم او ستم ایجاد رہتے ہین
اب اک مدت سے کنج عافیت مین شاد رہتے ہین

ارادہ ہے کہ بسنے جا کے اب شہر خموشان مین
سنا ہے لوگ وان بے نالہ و فریاد رہتے ہین

بتو تمسے سوا خطرہ جان اور کیا حاصل
وہان اب ہم نہین چلتے جہان جلاد رہتے ہین

نہین چھٹے وفا پائے گلو نہین داغ غلامی کے
اسی پاس عشق سے شل ہر وہ ہم آزاد رہتے ہین

مری تصویر کا خاکا بنایا جس مصور نے
اوسکی جستجو مین مانی و بہزاد رہتے ہین

ہر اہل دام کا کل مین پڑے ہین پر الفت والے
حنا الفت طائر دل کے یہی صیاد رہتے ہین

نکالو تم ہمیں اچھا ہمسر و کہو دیکھو اگر
ہمارے دل مین سینے مین تمہارے تیر رہتے ہین

فنا کے بعد بھی اے ظالمو ہرگز نہ بھولینگے
ستم جو جو کئے تمنے وہ ہمکو یاد رہتے ہین

حسینان جہان رکھتے ہین جو نشتر مژگان
رگ شریان کے دشمن بھی فصاد رہتے ہین

جو تلمیذان لائق ہین وہ ہین اوستاد کے قائل
تکبر آگیا جنکو وہ بے اوستاد رہتے ہین

بہایم ہین وہ آدم شکل جو ہین طالب دنیا
خدا کی یاد مین ہر وقت آدم زاد رہتے ہین

خدا کے نام سے آباد ہے جو سر زمین یانکی
اسی باعث سے ہم محو الہ آباد رہتے ہین

ہوا خواہی ہین جو جو ہین بتان کینہ پرور کے
میان گلشن ہستی وہی برباد رہتے ہین

حماقت سے الگ ہوکر رہے ہین جو بزرگوں سے
وہی اس عالم فانی مین بے بنیاد رہتے ہین

نہ دھوکا کھائے انسان کسطرح اب ان پاجیون سے
بہایم بھی بہت ہمشکل آدم زاد رہتے ہین

کبھی زنجیر کاکل کی اوٹھا سکتے نہین وحشی
وہین پر پیچ لو انکو جہان جلاد رہتے ہین

جو ہے زیر زمین بستی وہین پہ چل بسو حسرت
کہ باشندے وہانکے حشر تک آباد رہتے ہین

محو جمال کو نہین آتے نظر کہین
لٹتی ہے روز دولت دیدار پھر کہین

جنکو ہے عشق چشم نہین اونکا گھر کہین
اون وحشیون کی شام کہین ہے سحر کہین

اندھیرے کے سوا نہین آتا نظر کہین
یارب شب فراق کی بھی ہے سحر کہین

مانگو دعا یہ ہے کہ تمکو بھی نجات
کٹتا ہے محو خنجر ابرو کا سر کہین

تیغ شب فراق سے کیونکر ہو جہ بار [illegible]
اے عمر تو بھی زیست کی پنجا سپر کہین

آ [illegible] نیند اجل تو ہی حسرت
قصہ شب فراق کا ہو مختصر کہین

قسمت کے ساتھ میرے موذن بھی سو گئے
شاید جہان سے اوڑ گئے مرغ سحر کہین

دشمن ہماری جانکے غیرونکی زندگی
الفت تمہاری تیغ کہین ہے سپر کہین

ڈھیلے ہین پیچ باندہ لو جوڑا کھل پڑے
دیکھو لچک نہ جائے تمہاری کمر کہین

ہم دیکھتے ہین چشم تصور سے آپکو
سمجھو تو چوکتے ہی ہین اہل نظر کہین

سن سن کے حال غیر ادا سے کہتے ہین
مشتاق وصل جی سے نہ جائے گذر کہین

تم جب سے اوٹھ گئے مرے پہلو سے آجتک
ملتی نہین مجھے مرے دل کی خبر کہین

بیچین کردیا مرے نالون نے تب کہا
شاید یہان قریب ہے حیرت کا گھر کہین

محو لقائے یار کہین خال خال ہین
کہنہ لباس ہین جو گودڑی کے لال ہین

جو اونکی خاک راہ ہین وہ خوش خصال ہین
دنیا پسند لوگ تو گرد ملال ہین

غلمان و حور و جن و بشر سے غرض نہین
ہم اونکو چاہتے ہین کہ جو بیمثال ہین

حق بین و حق شناس تو پہلے ہی چل بسے
اب لوگ عکس قماش کے خواب و خیال ہین

دنیائے بیسود سے کسیکو مفر نہین
ہان اس سے جو بچے ہین وہ اہل کمال ہین

قطعہ

جو ہم سے پوچھتے ہو یہ ہے کسکی یاد زیر
اے منکر و نکیر یہ کسکے سوال ہین

وہ بولے ہمکو خالق اکبر کا حکم ہے
ہم ایلچی ہین بھیجے خدا ذوالجلال ہین

سنکر دیا جواب کہ ہم تو تمام تر
شرم گناہ سے عرق انفعال ہین

دنیا مین جب سے ہوش ہوا ہمکو آج تک
شوق لقائے شاہد شیرین مقال ہین

القصہ یہ جواب کا ہے خاتمہ بخیر
بندے ہین ہم اونہین کے جو پریشان حال ہین

بہرِ بناے گلشن امکان عیان ہوے
اس بوستان کے احمد مرسل نہال ہین

یہ تل نہین ہے آپکے رخ پر پئے اذان
داخل میان مسجد اقصےٰ بلال ہین

لذات دنیوی کی ہوس مین ہین بے شعور
جو اس سے بچ رہے ہین وہی خوش مآل ہین

تولید رزق ہوتی ہے انسان کیلیے
کہاتین مگر ریاض کے لقمے حلال ہین

ہوسکتی کس سے عالم امکان کی پرورش
اے غافلو یہ حوصلۂ لایزال ہین

روشن گرِ جہان جو ہین مشہور ماہ و مہر
یہ بہی اونہین کے سایۂ جاہ و جلال ہین

یارب ہوا ہے بار الم سے یہ ناتوان
اب میرے سر کے بال بہی مجہکو وبال ہین

عیش و نشاط زیست کے ایام چل بسے
درپیش اب تو معرکۂ انتقال ہین

حیرت خدا کے عشق مین جن جن کو ہے وصال
اہل بقا وہی ہین وہی لازوال ہین

دل مین آتی نہین یاد رخ انور کسدن
یہ مرا آئینہ ہوتا نہین ششدر کسدن

ہمکو سید ہے نظر آئے ترے تیور کسدن
نہ ڈرے تجہسے ہم اے چشم فسونگر کسدن

میرے وحشت کا قلق کیون ہے مسیحا نان
آپ کرتے ہین علاج دل مضطر کسدن

سانپ کسوقت نہ چہاتی پہ ہمارے لوٹے
یاد آئی نہ تری زلف معنبر کسدن

رہتے ہین رنج و الم حسرت و حرمان سب ساتھ
حضرت عشق نہ تہے صف لشکر کسدن

کب ہوے جلوہ نما آپ جو مشتاق جمال
حسرت دید مین تڑپے نہین دن بہر کسدن

عمر بھر عاشق ابرو کو نہ پوچھا اے یار
تہ شمشیر تغافل نہ رہا سر کس دن

منتظر وعدۂ فردا کے ہیں مشتاق جمال
دیکھیے ہوتا ہے ہنگامۂ محشر کس دن

پئے تسلیم و رضا کب نہ جھکائی گردن
ہیں اطاعت سے ہوا آپکے باہر کس دن

دل سے کب بوسۂ ابرو کی ہوس جاتی ہے
میری گردن نہیں رہتی تہ خنجر کس دن

رو اوٹھے قیدئے کاکل کو جو مرتے دیکھا
رحم بھی آیا تو محبوس بلا پر کس دن

شیشۂ دل میں کب اوتریگی شبیہ رخ یار
دیکھیں یہ آئینہ ہوتا ہے سکندر کس دن

کب گئی دلکی تڑپ کب مجھے تسکین ہوئی
آپ بیٹھے مرے پہلو کے برابر کس دن

کر دیا حسن خداداد نے تمکو بیباک
نہیں یوں بام پہ آتے تھے کھلے سر کس دن

بادیہ گرد کے مسکن کا نہ پوچھو احوال
تمھیں کہدو کہ بگولونکا بنا گھر کس دن

زاہد کی مجھپہ عبث طعن ہے اے پیر مغان
کب پی میں نے ملی تھی مئے اطہر کس دن

آئینہ دیکھکے شاید ہوئے خود محو جمال
نہیں اسطرح بھلاتے تھے متحیر کس دن

پوچھتے کس سے بھلا حال جواب خط شوق
لے گیا نامہ تو پھر آیا کبوتر کس دن

بسمل تیغ نگہ میرے سوا تمنے کہو
آب شمشیر کا دیکھا تھا شناور کس دن

عمر بھر دلسے نہ نکلی خلش نوک مژہ
رگ جان میں نہ رہا یار کا نشتر کس دن

دم رخصت یہ کہا جاتے ہیں ابتو حسرت
دیکھیں اب تمسے ملاتا ہے مقدر کس دن

ابتو جہان میں جہان سے بدتر قفس نہیں
دام بلا میں کون اسیر قفس نہیں

مجبور یہ ہوئے کہ کسی شے پہ بس نہین
اوس دشت مین پڑے ہین جہان خار و خس نہین

یارب زمین ہند کی تاثیر کیا ہوی
وہ نیشکر اوگی ہے یہان جسمین رس نہین

مولا اب اوسکو بہیج جو تسکین دل کرے
کس کام کا وہ ملک جہان دادرس نہین

اب مسجدون مین شوکت اسلام کر نمود
بے رعب ہین وہ برج کہ جنپر کلس نہین

پہونچائیگا یہ توسن عمر آپ تک مجہے
اس سے تو تیز رو کوئی دیکہا فرس نہین

بحر جہان کی آمد و شد دیکہو آدمی
زندہ جو پارسال تہے وہ اس برس نہین

جب تک نہ جل کے خاک ہون لو بہی جلیگی
ہین عاشقون مین آپکے ہوان تنگ الہوس نہین

پیدا ہوے جہان مین جب سے جفا پسند
خار الم سے پاک تری کوئی نس نہین

قسمت کی رو سے کچہ جو کم و بیش ہو تو ہو
بے رزق تیرے فیض سے مور و مگس نہین

جس قافلہ مین دیکہئے برپا ہے شور و غل
نالان ہین دردمند صدائے جرس نہین

ہم طائرونکی قید کی صیاد فکر کیون
بے بال و پر ہین حاجت کنج قفس نہین

رنگ جہان کو دیکہ کے کہتا ہے ہر شریف
اب اپنی زندگی کی ہمین کچہ ہوس نہین

مجمع جو صلح کل ہو وہ بہتر ہے ہر طرح
جسمین پڑے فساد تو وہ کانگرس نہین

بس بیان ہے جہان زبان ہے کس مرے
اب گوش آشنائے صدائے عس نہین

حیرت پناہ مانگتا ہے تجہسے اے کریم
جز تیرے اب یہان کوئی فریادرس نہین

وحشت زدہ سے پہرتے ہو کیسے سراغ میں
کیا اب بہی کچہ خلل ہے تمہارے دماغ مین

گھر میں نہ دلکو چین نہ صحرا نہ باغ میں	وحشت سما گئی ہے یہ کیسی دماغ میں
معدوم جو کرے شب مرقد کی تیرگی	یارب وہ روشنی دے کہ لگے دل کے داغ میں
دست طلب سمیٹ کے پہلاؤ پاؤنکو	آسودگی کا لطف ہے اس انفراغ میں
شیرین کلام نیک بجز ترش گو بشر	شہرت ہے یہ جہانکی اہل بلاغ میں
کوئی صدا پسند کوئی ناگوار گوش	اس تفرقے کو دیکھ لو طوطی و زاغ میں

حیرت تمہاری آنکھ کے تل خشک ہو چلے
کیا روشنی ہو تیل ہو کم جس چراغ میں

تم تو رہتے ہو بدگمان دل میں	اب تمہاری جگہ کہان دل میں
ماہ وش تیری سرد مہری سے	چاک ہیں صورت کتان دل میں
سخت گوئی نہ کر خدا کے لئے	چوٹ لگتی ہے بدزبان دل میں
تند خو تجھ سے کہہ نہیں سکتے	حسرتیں دل کی ہیں نہان دل میں
کہتے ہیں ہم سب کر دی چھوڑو	دیکھو ہو جاؤ گے گران دل میں
صدمۂ عشق جب سے دیکھا ہے	تب سے ہے شور الامان دل میں
اک جہان کے نظر میں خار ہوئے	آئی جس روز سے خزان دل میں
وہ سیہ بخت ہے جو رکھتا ہے	الفت گیسوے بتان دل میں
نبض دیکھی تو بول اٹھے افسوس	درد ہے اسکے ناتوان دل میں
داغ واماندگی دکھائیں کسے	دے گئے ہیں جو رفتگان دل میں

لیجیے اب سناتے ہین ہم نے
کر لیا قصد ترک جان دل مین

سبنے پاؤن مین ڈالدین اونکے
تھین جو الفت کی بیڑیان دل مین

آپ کی کجروی کی شہرت سے
رشک کرتا ہے آسمان دل مین

آخرش ہم کمند الفت سے
لائے اونکو کشان کشان دل مین

اور کا غم نہین مگر حیرت
تم ہو ہم سے بدگمان دل مین

کیا کسی کے کام آسکتے ہو تم آفات مین
خود نما تم ہو یہان قدرت ہے خدا کی ذات مین

امتیاز تفرقہ جنکو نہین حرکات مین
اور سیہ کارونکے دل ہین چشمہ ظلمات مین

اب تو یہ انداز ہین یان جہانکے بات مین
صید اپنے گھات مین صیاد اپنے گھات مین

اوس تلون خیز مرغ کا بھلا کیا اعتبار
بے ثباتی ہے عیان جسکی نفی اثبات مین

جسم دیا نکو پھونک تا پانی تو آتش گرم سے
چشم گریان گھر جلے حسرت تری برسات مین

نفس امارہ حرص ہے گو کعبہ لیے اگر
سب کہپے لنگر مین ملا روا وسی عرفات مین

قطعہ

زاہد یہ شیطان ہین دیا ہے سالکو لیا
کبر و نخوت ہے عیان ہین جنکی ہر ہر بات مین

سرکشی کرتے ہین بندو سے خدا کے لیے غرور
جو سراپا غرق ہین دریائے احسانات مین

ہین بشر ہی بہرہ شطرنج انکی گیا پٹ
ہل نہین سکتے جو بیٹھتے ہین اپنے مکانات مین

آجتک کس آبرو سے تو نے کی میری بسر
اب ضعیفی مین فرق آ گیا کے اوقات مین

ہر نفس کی آمد و شد مین ہے تیرا ہی نام
خالق اکبر یہ داخل کر عادات مین

آبرو ایمان بچا رکھتی دے حیرت مجھے
یہ دعا کر بارگاہ قاضی الحاجات میں

ازل کے دن کیا اقرار جو تمسے وہ کرتے ہیں
تمہیں پر جیسے مرتے تھے تمہیں پر اب بھی مرتے ہیں

تمہارے لوٹے اوصاف میں جب پاؤں دھرتے ہیں
پریزادان مضمون شیشۂ دل میں اوترتے ہیں

نہیں اون عارض شفاف میں عکس اپنی آنکھوں کے
غزالان ختن یہ چشمۂ نورس میں چرتے ہیں

مسیحائے زمان کس روز تمکو رحم آئیگا
نہیں معلوم کیا تمکو کہ ہم جی کے گذرتے ہیں

گئے تو حضرت دل اپنی چاہت سے نہ نکلینگے
بھلا چاہ زنخدان کے کہیں ڈوبے ابھرتے ہیں

رسائی کس طرح سے ہو بشر کی اونکے مسکن تک
سنا وہ طائران وہم بھی پر کترتے ہیں

وہی ہیں عاشق صادق وہی ہیں اہل مجنون
جو سر از قدم سے دامن صبر اکترتے ہیں

نہیں انسان جو تسلیم و رضا سے اونکی باہر ہے
شکایت وہ نہیں کرتے جو دم الفت کا بھرتے ہیں

رہو بے خوف دنیا میں اگر ترسان ہو اونکے
کسی سے وہ نہیں ڈرتے جو حیرت اونسے ڈرتے ہیں

دل یہ مجلا چشم تو محو لقا ہو میں نہوں
جان بے کل ہے کہ جسپر دل فدا ہو میں نہوں

عاشق بیدل کی ایذا سنکے بولے الامان
اس بلا میں اور کوئی مبتلا ہو میں نہوں

ہے اسی حسرت سے خون عاشق ناشاد خشک
لائق پابوسئے جانان حنا ہو میں نہوں

حد سے گذرا ظلم کچھ انصاف بھی ہے یا نہیں
آئینہ تک آپکا محو لقا ہو میں نہوں

یہ حسد مجھکو کہ اونکا دوسرا عاشق نہو
اونکو یہ ضد ہے کہ کوئی دوسرا ہو میں نہوں

یہ تمنا ہے کہ بجز تیرے کسیکی سامنے
جب زبان کا قصد بہر التجا ہوین نہون

اس دل ایذا رسان سے آپ کیا واقف نہین
شب کے نالو نمین اگر تیری خطا ہوین نہون

یار کے فیض قدم سے گھر ہمارا روشن ہے
اور جو بالعکس قسمت مین لکھا ہوین نہون

کہتی ہے تیغ نگاہ ناز ہر جانباز سے
قاتل عالم یہ چشم فتنہ زا ہوین نہون

ان حسینان جہان کے دلمین یارب رحم دے
خوبرو یونمین اگر لطف و وفا ہوین نہون

غیر کے کہنے سے مجھسے وہ تو برگشتہ ہوے
اونکے جانب سے جو بیدادیہا ہوین نہون

چشم عاشق کہتی ہے کیونکر نہو نہین فرش راہ
آپکا جس سمت مین نقش پا ہوین نہون

جب کہا غیرون نے حیرت پر ہے کے التفات
بول اوٹھے جس سمت تائید خدا ہوین نہون

حسینان جہان جسکو نگاہ ناز کہتے ہین
جو عاشق ہین اوسیکو تیر بے آواز کہتے ہین

برنگ لے ہین روزن دلمین اب دمساز کہتے ہین
حقیقت مین یہ جادو ہے جسے آواز کہتے ہین

مرے نالونکو سن ہنسکے کہتے ہین کہ تمکو شکوہ
انہین کو لوگ ہمسے عاشق جانباز کہتے ہین

نگاہ قہر نے مارا جلایا مسکراہٹ نے
کرامت اسکو کہتے ہین اسے اعجاز کہتے ہین

کمال عشق دیوانو نہ جانو آہ و زاری مین
جسے انجام سمجھے ہو اوسے آغاز کہتے ہین

ستم کی آپکی شہرت نہین کچھ سبب باعث ہے
جو سرگوشی مین رہتے ہین وہی ہمراز کہتے ہین

اگر اونسے ہوی فرقت فلک تو آہ سوز آنسے
جلا دینگے تجھے لے تو قر پرواز کہتے ہین

مسیحائی ہے کس دن کے لئے جب ہم گئے گذرے
سنا ہے لوگ تمکو صاحب اعجاز کہتے ہین

کبھی تو رحم کر صیاد پچتائیگا آخر کو
ہمارا مرغ جان ہے مائل پرواز کہتے ہین

تپ غم کی شکایت اونسے ہی بیفائدہ حیرت
جسے تم سوز سمجھے ہو اوسے وہ ساز کہتے ہین

تمنا ہے اونہین جنکی وہ سامان ہوتے جاتے ہین
شب فرقت کے صدمے کاہش جان ہوتے جاتے ہین

جنہین دیکھو مرے قاتل کے خواہان ہوتے جاتے ہین
قضا آئی ہے اپنے دشمن جان ہوتے جاتے ہین

یہ تل رخ پر قریب زلف جانان ہوتے جاتے ہین
کہ ہندو محو سیر سنبلستان ہوتے جاتے ہین

ڈراتا ہے کسے تاریکیٔ مرقد سے او واعظ
ہمارے داغ دل مہر درخشان ہوتے جاتے ہین

ٹھہرتے ہی نہین آتے ہی کہتے ہین کہ جائینگے
وہ اب ہم سے بھی عمر گریزان ہوتے جاتے ہین

گلے کے عکس سے کنٹھے چمکتے ہین شلوکو کے
ہلال عید یا زیب گریبان ہوتے جاتے ہین

مبارک مژدۂ جامہ دری سنتے ہو دیوانو
بہار آتی ہے نخل باغ عریان ہوتے جاتے ہین

پھنسا جاتا ہے مرغ دل تو اونکے دام گیسو مین
ترے کیون ہوش پران طائر جان ہوتے جاتے ہین

اگر تیغ نظر اوچھی پڑی ہنسنا نہین لازم
لہو روئینگے جو جو زخم خندان ہوتے جاتے ہین

تمہارے کشتۂ خنجر نگہ کے مرقد کے نشان ہین جو
جہان وہ دفن ہین نخل مغیلان ہوتے جاتے ہین

خرام ناز سے تلوار کی رفتار پیدا ہے
جہان چلتے ہو وان گنج شہیدان ہوتے جاتے ہین

تمہارے قامت موزون کا پڑتا ہے جہان سایہ
وہین کی خاک سے سرو گلستان ہوتے جاتے ہین

غرور رونمائی کا مآل کار یہ دیکھا
کہ نادم ہو کے زیر خاک پنہان ہوتے جاتے ہین

اونہین کو کشتۂ مار سیہ خلعت سمجھتی ہے
تصدق جو ترے اے زلف پیچان ہوتے جاتے ہین

وہاں مصروف سیر باغ ہیں وہ ساتھ غیروں کے
جگر کے داغ یاں رشک گلستان ہوتے جاتے ہیں

ہمارے طرح تجھکو بھی جلاتے ہیں بلوا کر
ترے بھی مرتبے اے شمع سوزاں ہوتے جاتے ہیں

وہ اکدن دل ڈبو کر سر پہ رکھکے ہاتھ [illegible]
جو نادان مائل چاہ زنخدان ہوتے جاتے ہیں

ذوق شوق سے جاتے ہیں جب ہم کوے قاتل میں
اجل سے راہ میں دست و گریبان ہوتے جاتے ہیں

مجھے کو کچھ نہیں سکتا تمہارے روے روشن سے
مقابل ہو کے آئینے بھی حیران ہوتے جاتے ہیں

جو کہتے ہیں اوسنے اب جی سے گذرے جاتے ہیں عاشق
تو فرماتے ہیں ہم ممنون احسان ہوتے جاتے ہیں

عجب کیا ہے جو دو رو کر ڈبو دیں کشتی تن کو
ان آنکھوں سے عیاں آثار طوفان ہوتے جاتے ہیں

تمہوں چھوٹتا جاتا ہے جو ان جوش آتا ہے
کچھ اپنی بیوفائی سے پشیمان ہوتے جاتے ہیں

اگر ملک عدم کا قصد ہے تو چپ رہو حیرت
جو جاتے ہیں سوے شہر خموشان ہوتے جاتے ہیں

الفت میں کسیکے کوئی مر جائے تو جانیں
یہ کام ہے اپنا کوئی کر جائے تو جانیں

تیغ نگہ یار ہے اب قتل پہ تیار
عاشق کوئی جانباز ادھر جائے تو جانیں

کہنے ہی کی ہے بات کہ ہم مرتے ہیں تمپر
دیکھیں جو کوئی جی سے گذر جائے تو جانیں

بلبل یہ قفس میں تری بیہودہ سری ہے
گل تک ترے نالوں کا اثر جائے تو جانیں

یاں صبح گذرتی نہیں ان وعدہ شب سے
پھر آئے شب وصل سحر جائے تو جانیں

کٹواتی ہے سر بزم میں یہ سر کشئ شمع
کوئی پر پروانہ کتر جائے تو جانیں

اس عالم ہستی میں دہن ہے ہمیں حیرت

انجام بخیر اپنا گذر جائے تو جانین

دل چھٹے قید سے یہ خواہش تقدیر نہین
تیرہ بختی ہے غم زلف گرہگیر نہین

غور سے دیکھا جو دنیا کا مرقع ہمنے
تری تصویر سے بہتر کوئی تصویر نہین

یا ہو تمکو یا ہمنے جگر پتھر کا
یا مرے نالۂ جانسوز مین تاثیر نہین

تجھ جو روٹھو تو منا سکتا ہون پر یار مرا
دل بگڑ جائے تو اسکی کوئی تدبیر نہین

اپنی تقدیر سے نالان ہون خفا آپ ہین کیون
یہ سمجھ ہی کی خطا ہے مری تقصیر نہین

سلسلۂ زلف مسلسل کا اوسے کیا کم ہے
تیرے دیوانے کو کچھ حاجت زنجیر نہین

بعد مردن بھی ہے اوس پردہ نشین کا لحاظ
دست وحشت سے یہ کہتا ہون کفن چیر نہین

اب دم نزع ہے آنا ہو تو آجاؤ ابھی
دم نکلتا ہے کوئی آن مین تاخیر نہین

دل بچاتے نہین حسرت یہ خطا کرتے ہو
یار کا ناوک مژگان ہے یہ کچھ تیر نہین

کچھ سوے مردم بیمار نظر ہے کہ نہین
پہر بھی سیلاب بچا لے دیدۂ تر ہے کہ نہین

سنگدل تجھسے جفا جو کے ستم سہتا ہون
تو ہی کہدے مرا پتھر کا جگر ہے کہ نہین

زلف شبگون کا تصور نکرو کہتے تھے
دیکھو اندھیر وہی پیش نظر ہے کہ نہین

نہین معلوم یہ اندھیر رہیگا کب تک
یا الٰہی شب فرقت کی سحر ہے کہ نہین

کچھ مجھی پر نہین موقوف کہ ڈھونڈھے نہ ملے
آپ ہی فرمائیے معدوم کمر ہے کہ نہین

پوچھتا ہے ملک الموت سے اکدن مجھکو
آپکا کوچۂ قاتل مین گذر ہے کہ نہین

ظلم کرنے کا نتیجہ بھی کبھی ملتا ہے
تمکو ہنگامۂ محشر کی خبر ہے کہ نہین

شیشۂ دل مین جو اوترا تو عجب کیا اسکا
آئینہ عکس رخ یار کا گھر ہے کہ نہین

کتنا مشتاق ہے کہتے ہین وہ اغیار سے
دیکھو حیرت کی نظر جانب در ہے کہ نہین

ابتو آہ دل سوزانکا اثر دیکھتے ہین
ہمسے کب تک نہین ہوتے ہو خبر دیکھتے ہین

صورت آئینہ سکتا ہے یہ ہے غلبۂ رعب
منہ سے کچھ کہہ نہین سکتے ہین مگر دیکھتے ہین

کونسی شے ہے کہ جسمین نہین جلوہ تیرا
ہمکو تو ہی نظر آتا ہے جدھر دیکھتے ہین

عزت و مال کا کیا ذکر علاوہ اسکے
آپکے عشق مین ہم جی کا ضرر دیکھتے ہین

رخ کسی اور طرف دھیان کسی اور طرف
اندنون آپکی بے طور نظر دیکھتے ہین

زلف شبگون مین نظر آتا ہے چہرہ اونکا
شب تاریک مین سامان سحر دیکھتے ہین

اپنے دل مین یہ سمجھتے ہو کہ ہم کچھ ہین
ہم مخاطب ہین ادہر آپ اودہر دیکھتے ہین

کوئی معشوق نہین سخت جہانمین ایسا
ہان مگر آپکا پتھر کا جگر دیکھتے ہین

سوکے اوٹھتے ہین تو کہتے ہین خدا خیر کرے
روز ہم خواب مین حیرت ہی کا گھر دیکھتے ہین

ہے اونکے ابتو بھی نہین لگتا مسکا کہین
شاید ہمین بھلا دیا کچھ پرکھ کے پا نہین

لگتے نہین ذرا بھی تمہاری بانمین
بیجا کلام عاشق شیدا کے شا نہین

آزردہ ہین جو ہمسے سبب کہہ دوا ہے قضا
مشہور ہین جو ٹھیئے دور اچھا نہین

برہم کرو فراق تو عاشق ہون منتشر / جھک جھک زلف کہتی ہے یہ اونکے کان مین

جانبر ہو کسطرح کوئی کوچے سے آپکے / تیغ نگاہ ناز نہین ہے میان مین

فرہاد و قیس وادیٔ الفت سے چل بسے / ٹھہرا ہے سوا نہ کوئی امتحان مین

قوس قزح سمجھتے ہین جسکو فلک نگاہ / اون ابروونکا عکس ہے یہ آسمان مین

دل لے لیا اوسیکا ہوے جس سے ہمکلام / یہ ساحری کہان ہے کسیکے بیان مین

بد ظن کیا ہے ہمسے جو حیرت کو بے سبب / ان منھ یونکے سانپ ڈسیگا زبان مین

پوچھون کسے کس لیے تری نظرون مین خار ہون / دل مین ہے آج یار کے گردن کا ہار ہون

مشہور خلق گرچہ مین دیوانہ وار ہون / غافل نہین ہون یار سے وہ ہوشیار ہون

اغیار کے بھی دلمین کھٹکتا ہون بار بار / کانٹا تری نظر مین جو اے گلعذار ہون

رتبہ بہت بلند ہے مجھ خاکسار کا / رہتا ہون دلمین یار کے مین وہ غبار ہون

عمر روان کی چال سے منزل قریب ہے / ہر اسپ تیز رو ہے مین جسپر سوار ہون

اغیار جو کہین اوسے باور نہ کیجیے / یہ سب سخن فروش ہین مین جان نثار ہون

کہتا ہے مجھسے آنکے ہر دم خیال یار / حیرت مین تیرے غنچہ دہن کی بہار ہون

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہین / سامان سو برس کے ہین کل کی خبر نہین

آجائین رعب غیر مین ہم وہ بشر نہین / کچھ آپکی طرح ہمین اونکا ڈر نہین

جس پر پڑے پھر اوسکو خدا بھی پناہ دے — تیغ نگاہ یار کی پیدا سپر نہین

مشہور خلق عیسیٰ دوران تو ہو مگر — لیکن مریض عشق کی جانب نظر نہین

اک تو شب فراق کے صدمے ہین [illegible] — اندھیر اوس پہ یہ ہے کہ ہوتی سحر نہین

سرو سہی جو کہتے ہین شاعر تمھین [illegible] — بیشک نہال عیش ہو لیکن ثمر نہین

کیا کیسے اسطرح کے ملون مزاج کو — وعدے کا ہے یہ حال ادھر ہان ادھر نہین

کیا جانین کیسی جوڑ ہمانی رقیب نے — ایسے خفا ہین بولتے دو دو پہر نہین

دیکھے قدم جو اوسکے تو الفت مین پھنس گئے

حیرت [illegible] سوا ہمارے کسی کا جگر نہین

ادھر تو جان ہی جاتی ہے [illegible] — اودھر وہ دونو ہاتھو نسے کلیجے کو سنبھالے ہین

بتایا سب کو [illegible] — مگر اعضا تمہارے نور کے سانچے مین ڈھالے ہین

بہار آئی ہے گلشن مین [illegible] — نکلوان نے بھی گریبان اپنے اپنے پھاڑ ڈالے ہین

تعجب [illegible] — یہان جانے مین روتے ہین جہانکے رہنے والے ہین

نہین [illegible] — یہ آہو مارے گرمی کے زبان باہر نکالے ہین

بہت آرایش گیسو مین ہو مصروف [illegible] — کہو تو کسکے ڈسنے کو یہ کالا ناگ پالے ہین

[illegible] کھیل سمجھے ہین سب یہ — وہان تو جی نکلتا ہے یہان جینے کے لالے ہین

صف مژگان [illegible] کیا کہین گرم نظارہ — لہو کیون [illegible] بیمار تر کو [illegible] ہین

[illegible] — یہان فکر رسا کے پاؤن مین دیکھو چھالے ہین

لگا کر گیسوئین نقرئی سو باف کہتے ہین
بچے رہئے ذرا انسے یہ کالے کوڑیالے ہین

عیادت کو جو آتے ہین تو فرماتے ہین ہنس ہنسکے
کہو حسرت ابہی تک کیا جگر کے زخم آلے ہین

سہو تجنے بہی نہین پایا ترا استانہ تربت مین
ملایک ڈہونڈتے آتے ہین بیتابانہ تربت مین

پس مردن جو ہیرے پرسش اعمال کو آئے
فرشتو نکو سنایا یار کا افسانہ تربت مین

بلایا یار نے جسدم چلی کس کس کاوٹ سے
دکہایا روح نے بہی ناز معشوقانہ تربت مین

دل صد چاک کو دیکہا فرشتوں نے تو یہ پوچہا
لیے آئے ہو کیا اون گیسوؤنکا شانہ تربت مین

فنا کے بعد بہی چہوٹے نہ ترے غم سے اشک
وہی الجہن وہی حسرت وہی گہبرانا تربت مین

گئے سب کنج مرقد تک کہلا یہ تفرقہ وان بہی
جو اپنے تہے وہ ساتہ آئے رہا بیگانہ تربت مین

جنازے پر مچل بیٹہے ہین کہتے ہین بتا پہلے
کسے سونپا ہمارے عشق کو چہرانا تربت مین

لہو سے ہے کفن گلرنگ کشتے کا ترے قاتل
پڑا سوتا ہے پہنے خلعت شاہانہ تربت مین

عزیز و اقربا و دوست دنیا کے ہمنگ تہے
فنا کے بعد کوئی دیکہنے آیا نہ تربت مین

رہے جب تک جہان مین ہمکو خالی ہی نظر آیا
ہوا لبریز آخر عمر کا پیمانہ تربت مین

جو اس جوش جنون مین مر گیا تو ہے یہ اندیشہ
کفن بہی پہاڑ ڈالیگا ترا دیوانہ تربت مین

صدا اس سن کے آتے ہین ملایک اپنے مرقد مین
دل نالان لیے ہمدم کہا خوب تو تنہا نہ تربت مین

خدایا وقت پرسش نام تیرا ہی رہے جاری
زبان پر کہلائے مجہکو ہمت مردانہ تربت مین

جہکا نا سر کو اپنے جانب معبود اے حسرت

کلیسہ ہے نہ کعبہ ہے نہ ہے بتخانہ تربت مین

شکستہ دل کبھی مجھکو شکستہ پا سمجھتے ہین / مری افتادگی سے وہ مجھے کیا کیا سمجھتے ہین

جو ہین کاکل کے مجنوں انکو لیلیٰ سمجھتے ہین / رخ انور کو ہم صبح شب یلدا سمجھتے ہین

ہمارے نالہ و زاری کو ناصح کیا سمجھتے ہین / رولاتے ہین مجھے وہ جو مرا رونا سمجھتے ہین

جو کیفیت ہے دل کی کیا کہیں کیسا سمجھتے ہین / نہیں معلوم تم کیا ہو تمھین ہم کیا سمجھتے ہین

کیا ہے اسلیئے پردہ کہ ہو مشتاق ہر عالم / تری کیسب ہم اے شوخ بے پردا سمجھتے ہین

مرے اشکوں کی طغیانی پہ فرماتے ہین اکثر / ہم ایسی چشم طوفان خیز کو دریا سمجھتے ہین

اگر گل گوش گر ہوتے تو پھر نالونکو یوں ہنستے / یہ سنتے ہین کلام بلبل شیدا سمجھتے ہین

قیامت مین ملو شاید نہیں امید جیتے جی / تمھاری یار رمز وعدۂ فردا سمجھتے ہین

ہمارے طرح تو بھی ہے نگاہ یار کی کشتہ / تجھے کیا نرگس بیمار ہم اچھا سمجھتے ہین

کوئی معشوق دنیا مین نہیں اس شان و شوکت کا / تمھین یکتا سمجھتے ہین تو کیا بیجا سمجھتے ہین

جہانکی سیر کرکے خانۂ اصلی کو جائینگے / تماشا گاہ دنیا ہے اسے میلا سمجھتے ہین

یہ چشم منتظر کے گل کھلے ہین باغ عالم مین / جہانمین لوگ جسکو نرگس شہلا سمجھتے ہین

نفس کی آمد و شد بھی نہو تو کیا اچنبہ ہے / طلسم زندگی کو ہمتو اک دہوکا سمجھتے ہین

شب گیسو سے عنبر بو سے ہوتا ہے عیاں جسدم / رخ انور کو تیرے نور کا تڑکا سمجھتے ہین

شمیم کاکل مشکین کے ہین جو کہ دیوانے / حقیقت کیا تری اے عنبر سارا سمجھتے ہین

ہماری آہ سوزاں آسماں تک جب سے جاتی ہے / ستارونکو لب گردوں کا چھالا سمجھتے ہین

جلا دیتی ہے دلکو شعلۂ رخسار کی گرمی
بجا ہے جو تمہین آتش کا پرکالا سمجھتے ہین

کبھی دن بعد جاتا ہون تو مجھپر طعن ہوتی ہے
کہان رہتے ہو اب تو ہم تمہین عنقا سمجھتے ہین

نگاہ مست کے سرشار سے پوچھو تو کہدیگا
کہ چشم یار کو ہم ساغر صہبا سمجھتے ہین

جو سرشار مئے حب رخ گلگون ہین ساقی
مجھے بھی دیدۂ میگون کا متوالا سمجھتے ہین

کوئی عاشق نہین ہے مطمئن اونکے تلون سے
کبھی ادنی سمجھتے ہین کبھی اعلی سمجھتے ہین

نظر ڈالی عجب ڈھب سے کہ پہلو ہو گیا خالی
مرے دل کو نگاہ ناز کا بدلا سمجھتے ہین

جو مشتاق لقاے یار ہین بے یار کے حسرت
وہ جنت کو بھی اک صحرا وحشت زا سمجھتے ہین

مین ایسا خستۂ تیغ نگاہ ناز قاتل ہون
تڑپنے کی اجازت بھی نہین جسکو وہ بسمل ہون

یہ جلوہ اونکا کہتا ہے کہ ہر حالت مین کامل ہون
کبھی برق طپان ہون مین کبھی بیتاب دل ہون

کوئی ہاتھ اور اب قاتل ابھی مین نیم بسمل ہون
تمنا ہے کسی ڈھب سے ترے کشتون مین داخل ہون

مجھے غیرونکی صحبت مین بلا کر کیون جلاتے ہو
تمہارا عاشق شیدا ہون یا مین شمع محفل ہون

شب فرقت کے نالون سے کوئی سونے نہین پاتا
بلا کیطرح سے مین اپنے ہمسایون مین نازل ہون

وہ کشتی ہون ہمیشہ جو رہے طوفان ہستی مین
کنارہ ایک عالم کو ہے جس سے مین وہ ساحل ہون

تمہارا حسن میرا عشق اک عالم پہ روشن ہے
اگر تم غیرت گل ہو تو مین رشک عنادل ہون

جو موقع پاکے ذکر بیقراری کیجیے اوس سے
تو فرماتے ہین کیا مین باعث بیتابئ دل ہون

تری تعریف کا دعوے کرون مین کیا مری ہستی
لقاے جاودان ہے تجھکو مین اک نقش باطل ہون

تنفر کا سبب کھلتا نہین مجھکو تعجب ہے / بتایا آپکو گل جس سے مین بھی تو وہی گل ہون

تصور ہر گھڑی رہتا ہے اوس مہر درخشان کا / مرا دل ناز کرتا ہے کہ مین خورشید منزل ہون

کہون کیا صدمۂ فرقت سے جو کچھ ہے مری حالت / تمہین انصاف سے کہدو کہ مین جینے کے قابل ہون

جو پوچھا گھر سے باہر کیون نہ نکلے ہنسکے فرمایا / مری جسکو تمنا ہے مین اوسکی حسرت دل ہون

تمہین عقدہ کشائی خلق سب کہتے ہین دنیا مین / تعجب ہے تمہارے عہد مین پابند مشکل ہون

یہ بالغ ہے تو عاشق وہ کہتا ہی کہ جی تک دو / الہی عقل کی خاطر گردن باندھے کھڑا ہون

تمہاری کاکل پیچان خبر گیران نہین ہوتی / دل دیوانہ کہتا ہے مین بے طوق و سلاسل ہون

سیہ بختو نہین گیتے ہو تو حیرت یہ دعا مانگو / خط شب رنگ ہون یا یار کے رخسار کا تل ہون

جسے چشم فسونگر سے وہ دیوانہ بناتا ہین / تو اوسکے ہوش اوڑ اوڑ کے نہ آنے پاس جاتے ہین

کبھی سہندی چھوڑاتے ہین کبھی مسی لگاتے ہین / ہمارے پاس آنے مین کیا کیا رنگ لاتے ہین

خبر اسکی نہین ہے پر خزانکے دن بھی آتے ہین / چمن مین گریہ شبنم پہ غنچے مسکراتے ہین

سوے گور غریبان جب کبھی ہوکے جاتے ہین / بجاے چادر گل قبر پہ تیوری چڑہاتے ہین

تمہارے عشق کے مارے ہمیشہ خاک اوڑاتے ہین / ملے ہین خاک مین جسپر بگولے بنکے آتے ہین

تمنائی شہادت اسقدر دل مین سمائی ہے / کسی پہ تیغ وہ کھینچین ہمین گردن جھکاتے ہین

نشان کفش پا اونکا ملے کیونکر کہ سینے پر / جہان وہ پاؤن رکھتے ہین بشر آنکھین بچھاتے ہین

غضب کا ہے فریب حسن ان بے مہر معشوقونکا / بشر کی تو حقیقت کیا ملک دھوکے مین آتے ہین

زمانے کی دورنگی کا اثر ہے اور کیا سمجھین
ادہر ہمین ہم یاد کرتے ہین وہ ہمکو بہولے جاتے ہین

بہت بیتاب ہوتے ہین ہمین جب تم نہین ملتے
تمہارے داغ الفت کو کلیجے سے لگاتے ہین

بہلا انسان تو کیا ہمتو فرشتے نہ جب چپکینگے
تمہارے دیکھنے والے کہین آنکہین چراتے ہین

یہ مانا ہمنے شکوہ غائبانہ سخت بیجا ہے
کچہ اونکی تو کہو جو عاشقونکے دل دکہاتے ہین

غرور حسن بیجا ہے مآل کار تو سوچو
یہی اعمال دنیا سے بشر کے ساتہ جاتے ہین

وہ پہر سے لگاتے ہین کوئی اندہیر ہوگا
کیا تسخیر دل جسنے وہی جادو جگاتے ہین

جنہین عشق حقیقی ہے وہ ہر حالت مین خوش ہونگے
مگر یان بوالہوس جو ہین وہی ایذا اوٹہاتے ہین

جہانکہین آئے ایمان یا رزق مقدر ہو
رضامندی ہے اونکی جو طلب تہی وہ پاتے ہین

جو پوچہی حلقۂ گیسو کی کیفیت تو فرمایا
ڈرو انسے یہ وہ پہندے ہین جنہین دل پہنسائے جاتے ہین

کسے طاقت ہے نقاش ازل سے کوئی یہ پوچھے
جہانمین نقش ہستی کیون بناتے کیون مٹاتے ہین

جو فرماتے ہین کیون روتے ہو حسرت بہر کہتا ہون
تمہاری آتش فرقت کو اشکون سے بجہاتے ہین

کہا جب دل نے گہبرا کے ترے پاس چلے جاتے ہین
پکاری بیقراری ہم وہان پر گہر بناتے ہین

دم ہر دن ہمین خوف شب بت ڈراتے ہین
بدلے داغ الفت ہم اندہیرے گہر مین جلاتے ہین

نہ دیکہو سوے کاکل حسرت دل کہہ سناتے ہین
بڑا اندہیر ہوگا آپ کسکو چہین جاتے ہین

پری رو نابش ولکا ہمین کیا خوف کہاتے ہین
تمہارے آتش رخ سے تو شعلے تہرتہراتے ہین

نہین معلوم کس انداز سے صورت دکہاتے ہین
بشکل عکس آئینہ کے دل مین سماتے ہین

اگر پوچھا کسی نے عاشق صادق بھی ہے کوئی
تو وہ منہ پھیر کے میری طرف اونگلی اوٹھاتے ہین

سبو دریا جو جاتے ہین تمہاری چشم کے وحشی
حباب بحر بھی کیا کیا اونہین آنکھین دکھاتے ہین

ہر اک تقریر مین ہر بات مین آگے رقیبو انکے
مری توہین ہو جسمین وہی پہلو دباتے ہین

رقیبان سیہ رو کے سبب موقع نہین ملتا
مگر ہان خانۂ دل مین اکیلا انکو پاتے ہین

ہم اس وعدے پہ دیتے ہین جو ہے مد نظر انکو
اگر پہلو مین آ بیٹھو تو دل سے باز آتے ہین

کسیکا حال بیتابی سنا جسدم تو فرمایا
لباس عاشقی مین بوالہوس دھبہ لگاتے ہین

گئے جو کنج مرقد مین بچے تکلیف دنیا سے
حصار عافیت کو لوگ کیونکر ہو کے جاتے ہین

نہین خال سیہ چہرہ پہ شاید عطر کھینچین گے
گل عارض کی خوشبو سے وہ کاکل بساتے ہین

ہوے ہین عالم امکان روشن جسکے جلوے سے
اوسی شمع تجلی سے تو ہم بھی لو لگاتے ہین

جو رحم آیا تو چھاتی سے لگا کر مجھکو فرمایا
تجھے اب بھی شب فرقت کے صدمے یاد آتے ہین

گلستان مین برنگ گل گریبان چاک کرتی ہے
ہم اپنے نالۂ موزون جو بلبل کو سناتے ہین

ارے اے غافلو کیا حشمت دنیا تمہارے ہے
کوئی پوچھے تو ان سے کیا عدم کو ساتھ لاتے ہین

جو کہتے اونسے اس جور و جفا کی بھی کبھی حد ہے
تو کہتے ہین کہ گھبراؤ ابھی ہم آزماتے ہین

چہ ٹیلے شعر سنکر جب ہوے تحسین بپا بولے
نئی صورت سے حیرت دلاتی [illegible]

یہ زندگی ہے جسے اضطراب سمجھے ہین
وہ [illegible] خواب سمجھے ہین

جہانمین جسے عہد شباب سمجھے ہین
اوسی [illegible] آفتاب سمجھے ہین

وہ اپنے دل میں جسے ماہتاب سمجھے ہیں
ہم اوسکا عکس رخ بے نقاب سمجھے ہیں

ہوے ہیں عشق میں غارت کنندۂ دل و جان
تجھے کو لوگ دل خانہ خراب سمجھے ہیں

نہ جانے پائے کسیطرح سے دل عاشق
یہی تو ایک وہ کار ثواب سمجھے ہیں

وہ دیکھ دیکھ کے ہنستے ہیں کیوں ہمکو روتا
اسی بھی کیا مری چشم پرآب سمجھے ہیں

شب فراق جو گذرا ہے ہمپہ محشر میں
نہ ہوگا اس سے زیادہ عذاب سمجھے ہیں

برشتگی کا مزا اور کوئی کیا جانے
جو دل جلے ہیں وہ لطف کباب سمجھے ہیں

نفس کی آمد و شد تک ہے قالب خاکی
اسے بھی ایک طلسم حباب سمجھے ہیں

کسیکے سر پہ بلا آئیگی یہ بل ہیں وہی
تمہاری زلف کا ہم پیچ و تاب سمجھے ہیں

یہ آسمان پہ تیرا عکس ناخن پا ہے
جسے ہلال فلک شیخ و شاب سمجھے ہیں

سوال جسپہ تمنا ہو کس توقع پہ
ترے دہن کو تو ہم لاجواب سمجھے ہیں

یہ ناز حسن دو روزہ پہ آمعاذاللہ
اسے بھی ہوگا کبھی انقلاب سمجھے ہیں

قطعہ

گئے شباب کے ہمراہ زندگی کے دن
اب آگے جیسی کٹی ہی خراب سمجھے ہیں

گذر گئی شب گیسو سفید بال ہوے
اوسے ہیں اثر شب ماہتاب سمجھے ہیں

گنہ اگرچہ ہوے بیشمار ہیں مگر
ترے کرم کو بھی ہم بے حساب سمجھے ہیں

لحد میں جائیگا ہنگام سعد رخت بدن
عدم کے گنج کا پیرایہ تراب سمجھے ہیں

تمہارے فہم سے حیرت الگ ہی مشکل بجا
اوسے جناب رسالت مآب سمجھے ہیں

آثار زیست اپنے نہیں پائے جاتے ہیں
جی ڈوب ڈوب جاتا ہے غش آئے جاتے ہیں

اغیار کیسے شوق سے بلوائے جاتے ہیں
فرقت نصیب جن جگر کہائے جاتے ہیں

جب کہتے ہیں کہ لیجے ترے گھر آئے جاتے ہیں
دل کی طرح سے ہم او نہیں بہلائے جاتے ہیں

مدت سے اونکے خنجر ابرو کا عشق ہے
کس پر دزدیدہ دیکھین ہیچ نظین پھرائے جاتے ہین

جب روح سے کہا نہیں پر تیغ تھام کا
دل ہول اوٹھا کہ ہم بھی گھیر آئے جاتے ہین

پہونچی ہے اونکی کہ اکثر جو ہم خادم
دل کانپتا ہے پاؤں بھی تھرائے جاتے ہین

اب کہتے کس سے ہم کوئی احوال اپنا
خلوت سرا کے ناز سے شرمائے جاتے ہین

کہتے نگاہ گرم سے دیکھا جو آپ نے
رخسار صاف پھول سے کمہلائے جاتے ہین

چھپکے رہیں تو بوجو نکلی ہے آتش جگر
کیا حال دل کہیں تو نکلوائے جاتے ہین

باغ جہاں میں ہم جو کلیجے چھچھولے
ہر دم شوق سے ... بنائے جاتے ہین

حسرت جو پند ناصح اتیان اچھی نہیں سنو
پچھتاؤ گے ابھی نہیں سمجھائے جاتے ہین

تشبیہ اونکی زلف سے دین کس بات مین
خورشید نہ ویسی ہے نہ وہ ظلمت ہے رات مین

اب ہے وہ بگڑنے لگے بات بات مین
اونسا تو بد مزاج نہیں کائنات مین

تڑپا نہ سانس لی تری فرقت کی رات مین
یہ صبر بھی سنا ہے کسی نے حیات مین

اب ہم سمجھ گئے کہ وہ ہین دل لگی کی گھات مین
شادی نہین ہم ہی تو گئے ہین برات مین

بے رحم و بے مروت و خودسر و خود پسند
ہے کونسی صفت جو نہین اونکے ذات مین

ہم تو نگاہ لطف سے بیہوش ہو گئے
کچھ سحر ہی ہے کیا نظر التفات میں

بہتر جہان میں سب سے ہے شیریں کلام
یہ حظ نہ قند میں ہے نہ لذت نبات میں

باتیں کرے دہن میں زباں کی نہیں مجال
گویا ہے کوئی اور طلسمی قنات میں

اچھا نہ یار آؤ جہاں سے نہ دل لگو ہے
آتا ہے سب کے کام وہی مشکلات میں

عادل سنا ہے آپکو سبب عشق کا
یہ جور اتارتے نہ کسی حادثات میں

بندے سے رحیم کے ہو تو امت کہے کی
حیرت عبث ہے تجھے خیال نجات میں

جس دن سے تیرے ناوک مژگاں ہیں نظر میں
اوس روز سے کانٹے سے کھٹکتے ہیں جگر میں

دل یاد رخ یار میں وہم زلف و کمر میں
گذریگی مری عمر اسی شام و سحر میں

یہ عمر رواں رہتی ہے دن رات سفر میں
اک دم بھی اسے چین نہیں آٹھ پہر میں

یہ وجہ نہیں بلبل بیتاب کے نالے
وہ روپ دکھاتے ہیں لباس گل تر میں

دیوانہ مجھے دیکھ کے بولا وہ مسیحا
جلنے کا نہیں زلف کا سودا جو ہے سر میں

بیتاب جو ہوتے ہیں تو فرماتے ہیں اکثر
کیا سحر ہے اس نالۂ پر سوز کے اثر میں

مر جاتے ہیں پر دل سے تمنا نہیں جاتی
لذت ہے عجب نخل محبت کے ثمر میں

صورت کو تری دیکھ کے کہتے ہیں پریزاد
اللہ کی قدرت نظر آتی ہے بشر میں

خال رخ روشن کے محبت سے ہے ظاہر
اک روز ولی ستارہ ہے ہمراہ قمر میں

آخر ہے شب وصل مجھی پر نہیں موقوف
رنگت ہے اڑی داسی کی رخ شمع سحر میں

کہتے ہین وہ غیرون سے جو آجاتے ہین حیرت
ہوتی ہے عجب طرح کی رونق ترے گھر مین

زلف کو چہرے سے سرکاؤ کبھی یار کہین
دل سے اوڑ جائے مرے خوف شب تار کہین

جنبش ابرو کے پر خم پہ تو مائل ہو بہت
تم نے دیکھی ہی ہے چلتی ہوئی تلوار کہین

اونکی بیٹھے سے مرے پہلو پہ نظر پڑتی ہے
دل نہ ہو جائے مصیبت مین گرفتار کہین

اب جو آتے ہو تو لیے رشک مسیحا ہو تم
پھر نہ بڑھ جائے مرے عشق کا آزار کہین

رحم آیا بھی تو کہتے ہین ابھی بچ جائے
دل لگانا نہ خبردار خبردار کہین

شکوہ کرین کیا کہ بمشکل تو یہان تک پہونچا
اب ترے در سے نہ جائیگا گنہگار کہین

سحر اوس چشم فسونگر کا ہے مشہور جہان
تو نے دیکھا اوسے کیا نرگس بیمار کہین

انہون نالون کی صدا بھی نہین آتی اوسکی
چل بسا کیا مرے پہلو سے دل زار کہین

آپ کے محو لقا آئے عدم سے یان تک
نہ ملی پر نہ ملی دولت دیدار کہین

ہمنے کونین مین دوڑائی نظر پر سودا
کوئی دیکھا نہ محبت کا سزاوار کہین

اے فلک تفرقہ پرداز یہ لازم ہے تجھے
میری گردن ہو کہین یار کی تلوار کہین

دیکھ لیتے ہین تمہین چشم تصور سے ہی وہ
چھپتے بھی ہین بھلا طالب دیدار کہین

چشم جادو سے اوٹھانا نہین اچھا حیرت
زندگی آپکو ہو جائے نہ دشوار کہین

قصیدہ نعت

خدا نے شافع محشر کیا ہی جس مکرم کو
اوسی نور مجسم کا بہروسا ہی بڑا ہم کو

ہمارے خاتم مرسل زمانے بہر سے افضل ہین
ہو خرچلتے ہین لوگ جس ذات مقدم کو

جو ہین سرشار عشق سرور عالم زمانے مین
تصور مین نہین لاتے ہین کبہی شادی و غم کو

مری حالت پہ رحم آئے تو مولا نے خالق سے
عجب کیا بخشوائین جان تازہ مجھ سے بیدم کو

تمہین ہو باعث ایجاد خلقت آسمان و الا
تمہارے واسطے حق نے لگایا باغ عالم کو

مسلمان ہین نہایت تنگ بے دینون سے اب مولا
بجاؤ اپنا نقارہ نکالو دین کے پرچم کو

کیا ہے منتظم تمکو خدا نے تم اگر چاہو
کرو دشمن کو غمگین شاد کر دو اہل ماتم کو

ہمین تنہا سمجھکر دشمن ایمان اکڑتے ہین
نکالو انکے بل مولا مٹادو پیچ کو خم کو

نہایت ہند سے عاجز ہو نمین اے سرور عالم
بلا کر مجھکو کعبہ مین پلاؤ آب زمزم کو

تجھے دینگے جنت تک یہ دونون کاہش جان ہین
دے دلسے نکالو سرور دین اب غم و ہم کو

کیا اللہ نے پیدا ملک بہی حور و غلمان بہی
نبوت دی شرف بخشا مگر اولاد آدم کو

فراق سرور عالم سے جو بیمار رہتا ہے
بتاؤ نیند آتی ہے کبہی اوس صاحب غم کو

قطعہ

نبی نے حکم ربانی سے چارونکو خلافت دی
ابوبکرؓ و عمرؓ کو اور عثمانؓ مکرم کو

ہوا جب انتقال اونکا بلا کر سرور دین نے
وہی عہدہ دیا حضرت علیؓ سردار اعظم کو

وہ ہے حامی تمہارا جسکا کلمہ پڑہتے ہو حسرت
نہ بہولو یاد رکہو تم اوسی کے اسم اعظم کو

مناجات

بچا فون لو سے لینے نہ دیکھون غیر کے در کو
الٰہی رزق سے معمور کر دے تو مرے گھر کو

جہانمین سرخرو رکھتا ہے تو ہی خشک کو تر کو
جلا پانی کو دی تو نے عطا کی آب گوہر کو

دکھاتا ہے تو ہی سارے گلونکو باغ عالم کے
تو ہی نے روشنی بخشی ہے میرے دیدۂ تر کو

لکھون مین کیا صفت تیری تو ہے وہ فیض کا چشمہ
کہ جسنے بھر دیا پانی سے دریا کو سمندر کو

خداوندا مری چشم بصیرت کی تمنا ہے
کہ جب جنت مین جانا ہو تو دیکھون حوض کوثر کو

تو ہی خالق تو ہے ابر کرم ہے باغ عالم کا
تو ہی سرسبز رکھتا ہے گلستانمین صنوبر کو

بنایا تو نے سنبل کو بستان کا گل پیچان
گل رخسار سے خوشبو عنایت کی گل تر کو

فقط افلاک ہی روشن نہین کر کے ستارون سے
زمین کو بھی تو چمکایا بسا کر اہل جوہر کو

جواب خط نہین لایا تو اب خدشہ یہ ہوتا ہے
ہوا تیری گلی کی لگ گئی شاید کبوتر کو

ہوا کیا اہل دنیا کو یہ کیسا وقت آیا ہے
کہ اب پہچانتا کوئی نہین خویش و برادر کو

زبانین وہ ملین اس عہد مین لوگونکو بے موقع
کہ جنکے سامنے رتبہ نہ برچھی کو نہ خنجر کو

ہوا کچھ انقلاب ایسا زمانہ مین کہ وہ مونس
جنہین میری تمنا تھی وہ کہتے ہین چلو سرکو

الٰہی اب بلا لے پاس یا پھر آبرو دیدے
کسی صورت تو ہو تسکین میری جان مضطر کو

دہن کو دی زبان تو نے عطا کی اوسکو گویائی
کرے حمد و ثنا تیری یہ لازم ہے سخنور کو

کشش اپنی ہے دلکو بھی دکھائے خالق مطلق
کہ تو ہی نے دیا جوہر یہ مقناطیس پتھر کو

خدایا اپنے کوچے کی گدائی مجھ گدا کو بھی
کہ تو نے سلطنت بخشی تھی دارا کو سکندر کو

خداوندا عطا کر دلکو اپنے عشق کی گرمی
سکھا دے جو کہ مجھ ناشاد کے اس دامن تر کو

تعلق ہے جنہیں مجھسے سو وہ بھی بیخبر نکلے
اونہیں بھی شاد کر یارب جگا اونکے مقدر کو

نکر روز جزا کا خوف تو حیرت کہ خالق نے
سمجھکے شافع محشر کیا تیرے پیمبر کو

کیا جانیے مائل ہے کدھر ہمسے نہ پوچھو
ایسے دل وحشی کی خبر ہمسے نہ پوچھو

عشق رخ روشن میں ہوا زلف کا سودا
کٹتی ہے جو کچھ شام و سحر ہمسے نہ پوچھو

جب دل میں تپ ہجر کی سوزش ہو تو جانو
کسطرح سے جلتا ہے جگر ہمسے نہ پوچھو

گو کہنے سے ہوتی ہے تمھیں دلکی کدورت
ہم سب یہ سمجھتے ہیں مگر ہمسے نہ پوچھو

فکر دہن تنگ سے فرصت کسے یاں ہے
رہجاؤ ابھی حال کمر ہمسے نہ پوچھو

کیا کیا شب تنہائی میں آئے نہ خیالات
ہمپر جو گئی رات گذر ہمسے نہ پوچھو

کیوں غیر سے داد طلب تیغ نگہ کے
ہم بھی تو رہے سینہ سپر ہمسے نہ پوچھو

حال شب فرقت نہیں اظہار کے قابل
جسطرح سے ہوتی ہے سحر ہمسے نہ پوچھو

حیرت کا کیا ذکر کسی نے تو یہ بولے
ہوگا وہ کہیں خاک بسر ہمسے نہ پوچھو

خوب سرشار ہوں لے ہاتھ میں پیمانے کو
ساقیا ہم بھی دعا دیں ترے میخانے کو

اوسنے کیا کہہ دیا بیساختہ جل جانے کو
رات بھر شمع تو روتی رہی پروانے کو

رخ ملا زلف کو یا زلف ملی شانے کو
ایک ہم خلق ہوئے خون جگر کھانے کو

ہمدم و قالب کی جدائی ہے مقرر اکدن
بوئے گل آئی ہے جامے سے نکل جانے کو

میں تو ہوں عاشق رخ زلف دکھلاؤ مجھے
جاکے زنجیر پہناؤ کسی دیوانے کو

دل گیا کوچۂ قاتل میں تو اب تک نہ پھرا
جان بھی جاتی ہے اب دل کی خبر لانے کو

ہاتھ پہونچا نہ مرا زلف رسا تک اونکی
وائے تقدیر کہ خدمت یہ ملی شانے کو

گر مٹے حسن جلا دیگی خبر اسکی نہ تھی
آئے تھے گلشن ہستی کی ہوا کھانے کو

حال حیرت کا جو دیکھا تو یہ حسرت نے کہا
اے خدا ہوش میں لائے مرے دیوانے کو

یہ محو ہوئے دیکھکے بے ساختہ پن کو
آئینہ میں خود چوم لیا اپنے دہن کو

کرتی ہے نیا روز مرے داغ کہن کو
غربت میں خدا یاد دلائے نہ وطن کو

چھوڑا وطن آباد کیا ملک دکن کو
تقدیر کہاں لیگئی یاران وطن کو

قد ہو نہ گئے چھوڑ دے تقوے کے چلن کو
زاہد بھی اگر دیکھ لے اوس توبہ شکن کو

کیا لطف ہے جب مونس و یاور نہو کوئی
ہم دل سے غربت ہی سمجھتے ہیں وطن کو

معدوم ہوے ہم کمر یار کے غم میں
جو نقطۂ موہوم سمجھتے تھے دہن کو

انگڑائی پہ انگڑائی ہے مخمور ہیں آنکھیں
تن تنگ کے دکھلاتے ہیں جامے کے بدن کو

اے یار مرا دل بھی اوسی سے ہے ڈوبا
جینے کہ بنایا ہے ترے چاہ ذقن کو

مرجھائے پڑے تھے گل مضمون ہزاروں
شاداب کیا ہمنے گلستان سخن کو

چلتے ہیں عجب چال قیامت کی یہ گلرو
پامال کئے دیتے ہیں ہستی کے چمن کو

ہو جائے نہ پھر مجھکو کسی چشم کی وحشت
پھر خواب میں دیکھا ہے غزالان ختن کو

ڈرتے ہیں وہ شاید کہ کہیں چوٹ نہ لگ جائے
سمٹے ہوئے بیٹھے ہیں چرائے ہیں بدن کو

دہوکا ہوا مجھکو خط شبرنگ کا اونکے
دیکھا شب مہتاب میں جب چاند گہن کو

ہے حکم پرے گیسو و رخسار کا وحشی
ٹہرے نہ حلب میں تو نکل جائے ختن کو

خدمت میں تری نذر کو کیا لائیں بجز دل
ہم رند تو کوڑی نہیں رکھتے ہیں کفن کو

مستی کی گہڑی پہ بھی جمے پا انکا لا کہا
تاراج جو کرتا ہے بدخشان و یمن کو

خوش ہو کے چہکتے ہیں جو یہ مرغ گل ہیں
ہنستی ہے خزان دیکھ کے مرغان چمن کو

رسوا انہوں دیوانوں میں عزت مری رکھیو
اے دست جنوں تا بہی چہوڑیو کفن کو

بجلی نہیں گرتی ہے یہ ہے آگ برستی
نالوں نے مرے پہونک دیا چرخ کہن کو

آتی ہے طبیعت جو کبھی جانب اشعار
جی ڈہونڈہتا ہے قدر شناسان سخن کو

شرمندہ ہوئے میری شکایت تو بولے
بس چپ رہو حسرت نہیں سیکھے سخن کو

نہ مہر و ماہ کی تنویر دیکھو
تم اپنا حسن عالم گیر دیکھو

تم اپنے عشق کی تاثیر دیکھو
تڑپتے ہیں جوان و پیر دیکھو

مجھے دیکھا تو بولے پھیر کے منہ
اولٹی ہی ہے یون تقدیر دیکھو

ہلال عید قربان بن گئی ہے
مرے سفاک کی شمشیر دیکھو

تمہارے وحشئے کاکل کے عاشق
بلا میں پڑ گئی زنجیر دیکھو

لگایا کس سے مجھ سے ہر اد ل
تم اس تقدیر کی تدبیر دیکھو

شب فرقت میں بھی آئی نہ ہچکی — ذرا اس موت کی تاخیر دیکھو

اگر ہو آئینہ ہی سے فرصت — سراپا غم کی ہی تصویر دیکھو

جلے خود ہی جو پروانے کو پھونکا — ہوئی کیا شمع کی تعزیر دیکھو

تصور چھوڑ دو کون و مکاں کا — اگر اوس یار کی تصویر دیکھو

[illegible] خوں ناحق [illegible] — یہ ہر جائیگا دامنگیر دیکھو

تمہیں چھلے گراں ہیں [illegible] — ہماری ہتکڑی زنجیر دیکھو

نہیں مجھ میں نہیں اک قطرہ خوں — تو باور ہو تو دلکو چیر دیکھو

تمہارا بھی مرا سا حال ہو جائے — جو اپنی آپ تم تصویر دیکھو

مرا دل سرد مہری سے تمہاری — ہوا ہے خطہ کشمیر دیکھو

تمہارے تیر مژگاں کی ہوس ہے — تمنائے دل نخچیر دیکھو

فقط اک میں نہیں عاشق تمہارا — بلا گرداں ہے چرخ پیر دیکھو

دل عاشق نہ تڑپاؤ دم حشر — یہی ہوگا گریباں گیر دیکھو

سنے نالے تو بولے میرے در پر — کھڑا ہے کون بے تقصیر دیکھو

دعاؤں کے عوض میں گالیاں ہیں — کلام اپنے مری تقریر دیکھو

نہ اب شکوہ کرو حیرت کسیکا
دکھائے جو تمہیں تقدیر دیکھو

جوان دیکھو نہ سوے پیر دیکھو — جو دل میں ہے وہی تصویر دیکھو

بنایا تہا جسے محنت سے تمنے — اوسی نقشے کی اب تعمیر دیکہو
جو اسود تہے وہ ابیض ہو گئے ہین — وہی ہین گیسوے شبگیر دیکہو
شکایت ہو اگر تمکو ہماری — تو سوے کاتب تقدیر دیکہو
جو چاہو سو کرو بندیکو اپنے — گنہ دیکہو نہ کچہ تقصیر دیکہو
تمہین نے اشرف عالم کیا تہا — جو کچہ ہے اب حق توقیر دیکہو
نہین اوٹہتی نہایت ناتوان ہون — مجہے دیکہو مری تحریر دیکہو
زمانے کے گلے سے فائدہ کیا — مقدر کی بہی کچہ تاثیر دیکہو
مسلمانو جو دیکہو ماہ نو کو — تو ابرو اونکے یا شمشیر دیکہو
عیان ہے اوسکی شان بے نیازی — دکہائے جو بت بے پیر دیکہو
نہین دیکہا جو اوسکا صحف رخ — تو اوس قرآن کی تفسیر دیکہو
مین پہونچون کسطرح در پر تمہارے — مری عسرت ہے دامنگیر دیکہو
بلا سے دل تو بہلیگا تمہارا — تم اپنی زلف کی زنجیر دیکہو
کرون کس منہ سے مین عرض تمنا — بنا ہون بلبل تصویر دیکہو
تڑپتا ہے کہ آؤ صید گہ مین — تمنائے دل نخچیر دیکہو
بنایا تہا جو چہرہ گل کی صورت — وہی اب ہو گیا تغییر دیکہو
بصارت گم ہوی جاتی ہے میری — ادہر اے صاحب تنویر دیکہو
تمہاری آتش فرقت سے جلکر — مرا دل بنگیا اکسیر دیکہو

رسائی جب سے ہو کعبہ مین حیرت
وہی موقع وہی تدبیر دیکھو

کسنے بھڑکا کے آتش گل کو
سوختہ دل کیا ہے بلبل کو

دیکھکر حال زار بلبل کو
آئی بیساختہ ہنسی گل کو

نہین ساقی تو کیا کرین لیکر
اس صراحی کو جام کو مُل کو

تجھسے دکھلا کے کاکل مشکین
کیون پریشان کیا ہے سنبل کو

عالم نزع مین وہ عیسے وقت
کام فرماتے ہین تغافل کو

ہوئی مفلس خزان مین بلبل زار
جبکہ لٹوا چکی زر گل کو

تم خدا پر رہا کرو حیرت
غم نہین صاحب توکل کو

منہ دکھاتا نہین ابتک وہ گل تر ہمکو
جسکی الفت نے کیا جاسے باہر ہمکو

کشش عشق یہ دکھلاتی ہے جوہر ہمکو
دیکھتے جاتے ہین ہر گام پہ پھر کر ہمکو

کوئی نافہم سمجھتا ہے کوئی دیوانہ
تونے رسوا کیا آخر دل مضطر ہمکو

اسی حیلے سے پہونچتے دہن یار تلک
ایخدا کیون نہ بنایا لب ساغر ہمکو

عاشق ابروے قاتل تو نہو جائین کہین
خواب مین روز نظر آتے ہین خنجر ہمکو

تیرہ بختون ہی مین یکتائے جہان ہون مشہور
دیجئے زلف کا سودا جو دیا سر ہمکو

دیدہ بازی ہے رقیبونسے ہمارے آگے
دیکھتے ہین جو دکھاتا ہے مقدر ہمکو

زخمی سے تیغ نگہ تہا کہ پڑا عکس جمال
چاندنی مار گئی اے مہ انور ہمکو

نامۂ شوق جو لکہا تو پئے نامہ بری
چشم امید سے تکتے ہین کبوتر ہمکو

ہین جو اولاد مین آدم کی فساد گندم
صورت آسیا پہرواتا ہے گہر گہر ہمکو

دلمین آتی ہے کہ اب تمسے نہ بولین حسرت
تم بہی بدنام کیا کرتے ہو اکثر ہمکو

رنگ ہے وہ جو بجا لاتے تہے فرمان ہمکو
تو نے دہوکا دیا اے عمر گریزان ہمکو

پہر نہ ہو جائے غم کاکل پیچان ہمکو
نظر آنے لگے پہر خواب پریشان ہمکو

تیرے رونے سے اوٹہے ہم پہ ہزار طوفان
تو نے بدنام کیا دیدۂ گریان ہمکو

ہم ہین محو گل رخسار تو ہے عاشق گل
صبر کر دیکہہ کے اے بلبل نالان ہمکو

ناز و انداز کی تقسیم جو کی صانع نے
شوخ چشمی تمہین دی دیدۂ حیران ہمکو

نہین آتے جو عیادت کو چلو یونہی سہی
اونکو مرغوب چمن گور غریبان ہمکو

ضبط گریہ نہوا اسلئے نظرون سے گرے
بیقراری نے کیا تمسے پشیمان ہمکو

بوسۂ مصحف رخسار مین مت عذر کرو
اپنے دلمین جو سمجہتے ہو مسلمان ہمکو

دل دہڑکتا ہے پپیہے نہ رٹا کر پی پی
چین سے رہنے دے اے مرغ خوش الحان ہمکو

اب تو دیوانہ سمجہنے لگے ہمسایے لوگ
تو نے رسوا کیا اے دل نالان ہمکو

میرے گہر آ کے کہا اب یہ نہ کہنا حسرت
آپ کرتے نہین شرمندۂ احسان ہمکو

وہ چاہتے ہین پر کوئی رازدان نہو / جو رازدان بنے تو پہر اوسکی زبان نہو

تم ہو نظر کے سامنے میری نہان نہو / مین چاہتا ہون عمر مری رائگان نہو

بہڑکاو ایسی آتش الفت کو جسمین یار / شعلہ اوٹہے جو دلسے تو اوسمین دہوان نہو

سمجھے ہو جسکو برق جندہ جہانمین / شاید وہ میرا شعلۂ آتش فشان نہو

نالوننے میرے ہوتے ہو ناراض کسلیئے / کیا چاہتے ہو کعبۂ دل مین اذان نہو

اسواسطے کہین نہ شب غم کی سختیان / افسانۂ دراز کا شاید بیان نہو

جو جو ہوے جوان وہ ہونگے ضعیف بہی / ممکن نہین بہار کے پیچہے خزان نہو

دلکو ستائے جاتے ہین اوسپہ یہ جبر ہے / کہتے ہین مجہسے مائل آہ و فغان نہو

بے صبر کو یہ حکم خداوند پاک ہے / تم اوس زمین مین جاؤ جہان آسمان نہو

پہرتا ہے میری طرح بگولہ جو دشت مین / وہ بہی کوئی غبار پس کاروان نہو

حیرت زبان کو روک لے نظم کلام سے
بیکار وان سخن ہے جہان قدردان نہو

نظر ترچہی ہے پر سیدہا کئے ہین تیر مژگانکو / بنائینگے نشانہ کیا ہمارے طائر جانکو

مقام ننگ ہے یہ کون ہو منت کش یاران / کفن کی بہی نہین خواہش ہمارے جسم عریانکو

تمہارے عشق مین اک مین ہی جانسے نہین ہارا / چمن مین جاکے دیکہو تو ذرا گل کے گریبانکو

جہ یاران فتنہ کی نہین معلوم ہوتی ہے / ارادہ ہے کہ بہیجون قاصد عمر گریزانکو

بہت بل کہا رہا ہے عشق پیچان مرغ عالم مین / کہین دیکہا نہو شاید تمہاری زلف پیچانکو

دلا باد بہاری مین بہی تاثیر خزان دیکھی
ہوائے سبزۂ خط انکے چراغ ہے گلستانکو

مقابل مین ہمارے شعلہ رو کے کشتی کیسی
کہو گلگیر سے کاٹے سر شمع شبستانکو

تصور حلقۂ گیسوے جانان کا لگا ہونے
مقدر پہر مجھے دکہلائیگا زنجیر و زندانکو

تم اپنے مصحف رخسار کو ناحق چھپاتے ہو
مسلمان ہین ہمین بہی چوم لینے دو نہ قرآنکو

تری زلفون کے حلقہ مین رخ پر نور چمکایا
کیا آئینہ بند اللہ نے اس سنبلستانکو

غزل گوئی نہین جادو خیالی ہے یہان حسرت
مگر اسم اعظم یاد ہو مرد غزل خوانکو

دیکھو تو غور سے مری چشم پر آب کو
دریا نکالتے ہی سنا ہے حباب کو

مشتاق دید آپکے کب تک رہین خراب
پہر خدا کبھی تو اولٹ دو نقاب کو

سنتے ہین سبکی بات مگر بولتے نہین
بتلاؤ کیا کرین دہن لاجواب کو

چہرے کے سمت اونکے نہین ابرو ونکا رخ
ہین دو ہلال جھانکتے اک ماہتاب کو

نیچی نگہ سے سیکڑون عاشق کئے تمام
اے یار آفرین ہے تمہارے حجاب کو

اے بحر حسن سینۂ انور پہ کسلئے
آب رواں مین بند کیا ہے حباب کو

ہے عشق یار دلمین تو حسرت خبر نہو
بکنے دو واہیات انہین شیخ و شاب کو

ہو کے آزردہ اٹھا ہین تو کہان جانے دو
کچھ دلوا اور اسے خون جگر کہانے دو

خواب راحت ہی مین تلوے ہمین سہلانے دو
ایکدن تو مرا ارمان نکل جانے دو

سنکے نالے مرے کہتے ہین کہ چلانے دو
بدگمانی کی اسے کچہہ تو سزا پانے دو

کل یہ دربان سے سنا حسن طلب کا فقرہ
آپسے جو کوئی آئے تو اوسے آنے دو

کہدو پہر آئینگے تسکین زبانی ہی سہی
تم نہ ٹہرو تو مرا دل ہی ٹہر جانے دو

عشق کامل ہوا کیا کچہہ نہ کریگا تاثیر
اونکو بہکا لیتے ہین اغیار تو بہکانے دو

رنج و راحت کا بہی اک وقت معین ہے ضرور
کوئی نادانی سے گہبرائے تو گہبرانے دو

عاشق زلف مسلسل سے تو پردہ نکرو
دل وحشی کو ذرا بیڑیان پہنانے دو

بار رلائیگا نہ پہر نخل تمنا دیکہو
غنچہ دل کو کسیطرح نہ کہلانے دو

چینخے پہرتے ہین جب عشق مین رسوائی کر کے
اسپہ مرتے ہین کہ عاشق ہمین کہلانے دو

آپکے جبر کے یا میری وفاداری کے
ابتو ہین سبکے زبان پہ یہی افسانے دو

آپکے ساتہہ ہی پہلو سے گیا یار قدیم
نہین آتے تو مرے دلکو ادہر آنے دو

زہر ہے اسکے بچہتے ہین آب الہو سو
مار گیسو پہ طبیعت کو نہ لہرانے دو

جی تو جلنے سے خفا پہلو مین دل ہے بیچین
آپکے عشق مین مرتے ہین یہ دیوانے دو

جب وہ خود آئے تو کیا پچہلی شکایت حسرت
درگذر تم ہی کرو کچہہ نہ کہو جانے دو

ہر کسی مین عیان نہان تم ہو
جتنے قالب ہین سب کی جان تم ہو

جلوہ فرمائے لامکان تم ہو
کوئی جس جا نہین وہان تم ہو

بے سبب ان پہ کوئی کیون مرتا
باعث جلوہ بتان تم ہو

یہ نہ کھنچتا کبھی سوے کا کل
کیا کرے دل جو سوکشان تم ہو

گل کھلے ہین تمہاری قدرت کے
باغ عالم کے باغبان تم ہو

کشتئے عمر ہے طلاطم مین
اور اوس کے نگاہبان تم ہو

مجھکو کھٹکا نہین رقیبون کا
کیا کرینگے جو مہربان تم ہو

خشک ہو جائے گا ہر اک گلشن
ہان مگر باغ بے خزان تم ہو

جسکو سب لوگ عشق سمجھے ہین
ہم یہ کہتے ہین بےگمان تم ہو

پوچھئے تو کہ کون خالق ہے
بول اوٹھیگی مری زبان تم ہو

جسم مین جی ہو دل مین حیرت کی
اللہ اللہ کہان کہان تم ہو

قصیدہ نعت

ہو عشق جسے خالق اکبر سے زیادہ
تھا کون نبی پیغمبر سے زیادہ

وہ عاشق اللہ ہے مشتاق پیمبر
دنیا مین محبت ہے جنہین زر سے زیادہ

یہ دیدۂ گریان ہین کہ ہین قلزم ذخار
بہتے ہین غم شہ مین سمندر سے زیادہ

کیا سرور عالم ہین یہ آتا رقیبانہ
ہے بغض برادر کو برادر سے زیادہ

گو تو بھی غم شہ مین تپان ہے مجھی ای عشق
کیا تیری تڑپ ہے دل مضطر سے زیادہ

اس تیغ تغافل سے بچاؤ مجھے مولا
رکھتی ہے یہی لاگ کہ خنجر سے زیادہ

ہر چند مہ و مہر کی ہو روشنی اک [illegible]
لیکن ہے ہمین ہے رخ انور سے زیادہ

ہونافۂ تاتار کہ ہو مشک ختن مین
پر شہ کی نہین زلف معنبر سے زیادہ

سیراب کن خلق ہے گو ابر جہان مین
لیکن وہ نہین ساقیٔ کوثر سے زیادہ

خوشبو مین بلاحت مین تو رخسار شہ دین
ہین باغ زمانے مین گل تر سے زیادہ

وہ لائق شرح مدح و ثنا کر نہین سکتے
کہنے کو سخنور ہین سخنور سے زیادہ

مجھے جو موافق ہین کہ سرور عالم
سمجھون مین او نہین اپنے مقدر سے زیادہ

ہونے کو رسولان سلف حشر مین ہونگے
لیکن وہ نہین شافع محشر سے زیادہ

مین خانۂ کعبہ مین رہون یاد شہ پر
ہے مجھکو تعلق انہین دو گھر سے زیادہ

اے شاہ جو ملجائے مجھے شہر مدینہ
قسمت مری ہو جائے سکندر سے زیادہ

جب سے کہ پڑا عکس رخ سرور عالم
اوس دن سے ہے دل مہر منور سے زیادہ

گذرے ہین بزرگان سلف اور بھی حیرت
پر کوئی نہ تھا آل پیمبر سے زیادہ

قصیدہ نعت

سونے نہین دیتا مجھے سودائے مدینہ
لے میری خبر اے شہ والائے مدینہ

اک مین نہین کچھ عاشق و شیدائے مدینہ
قدسی بھی فدا ہوتے ہین بالائے مدینہ

اسواسطے ہے دل مین تمنائے مدینہ
مر جاؤن تو در قد کو ملے جائے مدینہ

وہ رتبے نہین روضۂ اقدس کا جو پاکر
رہتے ہین ملک ناصیہ فرسائے مدینہ

قربانے جنکو کہ یا عرش مین کے
ہے کونسی جا [illegible] ہمتائے مدینہ

ہر وقت برستا ہے وہاں نور الہی
رہتے ہیں ملک محو تماشاے مدینہ

قطعہ

یارب مرے جبتک نہ میں اوس شہر میں پہونچوں
جاے نہ مرے دل سے تمناے مدینہ

وانکی تپ فرقت سے جو غش بھی مجھے آجاے
جب ہوش میں آؤں تو کہوں ہاے مدینہ

اوس شہر کو دیکھ آؤں تو ہر ایک کہیگا
آنکھوں کو مری نرگس شہلاے مدینہ

تعریف میں وانکی گل مضموں وہ کہلاؤں
تا مجھکو کہیں سب چمن آراے مدینہ

اے عشق جنوں زا مری کچھ ایسی دوا کر
دیوانہ میں ہوں اور ہو صحراے مدینہ

جو روز سیہ دیکھتا ہوں ہند میں یارب
اوس سے لئے ہے بہتر شب یلداے مدینہ

ہوں روضہ حضرت کی زیارت سے مشرف
لیچل مجھے اے عشق جنوں زاے مدینہ

اے بلبل گلشن ہے بڑا تیرے مرے فرق
تو محو گلستاں ہے میں شیداے مدینہ

مدت سے یہ خواہاں ہیں جو قسمت مجھے لیجاے
دکھلاؤں ان آنکھوں کو تماشاے مدینہ

جبتک مری قسمت نہ وہاں پر مجھے لیجاے
رویا ہی میں دیکھوں رخ زیباے مدینہ

بیوجہ نہیں ہے مہ و خورشید کو گردش
قرباں ہوا کرتے ہیں بالاے مدینہ

حسرت تو نکر خوف دم پرسش اعمال
مرقد میں ترے آئینگے سوداے مدینہ

کیا پوچھتے ہو عشق ہے زلف دوتا کے ساتھ
ہم تیرہ بخت رہتے ہیں کالی بلا کے ساتھ

آتے ہمارے گھر بھی تو نا آشنا کے ساتھ
ہیں جو رقیباں بھی تمہاری جفا کے ساتھ

آکر عدم سے پڑ گئے اک بد بلا کے ساتھ
ہے روح بھی شخص میں دل مبتلا کے ساتھ

ہے شوق اونکے خنجر ابرو کی دید کا
دن زندگی کے کہیل رہے ہین قضا کے ساتھہ

رنگین مزاج ہوتے ہین دنیا مین سنگدل
دل پیس ڈالتے ہین پشیر کا حنا کے ساتھہ

آتا ہے کون ہوش ربا جسکے واسطے
اوڑتی ہے آج نکہت گل بہی صبا کے ساتھہ

حیرت تمہارے در سے نہ ہلتے یہ شعلہ رو
کیا کہئے تمنے لو نہ لگائی خدا کے ساتھہ

دیکہتے دیکہتے مرجائینگے ہم یار کی راہ
دم بہی نکلیگا تو اس دیدۂ بیدار کی راہ

بند تہی گو نگہہ طالب دیدار کی راہ
دیکہہ آئی وہ تمہین روزن دیوار کی راہ

پاتے ہین نقش قدم تیغ نگہہ کا ہمین
کوچۂ زخم ہے قاتل تری تلوار کی راہ

آتش گل نے جگر پہونک دیا کیا بلبل
گرم نالے ترے کیون آتے ہین منقار کی راہ

سفر ملک عدم اور گناہونکا لداو
وہی کاٹین تو کٹے ہمسے گرانبار کی راہ

اے نظر ہے گل عارض خط شبگونکی اودہر
بیچ مین پڑتی ہے اک وادئ پرخار کی راہ

بہول جاتے ہین وہ رستہ مرے گہر کا اکثر
یاد رہتی ہے مگر خانۂ اغیار کی راہ

رہتی ہے آمد و شد زخم جگر مین اوسکی
یہی کوچہ تو ہے تیغ نگہہ یار کی راہ

دل گیا کوچۂ قاتل مین تو ابتک نہ پہرا
نابلد ہو گیا ہاے شب تار کی راہ

لاکہہ چاہین کہ نجائین طرف ملک عدم
کاٹنی ہوگی مگر منزل دشوار کی راہ

اشک گلرنگ نہین آنکہہ سے گرتے حیرت
لخت دل آتے ہین یہ دیدۂ بیدار کی راہ

مجھے گناہوں کی شرمساری الٰہی توبہ الٰہی توبہ ۔ قبول ہو میری آہ و زاری الٰہی توبہ الٰہی توبہ

ہوس میں دنیا ہی کے بس گئی نہ سمجھے انجام پر نظر کی ۔ گنوائی غفلت میں عمر ساری الٰہی توبہ الٰہی توبہ

بہت معصیت اوٹھا چکا ہوں برے اعمال پچھتا چکا ۔ گذر گئی حد سے بیقراری الٰہی توبہ الٰہی توبہ

گناہ مجھسے ہوئے ہیں بیحد نظر میں ہے تیرہ گیتی مرقد ۔ مریض غم کی ہے رات بھاری الٰہی توبہ الٰہی توبہ

خلاف ورزی کی ہے ندامت جو آئی آنکھوں میں عبث ۔ اسی کا ہے خوف دل پہ طاری الٰہی توبہ الٰہی توبہ

سوئے عدم جبکہ جاؤنگا میں تو پاؤں کیونکر اوٹھاؤنگا میں ۔ گران ہے بار گناہگاری الٰہی توبہ الٰہی توبہ

عذاب دنیا سے تنگ ہے دل ترا کرم ہو تو حل ہو مشکل ۔ ہوا ہوں اب زندگی سے عاری الٰہی توبہ الٰہی توبہ

میں تیرے جلووں کا ہوکے مفتون ہوا ہوں زلف بتاں سے مجھکو ۔ یہ طول پر ہے سیاہکاری الٰہی توبہ الٰہی توبہ

بچا سیو مجھکو تو خدایا عدو بھی ساتھ نہ لگے ستا ۔ یہ روح نوری ہو کیونکہ ناری الٰہی توبہ الٰہی توبہ

روا رہی ہے جو میرا دم ہو تو اوسکو بھی ہی ترا کرم ہو ۔ کہوں بوقت نفس شماری الٰہی توبہ الٰہی توبہ

اگرچہ ہے نیکو کچھ بھی عبرت مجھکے اعمال اپنے حیرت
رہے یہ کلمہ زبان پہ جاری الٰہی توبہ الٰہی توبہ

اوس رخ پرنور کا کیا ہوگا ہمسر آئینہ ۔ ایک سنگ بیدہن ہے وہ سخنور آئینہ

غور کرکے دیکھ تو اے ماہ پیکر آئینہ ۔ عکس عارض ہے کہ آئینہ کے اندر آئینہ

اپنے گھر سے جب نہیں ہٹتا ہے باہر آئینہ ۔ جا ہو سکتا ہے تمہارے پاس کیونکر آئینہ

یہ تو ثابت ہے کہ ہے دراصل تیرا آئینہ ۔ اور تیرے رخ کو کہتے ہیں یہ کیوں سخنور آئینہ

جسکے جلوہ کی ہے حسرت ہے وہ پیش نظر ۔ جز ترے رخ کے نہ دکھلائے مقدر آئینہ

فی الحقیقت اب جہا مین ہے یہی خانہ بدوش
ہمنے جب دیکھا تو پھرتا ہے لئے گھر آئینہ

ہر گھڑی دیکھا کرے منہ اوسکا شاید مزاج
ہم نہ سمجھے تھے کہ ہے ایسا فسونگر آئینہ

اوس پری رخسار پر کیونکر بشر مائل ہون
جسکی صورت دیکھکے ہو جائے ششدر آئینہ

خود نما خود سر بناتا ہے حسینونکو یہی
اب ہوا ثابت کہ ہے اصلی ستمگر آئینہ

جلوۂ رخ ہے قدِ موزون پہ آکر سرورِدان
یا ہوا ہے خلق بالائے صنوبر آئینہ

دیکھتے ہو جسکو شیشے مین وہ عکس رخ نہین
چاند تمکو دیکھنے آیا ہے بنکر آئینہ

تیرے تلوونکی صفائی یا تجلی دیکھتا
یہ یقین ہے پھر نہ بنواتا سکندر آئینہ

مجھپہ کیا موقوف کل اہل صفا سکتے مین ہین
آپکا منہ دیکھکے حیران ہے ہر آئینہ

اپنی صورت کسطرح دیکھین وہ خود حیران ہین
شعلۂ رخ سے تو بنجاتا ہے مجمر آئینہ

کیون عبث آیا ہے آپکے دلمین غبار
صاف طینت تو نہین رکھتے مکدر آئینہ

آپ اوسکو دیکھتے وہ آپکو دیکھا کرے
نیک صورت آپ ٹھہرے نیک اختر آئینہ

نور ایمان دیکھکے کیونکر بشر مائل ہون
ہو گیا جب محوِ رخسارِ پیمبر آئینہ

کھلگئی قلعی اوسکی جسنے غیرت چھوڑ دی
بد نما وہ ہو گیا مانند بے گھر آئینہ

آب گوہر کیطرح اسمین بھی آب خنجر کا ہے
جز ترے رخ کے نہین دیکھا کوئی تر آئینہ

ہے یہ تیغ اصفہان یا آپکے ابرو کا عکس
یا رقیبون کے لئے باندھے ہے خنجر آئینہ

وہ تو بالکل نور ہے یہ تیرہ ہے کیا اسکی مجال
کیا ترے چہرے سے ہو سکتا ہے ہمسر آئینہ

ہے وہ محوِ عارضِ پر نور اوسکو کیا غرض
دیکھتی ہے کب تری زلف معنبر آئینہ

لوٹتا ہے دولت دیدار جاناں ہر گھڑی
اب سکندر سے زیادہ ہے تونگر آئینہ

آپ اپنے زانوے شفاف میں منہ دیکھیے
اس سے کیا حاصل جو رکھتے آئینہ پر آئینہ

کہتے ہیں حیرت ترا دل یاد آتا ہے وہاں
ٹکڑے ٹکڑے دیکھتے ہیں ہم جہاں پر آئینہ

رحم کی اس پہ بھی ہو جائے کبھی یار نگاہ
ہے بہت دن سے تری طالب دیدار نگاہ

رک جاتی ہے سوے چشم فسونکار نگاہ
فوج مژگاں میں نہ ہو جائے گرفتار نگاہ

دل بیتاب کی ہو خیر الٰہی میرے
آئی پہلو کی طرف اونکی کئی بار نگاہ

اب یہ کس بات میں راحت ہمیں دکھلائیگی
خانۂ دل کو تو کر دیتی ہے مسمار نگاہ

میرے نسبت او نہیں غافل ہے وہ دیکھا کی
بخت سوتے ہیں مرے اور ہے بیدار نگاہ

چشم گریاں تجھے رونیکا برا عشق ہوا
تیرے باعث سے ہوئی جاتی ہے بیکار نگاہ

طرف ناوک مژگاں نہیں جانا بہتر
دیکھتا ہوں کہ برے ہیں ترے آثار نگاہ

تم تو ہو پردہ نشیں کیا خبر اسکی تمکو
ٹھوکریں کھاتی ہے کسکی پس دیوار نگاہ

فرش رہ ہوتی ہے اکثر یہ دم مشق خرام
ہو گئی جب سے کہ وارفتہ رفتار نگاہ

کیوں لڑی چشم فسونگر سے جو سکتی چھوٹا
اب اٹھانا تجھے آنکھوں نہیں ہے دشوار نگاہ

دونوں مجرم ہیں ترے عشق میں فرق ہے کے
دل گنہگار ہوا دل کی گنہگار نگاہ

وہ تو ہے خانہ نشیں آپکو دیکھے کیونکر
ہے زمانے میں بگڑ دل کی مددگار نگاہ

شوخ چشموں کی نگاہوں نے لڑا کر دی ہے
ہو گئی اب تو مری درپئے آزار نگاہ

ہر گھڑی گیسوے شبگون کیطرف جاتی ہے
ہمنے دیکھی نہ سنی ایسی سیہ کار نگاہ

تو ہی انصاف سے کہدے کرے کسطرح بچے
جسپہ پڑ جاے تری صورت تلوار نگاہ

رخ روشن کی تجلی سے یہ تہا شعلہ فشان
جل گئی جاکے سوے روزن دیوار نگاہ

تیر ہے یا کوئی برچھی ہے جو قاتل تیری
توڑ کر دلکو نکلجاتی ہے اس پار نگاہ

اب نجائیگی کبھی چشم فسونگر کیطرف
دل جو بیہوش ہوا ہو گئی ہشیار نگاہ

دیکھتے دیکھتے پھر اگئین آنکھین تیری
ہو گئی سخت مصیبت مین گرفتار نگاہ

رخ رنگین نظر آے جو تجہے اے بلبل
بھولکر تو نکرے جانب گلزار نگاہ

اوسکی آنکھونمین ہی ہے سحر وہ فرماتے ہین
کین حیرت سے اکیلے مین نہو چار نگاہ

قصیدہ نعت

زر کی نہ تمنا نہ ہوس لعل و گہر کی
مجھکو تو محبت ہے شہ جن و بشر کی

کردو مجھے سو لنگہ رحم سے سرور
ہو جاے مرے دلمین بھی تاثیر نظر کی

اے سرور دین باد مخالف سے بچاؤ
اب دلکی وہ حالت ہے جو ہے شمع سحر کی

مین ہند مین ہر شب ہون جو زوّار مدینہ
قسمت یہ مری اور وہ تقدیر قمر کی

سو لاغری اک جان پہ آفت ہین ہجرات
کب تک مین یہ تکلیف سہون آٹھ پہر کی

طاقت نہ بدن مین نہ زمانہ ہے موافق
فرمائیے اب کونسی صورت ہی گذر کی

جو پہنچون جو مدینہ مین تو صحت مجھے ہو جاے
بس ایک دوا ہے یہ مرے درد جگر کی

پائی جو نبوت تو کھلے راز نہاں تک
پہر شاہ کو حاجت نہ رہی علم و ہنر کی

یہ راز نہاں کچھ نہ کھلا سرور عالم
دشمن ہوی کیون تیغ تغافل کے اثر کی

پہونچا نہ مدینہ نہ ملی ہند مین راحت
تقدیر مری ہے نہ ادہر کی نہ ادہر کی

مجبور ہون اے سرور دین زاد سفر سے
دل مین تو مرے دہن ہے مدینہ کے سفر کی

میرے تو دعا مانگنے سے کچہ نہین ہوتا
اسواسطے اے شاہ زمان تمکو خبر کی

قطعہ

ہون اونکی نگاہون مین مین اک صورت خاکی
اب شکل یہ ہے آپکے منظور نظر کی

بیکار سمجھکر مجھے کہتے ہین اقارب
انسان نہین یہ تو ہے تصویر بشر کی

حیرت پہ ضعیفی مین کڑی ہی پڑگئی مولا
اب جلد خبر لیجیے اس خستہ جگر کی

بیمار دہن وہ پہونک دین بالونسے مل کے
پچتائیگا اے دل مرے پہلو سے نکل کے

جو شخص ہوا اسکا نشانہ نہین بچتا
تیر نگہ یار ہے پردے مین اجل کے

ہمراہ جوانی کے گئی یاد بہاری
تہوڑی ہی دنون تک وہ ہوا رہگئی چل کے

ارشاد ہے جو جو ہین مرے وصل کے خواہان
پہنین وہ کفن جامہ ہستی کو بدل کے

اولٹا نظر آیا اثر یار محبت
ہم اونکی نگاہونمین بہت ہوگئے ہلکے

بہکا کے تو لیجاتا ہے آتا نہین ہمراہ
رہجاتا ہے دل کوچہ جانان مین مچل کے

اب مجھسے نہ پوچھو شب ہجران کی حقیقت
ڈر ہے نہ کہین جان نکلجائے دہل کے

پروانونکو اسنے تو سر شام سے پہونکا
کیا صبح تلک شمع نہ رہجائیگی جل کے

ہم جانتے ہیں انکو بھی فرد ہے قیامت — ایجان جہان آپکے وعدے ہیں جو کل کے

دی ہے جو وفا ہمکو تمہیں ظلم کی عادت — کسطرح نہ مشکور ہوں قسام ازل کے

اللہ رے تمہارے رخ روشن کی صفائی — جسپر سے نظر گرتی ہے ہر بار پھسل کے

ظاہر ہے یقین مجھکو تو دیکھے تو پکڑ جائے — شیشے سے جو نکلے مے گلرنگ ابل کے

وصف لب گلرنگ وہی ہوں تو سنئے — جو مر گئے ہیں خون جگر منہ سے اگل کے

دنیا کی مسرت سے ہے کیا ہمکو سروکار — اے طائر جان تو تو ہے پنجے میں اجل کے

حیرت کوئی اس دشت سے زندہ نہیں پلٹا
رکھیگا قدم وادئ الفت میں سنبھل کے

ایسے وہ دل زار کے مائل نظر آئے — جاتی ہے نگہ واں کہ جہاں دل نظر آئے

بالفعل تو یہ دھن ہے وہ قاتل نظر آئے — پھر دیکھئے کیا عشق کا حاصل نظر آئے

دعوی ہے خودی کا تو پھر آئینہ نہ دیکھو — اوسمیں نہ کوئی مد مقابل نظر آئے

یہ لوٹ ہے کیسی ترے کوچے میں ستمگر — دیکھا تو بہت نوحہ گر دل نظر آئے

فرماتے ہیں تسکین بھی دیں پاس تمہارے — لیکن جو کوئی رحم کے قابل نظر آئے

اے لیلئ جان چھوڑ نہ اس قیس کو — ممکن نہیں پھر تجھکو یہ محمل نظر آئے

آسان تھا ظاہر میں تو یہ عشق کا مذہب — پر سب کڑے اسکے مسائل نظر آئے

ہشیار جو مشہور ہیں دنیا کے طلبگار — وہ سب ہمیں انجام سے غافل نظر آئے

جاتی تو ہے یہ عمر رواں راہ طلب میں — دیکھیں اسے کب عشق کی منزل نظر آئے

دکھلایا خزان نے تری قدرت کا تماشا
گلزار مین جو گل تھے وہی خار نظر آئے

تھا زعم جنھین دہر مین تا حشر رہینگے
ہمکو وہ بھانمین خطِ باطل نظر آئے

ہم جان گئے یار یہ زر وغن ہے آہنکا
رخ پہ جو چمکتے ہوے دو تل نظر آئے

کل خواب مین دیکھا کہ ترے عاشقِ کامل
پہنے ہوے سب طوق و سلاسل نظر آئے

مشتاق ہین جو لوگ ترے تیر نگہ کے
ہمکو تو وہ ہمصورت بسمل نظر آئے

حیرت تمھین ہو یار کا دیدار میسر
گر خواب مین شکوہ کا مل نظر آئے

سنا ہے اونکو منظور نظر تیغ آزمائی ہے
کہان شوق شہادت نے مری گردن جھکائی ہے

ارے او بیوفا جب سے طبیعت تجھپہ آئی ہے
بجاے روح قالب مین تری الفت سمائی ہے

سمجھکر عاشق جانباز اتنا ست ستا ہمکو
اوسی نے دل دیا جسنے تری صورت بنائی ہے

سر مرقد جو آتے ہین تو کہتے ہین خدا بخشے
ہمارے عشق مین اپنے بڑی ایذا اوٹھائی ہے

نہین بیوجہ اوجھن دل کی زلفونکے تصور مین
قضا اس گیسوے شبرنگ کے پردہ مین آئی ہے

ہر اک عضو بدن دلچسپ ہر موکے فزو نشتر
حسینان جہان نے بھی عجب ترکیب پائی ہے

سوے گور غریبان جب گیا وہ فتنۂ محشر
عدم مین غل مچا اوٹھو قیامت سر پہ آئی ہے

لہو آتا ہے آنکھونسے خیال تیغ ابرو مین
دل نالان نے دیکھو کیا بری تلوار کھائی ہے

سمجھنا نخل مرجانکا ہے دنیا مین غلط فہمی
کسیکے عکس رخ نے آگ پانی مین لگائی ہے

تمناے وصال یار نے ہوش و خرد کھوے
خیال عیش نے لاکھا شب غم کی دوہائی ہے

ذرا اوٹھو چشمِ جادو سے کہے دیتے ہین ہم حیرت
خدا انسے کرے دیکھو یہ آنکھونکی لڑائی ہے

اب لڑکپن چھوڑ دو عہدِ شباب آنیکو ہے
ہوش مین آؤ کہ وقتِ انقلاب آنیکو ہے

تو قدر اے چشم اونکا اونکی پہلو پر نگاہ
تجھپہ کچھ آفت دلِ خانہ خراب آنیکو ہے

دیدۂ بیدار جو کچھ دیکھنا ہو دیکھ لے
حشر تک جس سے نہ چونکیگا وہ خواب آنیکو ہے

روتی ہے شبنم چمن مین کسلیے اے باغبان
کیا خزان بھی گل کے ہمراہ رکاب آنیکو ہے

حسن کی گرمی نہین کرتی پسینے کو عیان
جوش کہاکر رخِ گلگونسے گلاب آنیکو ہے

کیون زبان کچھ بات بھی سوچی ہے بہرِ معذرت
اونکی جانب سے سوالِ لاجواب آنیکو ہے

کچھ فقط شبنم شریکِ غم نہین اے چشمِ تر
تیری حالت پر تو رونیکو سحاب آنیکو ہے

کس بھروسے پر وہ کرتے ہین جفائین بیشمار
کیا نہین واقف ابھی روزِ حساب آنیکو ہے

کیون گھٹا جاتا ہے اے شمعِ شبستانِ [illegible]
آج محفل مین وہ بت کیا بے نقاب آنیکو ہے

خود بخود اب دل مین کیون اولجھن ہے اے بختِ سیاہ
کیا خیالِ گیسوے پیچ و تاب آنیکو ہے

اونکے ہمراہی مین رخصت ہوتے ہین ہوش و حواس
جاتی ہے تسکین دل مین اضطراب آنیکو ہے

ہوگی اعمالِ قبیحہ کے سبب شرمندگی
بیحیائی کے نتیجہ مین حجاب آنیکو ہے

شب چلی ہونے سیہ ہونے لگے حیرت سفید
خواب سے چونکو کہ سر پر آفتاب آنیکو ہے

تنہا شبِ فرقت مین بسر ہو نہین سکتی
اب ہم سے تو رو رو کے سحر ہو نہین سکتی

کیا کیجئے مجبور ہیں بے یار کے آنے
خدمت تری او درد جگر ہو نہیں سکتی

نالوں کا بھروسا تھا او نہیں ضعف نے روکا
اب میری کسیطرح خبر ہو نہیں سکتی

اثبات دہن ہی میں ہیں تنگ آگئے ہیں ہم
ٹھہرا ہی تعریف کمر ہو نہیں سکتی

دیکھا تجھے بس عشق کہ اک ہم ہی تھے کمزور
شاید تری تاثیر ادہر ہو نہیں سکتی

کسطرح دکھائیں تمہیں ہم شکل محبت
وہ شے ہے جو محسوس نظر ہو نہیں سکتی

کیا سر سے سبکدوش ہوں قاتل تو ہے کمسن
تلوار ابھی زیب کمر ہو نہیں سکتی

جبتک کہ تصور میں ہے وہ ناوک مژگان
صحت تجھے اے درد جگر ہو نہیں سکتی

قسمت جو ہے برگشتہ ملاقات کی ان سے
تدبیر تو کرتے ہیں مگر ہو نہیں سکتی

جائیں ہی جو گھر ان کے تو وان رعب کے مارے
ہم سے تو نظر جانب در ہو نہیں سکتی

رسوا ہوں کہ بدنام ہوں پہچانے جائیں
الفت سے تری قطع نظر ہو نہیں سکتی

کہتا ہوں قسم کھا کے تری تیغ نگہ کی
بہتر کوئی اس دل سے سپر ہو نہیں سکتی

کیا عکس رخ یار پہ آئینہ ہے نازان
پرچھائیں تو گل کی گل تر ہو نہیں سکتی

خوش مجھکو شب وصل میں دیکھا تو یہ بولے
حالت تری کیا تو عدو گر ہو نہیں سکتی

تم یار کو آغوش تصور میں بٹھا لو
حیرت تمہیں تسکین اگر ہو نہیں سکتی

نہ خطا اپنی نہ ان کی ستم آرائی ہے
یہ مصیبت ہمیں تقدیر نے دکھلائی ہے

تیری زلفوں میں پھنسا دل تو وہ سودائی ہے
پر یہ مشکل ہے کہ اب جان ہی گھبرائی ہے

قبر مین بھی نہین ہونیکا جو تمہارا نشار
جسکو کہتے ہین قیامت شب تنہائی ہے

سخت مشکل ہے کرو ضبط تو جلتا ہے جگر
اور کیفیت دل کہنے مین رسوائی ہے

ملک دلکو تو نہ تاراج کرین مردم چشم
بیطرح لشکر مژگانمین صف آرائی ہے

جلوہ گر خود تو ہون اغیار کے گھر گھر شبکو
اور عتاب مجھ پہ ہے طعن کہ ہرجائی ہے

سالکین ملک عدم تھے تو وہان بس نہ چلا
ہمکو دم دیکے یہان موت لگا لائی ہے

خیر دنیا مین جو ضد ہے نہین ملتے نہ ملو
اب ملاقات قیامت ہی پہ ٹھہرائی ہے

جان بچتی نظر آتی نہین بیچینی سے
کیا ترے عشق کے پردے مین قضا آئی ہے

عقل پر ناز ہے اغیار کو بہکانے سے
دانت تر دساتھ ہین شاید یہی دانائی ہے

دم بھڑک جاتا ہے ہر شعر پہ تیرے حسرت
یہ زبان نہین تیرے جادو ہے کہ گویائی ہے

اندنون سنتے ہین وان شغل خود آرائی ہے
یہ اگر سچ ہے تو آئینہ کی بن آئی ہے

جب سے تیری غم فرقت کی بلا آئی ہے
نہ تو کچھ صبر ہے دلمین نہ شکیبائی ہے

آسمان پر جو ہے سرخی کوئی سمجھے نہ شفق
آہ سوزان سے مری آگ لگا آئی ہے

تجھکو غیرت کبھی آتی نہین او ظلم پسند
تیرے دیوانے کی اک خلق تماشائی ہے

اندنون بستر غم سے نہین اوٹھنے دیتا
اب مری ضعف کو حاصل یہ توانائی ہے

بے نیازی کی یہ ہے شان کہ محجوب تو نہین
نہ محبت نہ مروت نہ شناسائی ہے

جو کہ عشاق گئے داغ بدل زیر زمین
خاک سے اونکی یہی لالۂ صحرائی ہے

محو ابرو ہوں پلا دو مجھے آب شمشیر
بعد مدت مجھے اس گھاٹ قضا لائی ہے

اے گلو تم میں یہ خوشبو تو نہ تھی باد صبا
جا کے اونکے گل عارض سے اوڑا لائی ہے

بارور ہو گئی بہلا کیا کہ سموم غم سے
شاخ تک نخل تمنا کی تو مرجھائی ہے

مرض عشق میں حیرت سے ہے غفلت کیسی
کیوں مسیحا ہی کیا شان مسیحائی ہے

کھانے خار نہیں ہو دل و جگر میں چاہیے
وہ کونسا نوکیلا ہے جو نظر میں چاہیے

وہ شے نہیں کہ جو رہجائے جگر میں چاہیے
مژہ کی نوک تو اک بادی النظر میں چاہیے

بلائے بد ہیں مگر یار نشتر مژگان
کہیں نکلتے ہیں جس وقت یہ جگر میں چاہیے

لگاؤ شیشے میں لچکا اگر ہے شوق ہی
یہ گوکھرو نہ لچکتی ہوئی کمر میں چاہیے

جو دیکھنے کا کیا قصد اونکو چلمن سے
شعاع مہر کے کانٹے سے پہر نظر میں چاہیے

سفر نہیں ہے جو کیسا ہی سنگدل ہو کوئی
نوکیلی آنکھ تو پتھر کے بھی جگر میں چاہیے

جو لڑکھڑا کے گرے ہم تو خار صحرا کے
ہمارے پاؤنکی ناطاقتی سے سر میں چاہیے

خط سیہ ہے عیاں گرد اونکے چہرے کے
کہ شب کے خار ہیں یہ پہلو سحر میں چاہیے

بشر تو وہ ہے جو اس خارزار عالم میں
کسیکے دل میں نہ کھٹکے نہ جو نظر میں چاہیے

مریض عشق کے اوٹھنے کا آسرا ہی نہیں
اجل کے نیش ہیں پائے برہنہ سر میں چاہیے

نہیں ہیں رونگٹے سارے بدن میں حیرت کے
گو یہ خار محبت ہیں جسم بھر میں چاہیے

محال ہے کہ چھٹے مجھسے جستجو تیری / تمام عمر نہ جائیگی آرزو تیری

تمام جسم مین خود ہے پر اوسکے جسم نہین / یہ تیرا عشق ہے تصویر ہو بہو تیری

جہانمین خلق ہوے ہین جو مثل شبنم گل / کسی مین ہے مری عادت کسی مین خو تیری

نگاہ رحم کے امیدوار رہتے ہین / جو لوگ پڑھتے ہین تسبیح باوضو تیری

دواد وش مین ہے ہر وقت جانب رگ جان / اودھر جو پاتا ہے خوشبو مرا لہو تیری

ترا یقین نہو کیونکر دہن کے پردہ نشین / کہ ہر زبان ہے سنتے ہین گفتگو تیری

پتا ملا ہمین آخر کو کعبہ دل مین / تلاش کرکے تھکے جبکہ چارسو تیری

مجھی پہ ختم نہین ہے کہ ذکر غیر کرون / حکایتین ہین زمانے مین کوبکو تیری

اگرچہ ہے نامہ اعمال کل سیاہ مرا / مگر جہانمین ہے مشہور شست وشو تیری

یہ فیض یاب ہوا مجھسے کسطرح تبلا / لباس گل مین تو پاتے ہین یار بو تیری

شکایتین تو کرین بیگمان جو منکر ہین / برائیان نہین پاتے ہین عیب جو تیری

غش آیا حضرت موسے کو جس سے طور جلا / سنا وہ برق تجلی تھی شعلہ رو تیری

حواس مین نہین آتے کبھی مست الست / شراب عشق پیے ہین جو تا گلو تیری

جہانکے لوگ جسے آسمان کہتے ہین / مری سمجھ مین وہ چادر ہے بے رفو تیری

قطعہ

و مخاص بندے ہین جاری ہے جنکا چشمہ فیض / اونہین کو لوگ سمجھتے ہین آبجو تیری

پڑا ہے اونپہ بھی کیا عکس شان رزاقی / کہ اونکے دادودہش سے عیان ہے خو تیری

شراب عشق سے خالی نہو جو اوسکے / جو چاہتا ہے رہے آبرو سبو تیری

اونہیں کو کہتا ہے ہر شخص بندۂ درگاہ | متابعت میں ہیں جو فرشتہ خو تیری

نفس کی آمد و شد میں اوسیکا نام رہے
جہانمیں رکھتا ہے حسرت جو آبرو تیری

سنا ہے زخمیٔ تیغ نگہ کا دم نکلتا ہے | ترا ارمان لیے اے قاتل عالم نکلتا ہے

نہ آنکھوں میں مروت ہے نہ جانگے رحم ہے دل میں | جہانمیں بیوفا معشوق بتسا کم نکلتا ہے

تجھے گر جوش گریہ ہو تو غش آئے رخ گل پر | ترا مطلب نہ رونے میں بھی اک شبنم نکلتا ہے

خبر بھی ہے مسیحا کو زبان بیمار ہجر انکی | تپ فرقت کی شدت ہو چکی اب دم نکلتا ہے

کہا عاشق سے واقف ہو تو فرمایا نہیں واقف | مگر ہاں اسطرف سے ایک نا محرم نکلتا ہے

سیہ بختی کا باعث پوچھے جس فالنامے میں | تو سر پر تیرا سایۂ گیسوئے پرخم نکلتا ہے

جیسے ہو تاک جہانتک اسکی پتا اوسکا نہیں ملتا | گر اچاہ زنخداں کا سنا ہے کم نکلتا ہے

محبت اوٹھ گئی سارے زمانے سے مگر اب تک | ہمارے دوستوں میں باوفا اک غم نکلتا ہے

پس دیوار نالاں ہوا اگر کوئی تو گھر میں سے | برنگ آفتاب حشر وہ برہم نکلتا ہے

تمنا وصل کی سنکر یہ لوگوں سے کہتے ہیں | کہ ایسا حوصلہ تو زندگی میں کم نکلتا ہے

پتا قاصد یہ رکھنا یاد اوس قاتل کے کوچہ سے | کوئی نالاں کوئی بسمل کوئی بیدم نکلتا ہے

بچے تیغ نگہ کے زخم سے یا دار سے بچ جائے | ترے کوچے سے دیکھیں کون سا رستم نکلتا ہے

نگاہ شوق ڈالی تھی سو آنسو گرم بہتے ہیں | تمہارے مارگیسو کا لہو میں کیا سم نکلتا ہے

نکیرین آکے مرقد میں جو پوچھینگے تو کہدونگا | میں بندہ ہوں اوسیکا جسپہ یکا دم نکلتا ہے

دوا ایسے مریض عشق کی ہو کس طرح تجھسے
کہ افسردہ جہان سے عیسئے مریم نکلتا ہے

کہا حیرت کو دیکھ آؤ کوئی ہمدم کل سے ملنے
جو اوسکے گھر مین جاتا ہے بچشم نم نکلتا ہے

گو نہین اب ہم نحیف و زار اوٹھتے بیٹھتے
جائینگے دریائے غم کے پار اوٹھتے بیٹھتے

آن پہونچے ہین پس دیوار اوٹھتے بیٹھتے
دل مین ہین دیکھین تمہین اے یار اوٹھتے بیٹھتے

یہ نماز پنجگانہ سے مزا حاصل ہوا
پیتے ہین ہم شربت دیدار اوٹھتے بیٹھتے

دل ہے خواہان یار کا پر عقل ہے اوسکے خلاف
رہتی ہے دونون مین تکرار اوٹھتے بیٹھتے

گر توانائی عطا ہوتی تو کیسے پانچ وقت
آپکے کہنے سے سو سو بار اوٹھتے بیٹھتے

تیرے سودائیکے رسوائیکی نوبت اب ہے
ہنستے ہین سب کافر و دیندار اوٹھتے بیٹھتے

منحرف جب سے ہوئے ہمسے ہمارے دست و پا
تنگ کرتے ہین یہی دو چار اوٹھتے بیٹھتے

زاہد و شرک خفی کی بھی خبر ہے یا نہین
سبحہ کے دانو نہین ہے زنار اوٹھتے بیٹھتے

کیا مسیحائے زمان تمکو نہین میری خبر
بڑھتا ہے اب عشق کا آزار اوٹھتے بیٹھتے

باغ ہستی کا جہان گل ہے وہین جاتے ہین ہم
تو بھی چل اے عندلیب زار اوٹھتے بیٹھتے

بڑھ گیا ضعف بصر طاقت بھی ہے بالائے طاق
زندگی ہے اب ہمین دشوار اوٹھتے بیٹھتے

عاشقونکی ہڈیون مین جب سے لذت پائی ہے
چاٹے جاتا ہے ہما سنقار اوٹھتے بیٹھتے

میرے خالق مسجد نبوی مین پہونچا دے مجھے
جسجگہہ تھے احمد مختار اوٹھتے بیٹھتے

دلمین رہتا ہے جو اوسکے نوک مژگانکا خیال
وہ خلش کرتا ہے مثل خار اوٹھتے بیٹھتے

آپکے تیغ نگہ کا ہے یہ وصف مختصر
قتل کر دیتی ہی تلوار اوٹھتے بیٹھتے

جلے ہے حسرت ہے نہ دیکھیں آپکو ہم تو کبھی
اور دیکھے روزن دیوار اوٹھتے بیٹھتے

یہ نہ سمجھو بیخبر ہے اے گروہ عاشقان
دیکھتا ہے قافلہ سالار اوٹھتے بیٹھتے

یا الٰہی نفس اتلد سے تو ہی دے نجات
تنگ کرتا ہے یہ نا ہنجار اوٹھتے بیٹھتے

عشق قامت بھی قیامتخیز ہے دنیا مین کیا
جو دکھاتا ہے نئی رفتار اوٹھتے بیٹھتے

کیون حریفون سے فراموشی ہے ازرشک مسیح
یاد کرتے ہین تمہین بیمار اوٹھتے بیٹھتے

ہو پسند یار حسرت یہ عبادت یا نہو
پاؤن تک تو ہوگئے بیکار اوٹھتے بیٹھتے

کیا ہوئی زندگی بسر نہوئی
ہان مگر ایک طور پر نہوئی

تمکو فرصت جو آکے گھر نہوئی
روشنی رات میرے گھر نہوئی

جب سے غیرون سے اونکو بہکایا
نظر لطف پھر ادھر نہوئی

دہر مین جسکا نام ہے تقدیر
ہمسے سیدھی وہ عمر بھر نہوئی

کون شب تھی کہ بے سحر ہی گھر
بیکسی آکے نوحہ گر نہوئی

دل ہو مجروح جسکے پڑتے ہی
وہ تو برچھی ہوئی نظر نہوئی

تیر اوز نگاہ پہلو سے
دل چرا لیگیا خبر نہوئی

جب سے تیر نگہ مین تو شہوا
تیغ پھر زینت کمر نہوئی

کونسے روز چشم نم میری
آبروریز ابر تر نہوئی

کیون مسیحا مریض غم نہ بچا
کوئی تدبیر کارگر نہوئی

جسکا مضمون نکشے ہاتھ آگئے
وہ تصور ہوا مگر نہوئی

آئی کس کام سوزن مژگان
زخم دلکی تو بخیہ گر نہوئی

دشمن جان ہو عاشقونکے تمہین
یہ خبر ہمکو پیشتر نہوئی

شب فرقت کی سختیان دیکھو
دم فنا ہو گیا سحر نہوئی

آپ تک کون مجکو پہونچاتا
جبکہ تقدیر راہ بر نہوئی

سنگ غم سے جو چور چور ہوگیا
شیشۂ دلپہ کچھ نظر نہوئی

تجھ نہ آئے تو کیا ہوا حیرت
نہ کٹی رات کیا سحر نہوئی

کیا جانے کسکے پاس گیا کچھ نہ پوچھئے
ہے ہمارے دل کا پتا کچھ نہ پوچھئے

برہم ہے کسکی زلف دوتا کچھ نہ پوچھئے
ہون کب سے مبتلائے بلا کچھ نہ پوچھئے

تیغ نگاہ وان تو ہے باہر میان سے
یان سر پہ کہیلتی ہے قضا کچھ نہ پوچھئے

بیٹھے بٹھائے عقل کے دشمن ہوئے ہو
ہے حال میرا ہوش ربا کچھ نہ پوچھئے

آیا ہون پاس آپکے خوف گناہ سے
لیکن نہین ہین ہوش بجا کچھ نہ پوچھئے

عاشق ہون جان و دلسے ہین جس پردہ پوش کا
مانع ہے اوسکی شرم و حیا کچھ نہ پوچھئے

کیا انقلاب دہر کا عالم بیان کرون
اب ادھر چل رہی ہے ہوا کچھ نہ پوچھئے

ظاہر ہے حال آئینہ و عکس آئینہ
ساکت ہین سارے اہل صفا کچھ نہ پوچھئے

۷

کیا کیا خرابیاں شب غم کی بیاں کروں
بے لطف زندگی کا مزا کچھ نہ پوچھیے

ناحق ہے اے مسیح زماں پرسش مزاج
ہے پردۂ اجل میں شفا کچھ نہ پوچھیے

میں کیا بیاں کروں شب فرقت کی سختیاں
مجھ پر پڑے جو سنگ جفا کچھ نہ پوچھیے

جو چاہیے سو کیجیے بندہ ہوں آپکا
اب مجھسے میرا جرم و خطا کچھ نہ پوچھیے

ان کو خیال رخ ہے تو شب کو خیال زلف
کٹتی ہے جیسے صبح و مسا کچھ نہ پوچھیے

ہو بیٹھے جو اونکے پاس تو بیشک قبول ہو
پر حال کو تہتے دعا کچھ نہ پوچھیے

کیا فائدہ بیاں سے جب رحم ہی نہو
حیرت سے اب بجز خدا کچھ نہ پوچھیے

پردۂ زلف سے ظاہر رخ دلجو ہو جاے
یا الٰہی کہیں صبح شب گیسو ہو جاے

تیرا جانا ہو جو کوئے سمن بو ہو جاے
اے نسیم سحری تجھ میں بھی خوشبو ہو جاے

کور باطن نہ کہیں چشم خرد کو ہو جاے
ایسا اندھیر ہوا الفت گیسو ہو جاے

لے نہ چشم کی تضحیک نگاہ واعظ
تیری گردن نہ تہ خنجر ابرو ہو جاے

میں نہ کیا ساکن ہمسایہ تیرا تجھے تنگ
دل نالاں مرے پہلو سے جدا تو ہو جاے

خواب سے چشم فسونگر کو نہ بیدار کرو
کہیں محشر نہ جگایا ہوا جادو ہو جاے

وحشت چشم کا سن لو جو کہیں افسانہ
خواب راحت میں تمہارے رم آہو ہو جاے

چشم گریاں تجھے سمجھے نہ تنگ ظرف کہیں
غم فرقت میں نہ ظاہر کوئی آنسو ہو جاے

اوسکی [illegible] لگیں عرش معلی سے شاں
خانۂ دل میں اگر جلوہ نما تو ہو جاے

آبرو ہی نہین عاشق کی اگر ضبط نہو
خون دل آنکھ تلک آ کے تو آنسو ہو جاے

گھٹتے گھٹتے مہ کامل ہوا اس غم سے ہلال
مجھکو یارب کہین کاہش ابرو ہو جاے

محو عکس رخ روشن بہت آئینے مین ہے
کیا تماشا ہو اگر میری طرح تو ہو جاے

اے شب ہجر تری دور مین مجھکو راحت
دخل کیا ہے کبھی کروٹ کسی پہلو ہو جاے

فیصلہ ہو جو تری تیغ نگہ آ جائے
دل و جان دونون کا قصہ ابھی یکسو ہو جاے

تیر و تلوار کی قاتل تجھے حاجت کیا ہے
میری جانب فقط اک جنبش ابرو ہو جاے

دست نازک مین دم قتل نہ صدمہ ہو تجھے
آرزو میری تری قوت بازو ہو جاے

اسقدر آنکھون نے رو رو کے بہا دین دریا
قد موزون بھی ترا سرو لب جو ہو جاے

تو وہ بے رحم جہان ہے کہ مرے دل کی طرح
تیری صحبت مین جو بیٹھے وہی بدخو ہو جاے

تو نے حسرت مجھے رو رو کے پشیمان کیا
تری ترکیب جو سیکھے وہ ارسطو ہو جاے

جو مر کے نہو وہ زبان اور ہی کچھ ہے
دل کو جو کرے خوش وہ بیان اور ہی کچھ ہے

ہوتے ہین حسین حور و ملک جن و بشر بھی
لیکن وہ مرا راحت جان اور ہی کچھ ہے

کہئے جو اسے نور تو تسکین نہین ہوتی
اوس پر بھی یہ ہوتا ہے گمان اور ہی کچھ ہے

ہوتے ہین گلستان مین ہزارون گل خندان
پر اوسکا رخ شعلہ فشان اور ہی کچھ ہے

غلمان جنان حور و ملک جسنے بنائے
وہ نور فشان عرش مکان اور ہی کچھ ہے

اک شمع کی ترکیب سے دو جلوے دکھائے
شعلہ تو ہے کچھ اور دھوان اور ہی کچھ ہے

القصہ یہ نیرنگ جہان جسنے بنائے
وہ معدن اسرار نہان اور ہی کچھ ہے

سب سمجھے ہو جسے دہر یہ ہے جا قیامت
ہنگامہ تو ہے اور گمان اور ہی کچھ ہے

یہ ابروے پرخم ہے کہ محراب عبادت
یا یہ صفت کاہ کشان اور ہی کچھ ہے

گو بلبل شیدا کے بھی نالے ہین جگر چیر
لیکن مری فریاد و فغان اور ہی کچھ ہے

قطعہ

کیا جانے کوئی راز نہفتہ کی حقیقت
باطن مین ہے کچھ اور عیان اور ہی کچھ ہے

سب سمجھے تھے ہوا اسکو تو یہ وہ بھی نہ ٹھہری
معلوم ہوا عمر روان اور ہی کچھ ہے

جام مے وحدت نہ دیا مجھکو جو ابتک
کیا دلین سے پیر مغان اور ہی کچھ ہے

گو یہ بھی تجلی ہے جو بجلی ہے فلک پر
پر دل کی مری برق طپان اور ہی کچھ ہے

دنیا کے عوض سنکے ہم آئے تھے عدم سے
جو آنکے دیکھا تو یہان اور ہی کچھ ہے

اس عالم فانی کے تماشونکو تو دیکھا
جانا ہے جہان ہم وہ جہان اور ہی کچھ ہے

گو دیدۂ بینا ہین بڑے کام کے لیکن
جو دل کی ہے چشم نگران اور ہی کچھ ہے

کس طرح بچین ابروے عزگانسے تمہارے
یہ تیر ہے کچھ اور کمان اور ہی کچھ ہے

سودائی تو پھرتے ہین زمانہ مین ہزارون
ایجان ترے سر کا خفقان اور ہی کچھ ہے

کل شاعرونکے شعر ہین تعریف کے قابل
پر شان سخن اہل زبان اور ہی کچھ ہے

جب پوچھئے حضرت سے کہ کوئی اور ہے کیا
تو ہنس کے یہ فرماتے ہین ہان اور ہی کچھ ہے

مذکور جو آتش کا ہوا بزم سخن مین
سب بولے کہ وہ شعلہ زبان اور ہی کچھ ہے

لے جاتی ہے انسانکو سوے گلشن ہستی
اس گلشن فانی کی خزان اور ہی کچھ ہے

یان جائے مسافر ہے وہان مسکن اصلی
وہ منزل عمر گذران ادھر ہی کچھ ہے

حیرت تری گو نیند ہی شکل ہے اوسکی
لیکن وہ ترا خواب گران اور ہی کچھ ہے

رخصت جہان کے باغ سے روح ہوا کی
جاتی ہے آج بوئے گل تر جہانکی ہے

ہم کیا کہین بہار جو اس بوستانکی ہے
گل کی کھلی جو آنکھ تو آمد خزانکی ہے

پہلے جو ہم سے قافلے والے چلے گئے
یہ جسم زار گرد اوسی کاروانکی ہے

آباد ہوگی قبر گریگا جو قصر تن
اب پھر وہین بسیگی یہ بستی جہانکی ہے

ان نخچیون سے ڈرتے ہین کچھ تجھکو خیر ہے
جب ہم نہین تو اے شب غم تو کہانکی ہے

مرقد سے میرے اوٹھکے بگولا جو رہ گیا
کہنے لگے یہ خاک کسی ناتوانکی ہے

کچھ خود بخود ہے آج معطر مرا دماغ
خوشبو یہ کسکے گیسوے عنبر فشانکی ہے

کیون اونکی کجروی سے نہ عالم تباہ ہو
اب وہ روش پسند ہے جو آسمانکی ہے

کس نور سے بھری ہے نہین لگتی ہے نگاہ
رخ پر تمہارے یار تجلی کہانکی ہے

کیونکر کہون کسی سے مین اس دلکی سرگذشت
منہ پر تو مہر یار کے راز نہانکی ہے

یارب نظر پڑی مجھے کس ماہرو کی
دلکو جو دیکھتا ہون تو صورت کتانکی ہے

وہ تو جا پسند نہین جسنے تمکو دی
کچھ ہوش ہے یہ حسن کی دولت کہانکی ہے

جسکے سبب سے گلشن ہستی ہین گل کھلا
ہمکو تو اب تلاش اوسی باغبانکی ہے

کانون نہین آرہی ہے صدائے شکست رنگ
غنچے چٹک رہے ہین کہ چٹکی خزانکی ہے

کیا جانئیں کسکے جلوے نے بیتاب کر دیا حالت وہی ہے دلکی جو برق طپانکی ہے

ممکن نہیں کہ مجھسے چھٹے اُنکا ذکر خیر جبتک مری زباں میں طلاقت بیانکی ہے

پہچان تو کہ منزلِ مقصد کو لے لیا ایسی جو چال توسن عمر روانکی ہے

کرتی نہیں ذرا بھی توقف جہان میں کیا جانیئے یہ عمر گریزاں کہانکی ہے

غافل اسے سمجھتے ہیں شاید کہ پائدار ہستی حباب دار طلسم جہانکی ہے

وحشت ہو کیوں نہ قالب خاکی سے روح کو اک شے تو ہے زمین کی اک آسمانکی ہے

اہل سخن جو پاتے ہیں شیرینیِ کلام کہتے ہیں یہ غزل کسی رطب اللسانکی ہے

حیرت جو سو رہے ہیں یہ خوابیدگانِ غم تمکو غنودگی اسی خواب گرانکی ہے

وہی اک حاصلِ کونین ہے جو کل کا والی ہے زباں پر دہر کس و ناکس کے جسکی بیمثالی ہے

طلسمی دور اسکا جلوہ راحت سے خالی ہے اگر دنیا کوئی شے ہے تو فی الفور خیالی ہے

تعلق ہے جنہیں زلف بتاں سے کور باطن ہیں نہیں سمجھے دغا پائینگے ناگن دلمیں پالی ہے

مناسب ہے نہ گھبرائے بشر اپنی مصیبت سے وہ اپنے وقت پر ہوگی جو راحت ہونیوالی ہے

بدنکی روح رونق ہے ولیکن اوسکی قدرت سے نہیں اسکی حقیقت کیا یہ اک جام سفالی ہے

ہرا ہے جنکا کشت آرزو وہ کون ہیں ہمسے ہمارے مزرعۂ دل میں ابتک خشک سالی ہے

نہ سمجھے اسکو بھی قبر کے اندر دم رخصت دہان گور میں روح رواں مشکل سے آئی ہے

نکلنے پہونچی تہی کال تک دکھلا کر اپنے جلوے کو بلا سے بدر رخ روشن ہے جسکا سر کمالی ہے

مری اس ناتوانی نے دیا دہوکا اجل کو بھی / نہ پہچانا مجھے سمجھے کہ تصویر نہالی ہے

سخن سنجی کی نوبت اب یہ پہونچی اس زمانہ میں / سمجھتے ہیں اوسیکو تلخ جو شیرین مقالی ہے

کنارہ کش ہوے جاتے ہیں نظم و نثر سے عاقل / زمین شعر جب ناسزاؤن نے دبالی ہے

ہوا ہے انقلاب ایسا کہ عریانی ہے پاکونکو / تن ناپاک کے حصوں میں کل پوشاک شالی ہے

اجل کو روح لیجانے میں ہے اتنا تردد کیون / چلے جائینگی خود وہ راہ اوسکی دیکھی بھالی ہے

گنہگارو نہ گہبراؤ قیامت سے اوسکی رحمت سے / عجب کیا بخش دے درگاہ اوسکی لاابالی ہے

نہال آرزو کو بھی نہی شاداب دیکھا / کہ جب سے فیض سے مہرگ کے چہرہ پر بحالی ہے

قطعہ

تجلی دیکھکے حضرت کے چہرہ کی ملک بولے / الٰہی تو نے ایسی شمع کس سانچے میں ڈہالی ہے

سنے حوروں نے افسانے حسینان جہان کے / مگر اس ماہرو کی شان تو سب سے نرالی ہے

ہوے لیل و نہار اسکے رخ و کاکل سے پیدا / جو صورت ذہن گوری رات کی تصویر کالی ہے

مسلمانون مدینہ ہوکے جاؤ جانب کعبہ / کہ مولا نے وہیں سے راہ جنت کی نکالی ہے

یہ وہ مولا ہے جسکی جسم کا سایہ نہیں پیدا / مقولہ ہر بشر کا ہے کہ اسکی ذات عالی ہے

رسولان سلف کہتے تھے اسکے قدمون کو / اسی قامت سے ظاہر ہے قیامت آنیوالی ہے

قطعہ

جو پہونچے کشتۂ ابرو کے مرقد پر تو یہ دیکھا / کہ سب قبریں تو سیدھی ہیں یہ ترکیبون ہلالی ہے

کہا ہمراہیون نے اونسے بچپن ہی سے / اسی باعث سے اسکی اسطرح بنیاد ڈالی ہے

یہ سنکے چشم نم ہوکر کہا افسوس حسرت / پس مردن بھی اسکی شان میں بے اعتدالی ہے

چلے ایسے ان بتوں ... اور دل کیسے حسرت

گنہ کے بوجھ پر گٹھری مصیبت کی اوٹھائی ہے

کون اس گلشن فانی کا تماشائی ہے — پردہ چشم میں ہیں آپ کہ بینائی ہے

جب سے وہ آفت جان محو خود آرائی ہے — شانہ سرتاج ہے آئینہ کی بن آئی ہے

نہ تو اب صبر ہے دل میں نہ شکیبائی ہے — شاید اس عشق کے پردے میں قضا آئی ہے

ذکر خالق کا نہیں دل میں بجز فکر شکم — دانہ زر سمجھے ہیں شاید یہی دانائی ہے

جب سے گھیرا ہے مجھے ضعف نے معلوم نہیں — تاب کہتے ہیں کسے کیسی توانائی ہے

اے اجل تو نے عجب تفرقہ پردازی کی — تن ہوں مرقد میں کہ گھر میں تنہائی ہے

دل بیتاب کا ایما ہے سنا دو ہر حال — پر حیا کہتی ہے کچھ بولے تو رسوائی ہے

دل سرکش نے کیا قالب خاکی کو تباہ — میرے اقلیم بدن میں یہی بلوائی ہے

عاشق زار تو مرتا ہے خبر تمکو نہیں — کیوں مسیحا یہی کیا شان مسیحائی ہے

کوچہ یار میں نالاں ہے کہیں اور نہیں — موت یہ خوشخبری دل کی مرے لائی ہے

ہنس کے کہتے ہیں وہ اکثر یہ مرے پہلو میں — دل ہے یا داغ ہے یا لالہ صحرائی ہے

تھی مجھے فکر سواری کی پے ملک عدم — بعد مدت کے قابو میں قضا آئی ہے

دیکھیں اب ملک بدن آتا ہے کس کا الٰہی — اندروں لشکر غم کا ہمیں صف آرائی ہے

قطعہ

واہ رے شان تری اے کہ ترنگ تیرے — جسکے اوصاف میں عاجز ہمہ گویائی ہے

آنکھ میں نور بنا تو کے پیرائے میں — اپنی قدرت کا تو ہی آپ تماشائی ہے

جسکو سب کہتے ہیں دنیا یہ ہے پاگل خانہ — اسمیں دیکھا تو ہر اک طرح کا سودائی ہے

چشم و نظارہ کا کچھ حال نہ پوچھو ہے
فتنہ گر ایک تھی اک آفت بالائی ہے

کیا اڑا کے سے گئے عشق میں محبت والے
اب کسی میں نہ مروت نہ شناسائی ہے

دم بدم کہتی ہے مجھکو کہ چلو سوئے عدم
ایسی دنیا سے طبیعت مری گبھرائی ہے

اپنے تو حیرت میں نہیں شغل سوا اسکے کوئی
سنگ در یار کا ہے اور جبیں سائی ہے

ہنسی آتی ہے کیسی [illegible] نہیں [illegible]
نہیں [illegible] شاید تمہیں [illegible] دل کے

قیامت [illegible] میں [illegible] دل کی [illegible]
[illegible] بسمل کے

غضب میں [illegible] گئے [illegible]
[illegible] بلا [illegible] بسمل کے

کریں کس کس کا [illegible] میں [illegible]
[illegible] کان [illegible] دل ہے

اور نہیں [illegible] طرح [illegible]
اسکے [illegible] قابل

[illegible] جاتا [illegible]
[illegible] قاتل کے

[illegible] پہ نازاں ہیں [illegible]
سمجھ کر [illegible] شمع [illegible] محفل کے

[illegible] سمجھا ہے [illegible] کہتے ہیں [illegible]
کیا ہے دل [illegible] آسانی بھی [illegible] مشکل کے

[illegible] ہے [illegible]
[illegible] دل [illegible] میں یار [illegible]

[illegible] لگے تو وہ [illegible]
[illegible] امید [illegible] ہیں [illegible] منزل کے

اگر [illegible] ہے تو قیامت [illegible] ہوگا
[illegible] ہمیشہ [illegible] دنیا [illegible]

[illegible]

نہین چھٹتا کوئی تا زیست اس قید سلاسل سے

ہمین ظاہر ہوا ضعف بصر سے
کہ جائیگی اب دنیا نظر سے

بدن مین تھا جو آب زندگانی
بہا جاتا ہے وہ بھی چشم تر سے

قد موزون خمیدہ ہو گیا ہے
مگر اس کج ادائی کے کمر سے

فراق باغ عالم مین یہ دھن ہے
لپٹ کر روئیے اک اک شجر سے

یہی حاصل ہے اپنے آب و گل کا
کہ چھٹ جائین جہان کے خشک و تر سے

خداوندا اسے محفوظ رکھنا
جو عزت دی ہے تو نے اپنے گھر سے

تمہارا عشق جسمین جلوہ گر ہے
وہ داغ دل تو بہتر ہے قمر سے

وہی دل اپنے قابو مین نہین ہے
جسے پالا کئے خون جگر سے

مخالف تو رہین خوش حال خوش دل
تعجب ہے ترا احتیاج تر سے

سوئے ملک عدم جاتے تو ہین ہم
مگر محروم ہین زاد سفر سے

مرے زخم جگر کا ایک اک چاک
مشابہ ہے گریبان سحر سے

نہال دل ابھی سرسبز ہو جائے
جو تیرا ابر رحمت آکے برسے

عذاب جان ہوئی ہے ناتوانی
الٰہی یہ بلا آئی کدھر سے

مرا تیغ الم کا سامنا ہے
بچالے اپنی رحمت کی سپر سے

ملیگی منزل اول مین مرقد
عدم کی راہ سیدھی ہے ادھر سے

دکھائے منزل مقصود ہمکو
یہ ہے امید چشم منتظر سے

جہان مین آبرو رکہنا الہی — مرے نخل تمنا کی ثمر سے

شگفتہ ہوگا حیرت غنچۂ دل
ہوا سے دامن خیر البشر سے

کہہ کہہ کے مجھکو بزم مین بد ظن اوٹہائے — اچھا بنا کے دوست کو دشمن اوٹہائے

چاہے ہے جو یار سر تو نہ گردن اوٹہائے — لیکن کبھی نہ منت دشمن اوٹہائے

ہوتی ہے آج صبح تجلی کی آنکھہ بند — ابتو نقاب چہرۂ روشن اوٹہائے

ایسا نہو کہ شعلۂ دل پہر بہڑکا دے — پہر خدا سنبہال کے دامن اوٹہائے

آتی ہے لاش کشتۂ تیغ نگاہ کی — اب رنج کیا ہے دیکہئے گردن اوٹہائے

ایسا نہو لگے نظر پہر بد نگاہ — ہرگز نہ آنکھہ جانب روزن اوٹہائے

کہتے ہین آپ مجہسے نہین تجہسے مین خفا — اچھا تو خاک پاک کی سمرن اوٹہائے

اس انجمن مین ہی برشتہ جگر نہین — مجہسے سوا ہے شمع جلے تن اوٹہائے

تنفس شقی کے دور مین حاضر ہون کسطرح — اللہ اپنی راہ سے رہزن اوٹہائے

پہلے ہی دلکو روئے باقی ہے ایک جان — منظور ہو تو دو سر اشیون اوٹہائے

مسجد مین شیخ کا تو کیا خاتمہ بخیر — اب بتکدہ سے لاش برہمن اوٹہائے

پہنا ہے گرچہ خرقۂ عاشق نے تجہ — وہ سامنے مزار ہے تو سن اوٹہائے

خوشبوے گل یہ کہتی ہے گلشن مین کب تلک — جہونکے ترے نسیم سبک تن اوٹہائے

مستی لگا کے آج تو آئینہ دیکہئے — لطف بہار غنچۂ سوسن اوٹہائے

نور نجوم آپکے افشان کے واسطے
گرتا ہے آسمان سے چہن چہن اوچہٹائے

عشق بتان کا حکم ہے ناقوس کیطرح
نالونے سر پہ دیر برہمن اوٹہائے

لو وا ہے اونکا روزن دیوار آکلیم
دل سے ہوا کے وادی ایمن اوٹہائے

پیر فلک کو کشت انجم کا شوق ہے
افشان کی گر پڑے تو نہ کیون اوٹہائے

عہد شباب مین یہ تلون مزاجیان
ہنستے ہین لوگ دل سے لڑکپن اوٹہائے

کہتے ہین محو خنجر ابرو سے آئے
جینے سے ہاتہ ہاتہ سے چلمن اوٹہائے

حیرت ہوئے جو اوس گل خندان کے عندلیب
باغ جہان سے اپنا نشیمن اوٹہائے

کہتے ہین مجھے عاشق ناکام یہی ہے
اب اونکی زبان پہ تو مرا نام یہی ہے

مشہور ہے جو زلف سیہ فام یہی ہے
اے طائر جان دیکہہ ترا دام یہی ہے

غیبت نکرو سب سے برا کام یہی ہے
رسوا ہو بشر جس سے وہ الزام یہی ہے

پہرنے تہی نظر تیری پہر اب مجھسے زمانہ
معلوم ہوا گردش ایام یہی ہے

ہنستا ہے عیبون سے جو بیباک بزم
غارتگر جان دشمن آرام یہی ہے

حال دل بیتاب کو سنکر وہ ستمگر
کہتا ہے سزا ہے ہوس خام یہی ہے

تم قدر نہین جانتے اوس مصحف رخ کی
اے بوالہوسو باعث اسلام یہی ہے

خاک در جانان کا جو ہے پیرہن تن
رہنے دو مرا جامۂ احرام یہی ہے

پہلو سے جو نکلا تو ہے ملبوس جسمین
اب دل کی ہمارے خبر عام یہی ہے

دیکھا ہے مجھے خستہ تو کہا سنتے تھے جسکو
شاید کہ وہ خورشید لب بام بہی ہے

کہتے ہین سب بیمار تری چشم کے کشتے
ہے زہر بھرا جس مین وہ بادام بہی ہے

پوچھی صفت ابروے پرخم تو یہ بولے
ٹکڑے جو کرے دل کو وہ صمصام بہی ہے

آنکھین نہین لیے کیون نہ تمہارا رخ و گیسو
اپنی تو جہان مین سحر و شام بہی ہے

باتین جو کیا کرتا ہے تو دل شکنی کی
کیا تیری محبت کا سرانجام بہی ہے

حیرت کیطرف ہوتے ہین اب اونکے اشارے
رسواے جہان عاشق بدنام بہی ہے

پڑا ہے بستر غم پر نہ دانہ ہے نہ پانی ہے
تمہارے عاشق شیدا کی طرفہ زندگانی ہے

ہمارے یار کا ہمکو یہ پیغام زبانی ہے
شب فرقت مین جیتا ہے یہ کیسی سخت جانی ہے

پر یہ درد جو تمہارا باعث حسن و جوانی ہے
اوسیکے عشق مین مرنا حیات جاودانی ہے

کیا مجبور اسدرجہ کہ اب تو بستر غم سے
ہم اوٹھنے بہی نہین پاتے یہ زور ناتوانی ہے

اگر وہ رشک لیلی ہین تو ہم ہین غیرت مجنون
جہان اونکا فسانہ ہے ہماری بہی کہانی ہے

مرے نالونکو سن کر یہ فرماتے ہین لوگون سے
نگاہ بد کا ثمرہ ہے سزاے بدگمانی ہے

جو ذکر بیقراری کیجیے اوس سے تو کہتے ہین
یہ بیتابی نہین ہے موج آب زندگانی ہے

پڑا جا اوسکے پہندے مین وہ پہر زندہ نہین چہٹتا
جسے سب عشق سمجھے ہین بلاے ناگہانی ہے

تمہین ہو منتظم اقلیم تن کے ہم سمجھتے ہین
نفس کی آمد و شد بہی تمہاری حکمرانی ہے

مریض غم کے نالے سنکے کہتے ہین ابہی کیا ہے
ابہی تو عمر بہر شاید بہی ایذا اوٹہانی ہے

تڑپ جاؤ گے سنتے ہی ابھی ہم ضبط کرتے ہیں
تمہیں اکدن دل نالاں کی کیفیت کہانی ہے

غرور حسن بیجا ہے بہت پچھتاؤ گے دیکھو
پری رو چند روزہ یہ طلسم نوجوانی ہے

تری آنکھوں کی سرخی دیکھکر میخوار کہتے ہیں
بلوریں جام میں شاید شراب ارغوانی ہے

کبھی وحشت نکرنا چاہئے گور غریباں سے
تمہیں بھی غافلو آخر یہی بستی بسانی ہے

پڑے ہیں خاک میں وہ بھولتی تھی عرش تک جنکی
جو سچ پوچھو تو عبرت کی جگہ دنیائے فانی ہے

تلاش یار کی محنت کوئی پوچھے بگولے سے
کہ اوسنے بھی ہمارے طرح برسوں خاک چھانی ہے

تمہارے رخ پہ کیوں دہوکا نہو مہر درخشاں کا
سنہرا رنگ چہرے کا دوپٹہ آسمانی ہے

ہوائے خنجر ابرو تو ہے پر دل میں سوچو تو
یہ جبینی کی علامت ہے کہ مرنیکی نشانی ہے

ہمیں ثابت ہوا اونکے تلون سے تغافل سے
جسے معشوق کہتے ہیں وہ ایذا رسانی ہے

سوئے گیسو جو محو خال نے دیکھا تو غش آیا
ارے کمبخت یہ بھی تیرہ بختی کی نشانی ہے

ہنسے دیتے ہیں مجھکو دیکھکے کہتے ہیں کیوں حیرت
تمہیں کسکی محبت ہے جو چہرہ زعفرانی ہے

قاتلو نمیں عجب انداز جفا ہوتا ہے
کوئی تڑپے تو وہ کہتے ہیں یہ کیا ہوتا ہے

پھر وہاں تذکرہ زلف دوتا ہوتا ہے
دیکھیں اب کون گرفتار بلا ہوتا ہے

ظاہرا عشق و محبت میں مزا ہوتا ہے
دل ناداں بھی سامان قضا دیتا ہے

حالت دل کے بیاں سے جو خفا ہوتا ہے
اوس ستمگر سے کوئی عہدہ برا ہوتا ہے

عالم عشق کا کیا حال بتائیں لیکن
روح پہ جس سے ہو صدمہ وہ برا ہوتا ہے

یہ بھی نیرنگیٔ قدرت ہے کہ بندو نہیں جز — کوئی بیہوش کوئی ہوش ربا ہوتا ہے

نالۂ سرد سے کھلتا ہے مرا غنچۂ دل — یہ بھی کیا ہم نفس باد صبا ہوتا ہے

سجدہ کرتے ہیں بشر سارے زمانے کے وہیں — جسجگہ یار کا نقش کف پا ہوتا ہے

چمن دہر کے نیرنگ نرالے دیکھے — کوئی روتا ہے کوئی نغمہ سرا ہوتا ہے

باغبان ہمکو جو ملجائے تو پوچھیں اوس سے — کہ کبھی نخل تمنا بھی ہرا ہوتا ہے

عیش کے دن نہیں رہتے تو سمجھ لے انسان — کہ یہ تکلیف کا عالم بھی فنا ہوتا ہے

سنکے حال دل بیتاب وہ فرماتے ہیں — بدگمانی کا تو ایسا ہی صلا ہوتا ہے

مجھکو سمجھاتے ہیں وہ دل سے اوٹھا دیہ خیال — خواہش وصل کا انجام برا ہوتا ہے

آپکی شان میں میں کچھہ نہیں کہتا لیکن — بیوفاؤنکا زمانے میں گلا ہوتا ہے

دیکھہ پچتائیگا اے دل مرے پہلو سے نجا — کوچۂ زلف میں اندھیر بڑا ہوتا ہے

کہتے ہیں زندۂ جاوید اوسیکو ہمنو — جو کوئی کشتۂ شمشیر ادا ہوتا ہے

اپنی آرائش و تزئین سے غرض ہے انکو — اس سے مطلب نہیں جو خون جفا ہوتا ہے

اسکی تکلیف سے جانبر نہیں ہوتا انسان — عشق کہتے ہیں جسے قہر خدا ہوتا ہے

قطعہ

جز ترے اوستم ایجاد یہ طاقت کسکی — ظلم جو ہوتا ہے ہر روز نیا ہوتا ہے

کبھی عزت مع ذلت کبھی راحت ہے رنج — ایک سے ایک کا انداز جدا ہوتا ہے

یار سے قطع محبت نہیں بہتر حیرت

سلسلہ اسکا رگِ جان سے ملا ہوتا ہے

تیغ نگاہ یار جو غصے میں چل گئی
موت اپنی پاؤں آئی پہ سر سے بل گئی

بیٹھا بھی میرے پاس تو منہ پھیر کر وہ شوخ
تقدیر کس مقام پہ پہلو بدل گئی

امید صبح وصل خدا ہی کرے تو ہو
اندھیر ہو گیا شب ہجران مچل گئی

یہ جانو جنون کہ تری آبرو نہیں
فصل بہار میں جو طبیعت سنبھل گئی

گلگشت میں جو لالہ نے کی اونسے ہمسری
ماری صبا نے دھول کہ پگڑی اچھل گئی

دان آگیا شباب جوان ہو گئے ضعیف
آئی ادھر بہار ادھر رت بدل گئی

سینے میں ایسے عشق نے پھیلائے ہاتھ پاؤن
گھبرا کے روح خانۂ تن سے نکل گئی

دریا میں یاد آئی جو اوس بحر حسن کی
موج رواں کی مجھپہ سروہی سے چل گئی

تیوری چڑھا کے رہ گئے کچھ رحم آگیا
بے شبہ آج آکے قضا سر سے ٹل گئی

پہونچی فلک پہ آہ جو مجھ بیقرار کی
گھبرا کے برق چرخ سے باہر نکل گئی

جنبش اون ابرونکو ہوی سکو غیر وان
یان جامۂ حیات پہ مقراض چل گئی

دور خزان ہے کیا جو ہر اک گل اوداس ہے
شاید چمن سے باد بہاری نکل گئی

اک شعلہ رو کے عشق میں حسرت جو لو لگی
شمع حیات سوزش غم سے پگھل گئی

آپکے عشق میں تکلیف دل آزاری ہے
جسکی دشوار ہے صحت وہی بیماری ہے

اسکی سوزش سے تو اب جان بہت عاری ہے
کیا عجب دل میں الٰہی کرۂ ناری ہے

نالے کرتا ہوں تو فرماتے ہیں مکاری ہے
میرے یاری کو وہ سمجھے ہیں کہ عیاری ہے

جس سے ہو سوئے گور عشق آیا شجر طور جلا
میرے دل میں بھی اوسی آگ کی چنگاری ہے

بے سبب آتے نہیں آنکھ سے اشک گلگون
دل میں ناسور ہے یا زخم جگر کاری ہے

تیرہ بختی ہے جسے ہو ہوس زلف دراز
عشق کا کل وہ نہیں بلکہ سیہ کاری ہے

دیکھ تو چرخ ستمگر یہ اذیت سب سے
میرے قالب میں جو ہے روح وہ پیکاری ہے

دیکھیں کس طرح سے طے ہو سفر ملک عدم
سر پہ گٹھری تو گناہونکی بہت بھاری ہے

نشۂ عشق سے مدہوش ہیں جو مست الست
اونکی بیہوشی نہیں بلکہ وہ ہشیاری ہے

قید ہے دام محبت ہوں خبر یک او ناصح
مجھکو آزادی سے بہتر یہ گرفتاری ہے

اسمیں خوشبو ہے عجب طرحکی بتلاؤ تو یار
حلقۂ زلف ہے یا نافۂ تاتاری ہے

جس میں ہے رنج و غم و درد کی بہتات
حضرت عشق کی اوس فوج میں سرداری ہے

جسے ہو انس اوسے داغ جگر دیتے ہیں
لالہ رو یونہیں عجب طرحکی غمخواری ہے

دیکھکر عالم رویا میں اونہیں میں سمجھا
خواب غفلت یہ نہیں بخت کی بیداری ہے

جب سے حسرت کا پھنسا طائر دل پھر نہ چھٹا
آپکی زلف نہیں دام گرفتاری ہے

خاموش رہتا لب اظہار کے ہوتے
کہتے ہیں اطبا مرض عشق نہوتا
قاتل یہ ہمیں سے ہے سبکدوش جو کرلی
کرلی نہ اثر شعلۂ رخسار کی گرمی

گر ہوش سے واقف اسرار کے ہوتے
آثار جو اچھے ترے بیمار کے ہوتے
شرمندۂ احسان تری تلوار کے ہوتے
ہم اونکی طرح توڑ گئے یا نار کے ہوتے

کہتے ہیں اجل سے یہ ترے طالب دیدار
احسان ترا لیں نگہ یار کے ہوتے

آتی بھی قیامت تو اوسے دیکھنے ہنستا
گر ہوش میں کشتے تری رفتار کے ہوتے

جلتے طرف طور نہ پھر حضرت موسے
جلوے جو ترے روزن دیوار کے ہوتے

گر شوق اسیری ہے تو کس واسطے بلبل
صیاد کی مشتاق ہے منقار کے ہوتے

ہونا تھا سیہ بخت تو ہوتے خط شبگون
یا خال تمہارے گل رخسار کے ہوتے

ہوتے جو مریطرح کہیں قید ترے کاکل
پھر دیکھتے صدمے جو شب تار کے ہوتے

آکر سر بالیں پہ دم نزع یہ پوچھا
راہی تو نہیں منزل دشوار کے ہوتے

بڑھتی جو تری چشم فسون ساز کی وحشت
بستی کے نہ صحرا کے نہ کہسار کے ہوتے

تھی عاشق کاکل کی دم نزع تمنا
نظارے تری زلف دھواندھار کے ہوتے

کس طرح سے دل ناوک مژگاں سے بچاتے
بچتا ہے کہیں صید کماندار کے ہوتے

ہوش و خرد و صبر کہاں خانۂ دل میں
کوئی نہیں رہتا ہے غم یار کے ہوتے

جاتی نہ تری زلف کی خوشبو جو ادھر کو
کیوں ہوش ہرن نافۂ تاتار کے ہوتے

اوس بت کی محبت میں نہیں دین کا خطرہ
کیا سبحہ میں ڈورے نہیں زنار کے ہوتے

اے بوالہوس پاس محبت جو نہ ہوتا
پھر کس لئے ہم مدّ نظر یار کے ہوتے

حسرت تھی کہ جو مدینہ میں جگہ قبر کی ملتی
ہم زیر قدم احمد مختار کے ہوتے

جسنے دنیا میں بہت چاہنے والے دیکھے
آپکے ڈھنگ مگر سب سے نرالے دیکھے

ہم نہ کہتے تھے جلا دینگے یہ بجلی بنکر
کیون رے او چرخ ستمگر ترے نالے دیکھے

لغزا کمان ہی ہے داغ ندامت سے نہان
شرم سے سر جو گریبان مین ڈالے دیکھے

عکس گیسو کو جو آئینہ مین دیکھا تو کہا
ساکن ملک حلب ہند کے کالے دیکھے

شعلۂ عشق ہی دکھلاتا ہے طرفہ تماشہ
آگ تو دل مین لگی جسم مین چھالے دیکھے

ہم ہی ہین حلقہ بگوشون مین عجب کیا دونگے
خواب مین رات کئی چاند کے ہالے دیکھے

چین ابرو کی تو خاطر شکنی تھی مشہور
دل شکن ناوک مژگان کے تیر بھالے دیکھے

اونکی نیرنگ سے بچنا ہے نہایت دشوار
حسن والے کوئی گورے کوئی کالے دیکھے

تیغ ابرو سے ڈرے کیون نہ ہر اک فرد بشر
جسکے مقتول رسالے کے رسالے دیکھے

دیکھنا ہو جسے میرے گل مضمون کی بہار
آنکھ مین سرمۂ نیرنگ لگا لے دیکھے

حسن بے پردہ کا نظارہ بہت مشکل ہے
جو کوئی جیب و گریبان کو سنبھالے دیکھے

دیکھنے کو جو گئے تجھکو ترے بد قسمت
دیدۂ روزن دیوار مین جالے دیکھے

رخ روشن کی تجلی تک ہے نظارہ محال
ہان جو سورج سے کوئی آنکھ ملا لے دیکھے

چین دم بھر بھی نہین جب سے ہوئے دل کو داغ
لالہ رویون کے سبب جان کے لالے دیکھے

سب درختون سے نرالا ہے نہال الفت
خون سے لبریز اسی نخل کے تھالے دیکھے

رخ صفا کا نظارہ ہے بیدؔ سبب حیرت
ہان کوئی زیست سے ہاتھ اپنا اوٹھا لے دیکھے

یہ تیغ اجل جسکے سر تک نہ پہونچے
کبھی تمسے بیداد گر تک نہ پہونچے

سنا سیر دریا کی خواہش ہے اونکو
خبر یہ مری چشم تر تک نہ پہونچے

وہان ہمنے داغون سے گلشن بنایا
جہان پر نسیم سحر تک نہ پہونچے

وہ محبوب ایسا رفیع المکان ہے
نظر جسکے دیوار و در تک نہ پہونچے

وہی نخل امید ہے سایہ افگن
کبھی جسکی نوبت ثمر تک نہ پہونچے

یہ تاثیر ہے طالع نارسا کی
کہ تمکو ہماری خبر تک نہ پہونچے

وہی دل تو پہلو مین آرام پائے
خبر جسکی اوس فتنہ گر تک نہ پہونچے

مجھے خون روتے جو دیکھا تو بولے
وہ صدمہ نہین جو جگر تک نہ پہونچے

کوئی کسطرح اوسکی تصویر کھینچے
تصور بہی جسکی کمر تک نہ پہونچے

رقیبون کے ہون ہاتھ ہیکل گلے مین
وا اونکے قدمون پہ سر تک نہ پہونچے

مری اشکباری کو دیکھا تو بولے
یہ طوفان کہین میرے گھر تک نہ پہونچے

وہانکی تمنا ہوی تمکو **حیرت**
نظر کیا جہان پر خبر تک نہ پہونچے

عاشق نہ زلف کے ہین نہ وحشی ہین خال کے
ہم شیفتہ ہین اونکے رخ بیمثال کے

کیونکر لکھین نہ وصف سر بال بال کے
حلقے ہین دام زلف مین چشم غزال کے

عاشق وہ ہون کہ بعد مرے انتقال کے
پتلے بنینگے آپ بہی گرد ملال کے

جانا صبا جو پاس تو اوس نونہال کے
کہنا مرا بہی حال مگر دل سنبھال کے

جا کر ہمارے دشمن جانی سے ملگیا
ایدل خجل ہوے تجھے پہلو مین پال کے

پوچھو کہ کل کمان تھے تو ملتا ہے یہ جواب
پتلے بنے ہین آپ تو وہم و خیال کے

نیچے ہو دنگے رخ ترا دیکھا تو سمجھے ہم
اک ماہتاب سایہ مین ہے دو ہلال کے

جو اس چمک دمک سے ہین ابرو شہسوار حسن
کیا یہ ہلال ہین ترے توسن کے نال کے

کیون اے فلک پسند ہے کیا سفلہ پروری
اونکا بڑھایا دن جو سبب ہین ملال کے

قطعہ

پاس ادب سے سر نہ اوٹھاتے تھے جو کبھی
اب ہمکو دیکھتے ہین وہ آنکھین نکال کے

ہنستے ہین وہ ہمین کہ جو تھے چوب ناتراش
انسان بنا دیا ہے جنھین چھیل چھال کے

اب چونک چونک پڑتے ہین خوابیدگان خاک
تیرے چلن ہین یا رقیامت کی چال کے

موئے سیہ سفید ہوئے دانت ہل گئے
حیرت قریب آگئے اب دن زوال کے

دیتا ہے نعمتین وہ مجھے بے سوال کے
دیکھو تو جو صدمے ہین پرسان حال کے

پھینکا یہان ہمین جو عدم سے نکال کے
کیا فائدہ ہوا تمھین آفت مین ڈال کے

پہونچے کوئی کہان در دولت ہے تو دین
جس جا پہ ہوش اوڑتے ہین وہم و خیال کے

جنت کی آرزو ہے نہ دوزخ سے کچھ غرض
عاشق ہین ہم تو آپکے حسن و جمال کے

یہ کس مین عقل ہے جو بنائے تری شبیہ
نقشے کھنچے کہین بھی عدیم المثال کے

طاقت تھی جب تلک یہ اونھین ڈھونڈھتا پھرا
اب پاؤن تھک گئے عرق پیک خیال کے

یہ تل نہین ہین چہرۂ روشن پہ جلوہ گر
نکتے دئے ہین مصحف ناطق مین خال کے

گنتے تو کہتے آپکے فرقت کے داغ ہین
ارشاد ہو تو رکھدین کلیجہ نکال کے

ہیں مانگتا ہوں کچھ تو وہ کہتے ہیں چپ رہو / رکھتے ہیں اپنی ٹیک مری بات ٹال کے

ورنہ اونہیں کو کہتے ہیں دنیا میں عقلمند / قائل نہیں ہیں جو ترے فضل و کمال کے

پھرے کھڑے ہیں ناوک مژگاں کے چشم / جانا نظر ادھر تو ذرا دیکھ بھال کے

ہوگا نہ میرا نامۂ اعمال جب سفید / دریا بہاؤنگا عرق انفعال کے

راضی رہو اوسیکی رضا پر جو وہ کہیں / حیرت یہی طریق ہیں قرب وصال کے

عشق فرگا نشے جو حذر نہ کرے / وہ خیال دل و جگر نہ کرے

اثر عشق یار کیا سمجھیں / بیخودی جب تلک خبر نہ کرے

کیا مسیحا اوسیکو کہتے ہیں / کہ جو بیمار پر نظر نہ کرے

ہمکو کہتے ہیں تیغ قاتل سے / کوئی ہرگز عزیز مر نہ کرے

اوسکو کہتے ہیں نالۂ بیکار / یار کے دلمیں جو اثر نہ کرے

اوسجگہہ دل کو لیگئی تقدیر / کہ تصور جہاں گذر نہ کرے

تیر مژگاں کا عشق ہو جسکو / ماتم دل و نوحہ جگر نہ کرے

عشق کامل نہیں ہے عاشق کا / جب تلک اونکے دلمیں گھر نہ کرے

جی دہلتا ہے سب یہ کہتے ہیں / کوئی نالہ قریب در نہ کرے

قطعہ

وہی عاشق پسند ہے اونکو / رنج اوٹھائے تو شور و شر نہ کرے

عین دریا میں ہو نظر کیطرح / اور دامن کو اپنے تر نہ کرے

تم ہی بتلاؤ اسکو کیا کہیں — کہ جو انسانیت بشر نہ کرے

کب تلک شور عندلیب سنے — کیا کرے گل جو گوش کر نہ کرے

ہو جو رخسار و زلف کا عاشق — حسرت شب غم سحر نہ کرے

اور سب کچھ کرے زنا نہیں — الفت چشم فتنہ گر نہ کرے

ہم وہ رکھتے ہیں دیدۂ گریاں — سامنا جسکا ابر تر نہ کرے

ان حسینوں کا عشق اے حسرت
ہوش میں ہو تو عمر بھر نہ کرے

تمہارے ہیں چاند کے کھونیکے واسطے — شمع مزار تک نہیں رونیکے واسطے

مجھپر نہیں ہے حصر جو بیدار بخت ہیں — مرتے ہیں وہ بھی قبر میں سونیکے واسطے

پروا نہیں ہے شمع کی کاٹی ہے داغ دل — کچھ روشنی مزار میں ہونیکے واسطے

دیکھے جو سیر مزرعۂ دل میں جگہ نفیس — وہ تخم عشق دیگئے بونیکے واسطے

گو ہے ہمارا نامۂ اعمال تیرہ تر — ابر کرم ہے یار کا دھونیکے واسطے

ہوش و حواس چشم و نظر اور دست و پا — یہ سب ملے ہیں کام کے ہونیکے واسطے

اے بحر اشک فیض ترا سکے ابر خشک — چادر لئی ہے اپنی بھگونیکے واسطے

یارب کمی کرے نہ مرا رشتۂ حیات — اشک گہر بہت ہیں پرونیکے واسطے

حرص و ہوا سے ہاتھ اوٹھائے اگر بشر — کافی ہے اوسکے رنج نہ ہونیکے واسطے

ہیں گے تمہارے اب گل و شبنم سے ہنستا — ہنسنے کو تم ہو اور ہیں رونیکے واسطے

دیکھو تو فکر زر مین ہین کیا سرخ رو سفید
کندن سا رنگ ہو گیا سونیکے واسطے

حسرت پڑو نہ چاہ زنخدان کی چاہ مین
کیا دل ملا ہے تمکو ڈبونیکے واسطے

کشش دل جو نگاہ بت بے پیر مین ہے
نہ وہ جادو مین نمایان ہے نہ تسخیر مین ہے

نہ تو کچھ فکر مین حاصل ہے نہ تدبیر مین ہے
وہی ہوتا ہے جو انسان کی تقدیر مین ہے

اب تو حسرت کے سوا کچھ بھی پہلو مین نہین
جسمین الجہن تہی وہ دل زلف گرہ گیر مین ہے

کہتے ہین خیر ہو یارب ترے دیوانہ کی
نہ وہ نالے ہین نہ غل خانہ زنجیر مین ہے

عشق ابرو سے مین ہون قالب بیجان قاتل
میرے اعضا مین نہین دم تری شمشیر مین ہے

دیکھتا رہتا ہے کیون دیدۂ انجم سے تمہین
کیا ابھی حرص جوانی فلک پیر مین ہے

غیر کی عزت و حرمت وہ سمجھتے ہین بجا
ہان مگر اونکی حقارت مری توقیر مین ہے

دل کھنچا جاتا ہے کیون ناوک مژگان کی طرف
کیا کوئی سحر کماندار ترے تیر مین ہے

آپکی زلف کی تعریف مین اوتری واللیل
وصف رخ سورۂ والشمس کی تفسیر مین ہے

جنکو انکار ہے عظمت سے وہ منکر دین ہین
صفت آل نبی آیۂ تطہیر مین ہے

اب بہی دیوانہ کا کچھ کم نہوا شور و فغان
تیرے کوچہ مین جو غل تہا وہی زنجیر مین ہے

اوسکا ہر فقرہ ہے بیچین جو اچھے ہین
ہے طبیعت مین جو شوخی وہی تحریر مین ہے

نہ ملا ہمکو کسی اور کی باتون مین مزا
ہان مگر لطف سخن یار کی تقریر مین ہے

کس مصور نے یہ کہینچا ترا پورا نقشہ
تجھ مین تھی جو کہ خموشی تری تصویر مین ہے

جب میں سوتا ہون تو ہوتی ہین پریان بڑا انبار
اوسی مٹی سے تو پیدا ہے برگ حنا سبکا

یہ خرابی ہوس زلف گرہ گیر مین ہے
یہ اثر خاک در یار کا اکسیر مین ہے

عشق احمد ہے اگر صدق دلی سے حسرت
تو یقین جان کہ جنت تری جاگیر مین ہے

لگی ہے آگ دل بیقرار جلتا ہے
یہ بے سبب نہین منہ سے دھوان نکلتا ہے

نہ رشک لب سے فقط لعل خون اوگلتا ہے
حنائی ہاتھ پہ ہر جان ہی ہاتھ ملتا ہے

شب فراق کے صدمے نہین سہے جاتے
خدا کے واسطے جلد آؤ دم نکلتا ہے

مچل رہا ہے ترے واسطے دل نادان
سنبھالنے سے ہمارے نہین سنبھلتا ہے

سمجھ تو ہوتی ہے ایذا جسے پری سمجھے
قسم خدا کی وہ دل شکوے سے بدلتا ہے

دل حزین سے تو ہم اپنے ہاتھ دھو بیٹھے
کہ بحر عشق کا ڈوبا کہین اوچھلتا ہے

جہان یار وہ تردامنون کا مسکن ہے
بشر تو کیا کہ فرشتہ یہان پھسلتا ہے

یہ گیسوؤن میں ہے موباف نقرئی کی بہار
کہ جیسے سانپ نئی کیچلی بدلتا ہے

سبھی قدون سے تمہین فائدہ ہو کیا حسرت
کہ نخل سرو کہین پھولتا ہے پھلتا ہے

چاندنی مین یار کو اپنے بٹھاؤن تو سہی
خرمن مہتاب پر بجلی گراؤن تو سہی

دونون پلکون سے تری سرمہ لگاؤن تو سہی
آہوے وحشی کو پھندے مین پھنساؤن تو سہی

چاک کرنے سے گریبان کے مجھے فرصت تو ہو
دامن صحرا کے بھی پرزے اڑاؤن تو سہی

چوری کی کتنی حقیقت ہے ترے ہاتھوں میں
لے پری دزد حنا کو باندھ لاؤں تو سہی

غنچہ لب فکر دہن میں اک زمانہ تنگ ہے
اسکا مضمون میں عدم سے ڈھونڈھ لاؤں تو سہی

تم اگر منہ سے نہ بولو گے تو کیا ہو جائیگا
یار میں بھی شہر خاموشاں بساؤں تو سہی

خوف کیا حیرت اگر مجھ پر ہے فضل پنجتن
بے تکلف میں کہوں جنت میں جاؤں تو سہی

تیرے شرمندۂ احسان رہے یا نہ رہے
تجھ سے ہم سر بگریبان رہے یا نہ رہے

دل ترے پاس گیا جان رہے یا نہ رہے
زندگی بھی کسی عنوان رہے یا نہ رہے

گردش چشم سے تیرے تہ و بالا ہے جہان
دیکھیے عالم امکان رہے یا نہ رہے

عاشق زلف نہ ہو کہتے تھے اسے حضرت دل
آپ ہر شب کو پریشان رہے یا نہ رہے

آئے روتے وہ مرے قبر پہ کیا اسکا عجب
آخرش عشق کی کچھ شان رہے یا نہ رہے

مجھ سے پوچھا یہ شب وصل جو اک عمر سے تھے
اب ترے دل میں وہ ارمان رہے یا نہ رہے

یہ تو ہر حال میں کرتی ہے لشکر کو زخمی
تیغ ابرو تری بے میان رہے یا نہ رہے

ننگ و ناموس ڈبونا ہمیں منظور نہیں
چشم گریان ترا طوفان رہے یا نہ رہے

سن تو اے دشمن دین اب تجھے کیا ہے منظور
کوئی دنیا میں مسلمان رہے یا نہ رہے

کچھ بھی پروا نہیں مانند سحر تیرے لیے
گل ہی سب چاک گریبان رہے یا نہ رہے

ہوئے جو تری تسلیم و رضا کے پابند
تجھ سے آخر وہ پشیمان رہے یا نہ رہے

میرے دلکو نگر و کشور تن میں چین
کوئی اس ملک میں سلطان رہے یا نہ رہے

ہوس نور تجلی ہو جسے غور کرے — ہوش مین موسئے عمران رہے یا نرہے

کس غرض سے طلب غیر ہی اب محفل مین — آپ کا تابع فرمان رہے یا نرہے

تمہین انصاف سے کہدو جو ہوے اہل صفا — مثل آئینہ وہ حیران رہے یا نرہے

خانۂ دل سے خیال اپنا نہ او مجنے کبھی — کوئی اس گہر کا نگہبان رہے یا نرہے

جنکو تہا خلق و محبت کا فزا دنیا مین — نہین معلوم وہ انسان رہے یا نرہے

داغ دل قبر مین لیجاؤنگا ہمرہ تیرے — کچہ تجہے عشق کی پہچان رہے یا نرہے

چل بسے تاب و توان رہگئی اک روح روان — وہ بہی کچہ دم کی ہے مہمان رہے یا نرہے

نفس امارہ کی ہرگز نہ سنے کوئی بشر — دلکے پہلو مین یہ شیطان رہے یا نرہے

ضعف دل بڑہنے لگا گہٹنے لگے ہوش و حواس — دیکھین اب زیست کا سامان رہے یا نرہے

خال ہندو نہ سر مصحف رخ اونکے — اس مین جا ہے ترا ایمان رہے یا نرہے

التجا چاہیے ہر وقت از بسکہ حیرت — یار کا تیری طرف دہیان رہے یا نرہے

خواہش بہلا کسے ہے یہان لالہ زار کی — ہم سیر دیکھتے ہین دل داغدار کی

کوچہ مین اوس پری کے گئی تہی تو کیا صبا — مدت کے بعد لائی ہے بو زلف یار کی

سیماب و برق دونو ہین شرمندہ ان دنون — حالت یہ ہوگئی ہے دل بیقرار کی

ہین وہ خزان نصیب زمانے کے ہاتہ سے — صورت بہی آجتک نہین دیکھی بہار کی

صدمہ سے ہم ایسے ہوگئے فکر دہن مین ہم — ملتی نہین ہے خاک بہی اپنے مزار کی

باغ جہاں میں دیکھیے تاثیر انقلاب
بادِ صبا نے گُل کی قبا تار تار کی

کس زندگی کے واسطے بنوائے مکاں
حیرت ہمیں تو فکر ہے لوحِ مزار کی

بے سبب وہ اٹھ گئے تم نے عجب کی شوخی
روزِ فرقت تو نہ دکھلائے شب کی شوخی

لعل و یاقوت و حنا سنگ بھی سب کی شوخی
دیکھ لینے سے ترے سرخیِ لب کی شوخی

یوں تو پہلے ہی سے تھی تم میں غضب کی شوخی
پھر مرے ہوش فنا کر گئی شب کی شوخی

دین و دنیا کے تصور سے علاقہ نہ رہے
زاہدو دیکھو اگر بنتِ عنب کی شوخی

خود ہی بے چین رہا خود ہی پریشاں رہا
دلِ وحشی نے مرے آپ سے اب کی شوخی

نہیں آئینۂ عارض پہ یہ گیسوئے سیاہ
پردۂ زلف میں ہے شامِ حلب کی شوخی

شہسوارانِ جہاں کی نہ جمی ران کبھی
گر گئے ابلقِ ایام نے جب کی شوخی

اصل معنی کو بھی ہم جانتے پہچانتے ہیں
چشمِ فتاں نے ترے دل کے سبب کی شوخی

دل میں ہے تاک پہ خط بھی کھنچی رہتی ہے
دیکھ تو پیرِ مغاں بنتِ عنب کی شوخی

دمِ نظارہ کیا کرتی ہے دل کو بے چین
رہتی ہے چشمِ فسوں ساز میں دن بھی شوخی

دیکھ کے سن کے فصیحانِ جہاں وجد میں ہیں
تیری تحریر کی تقریر کی لب کی شوخی

کیوں شکایت ہے ہمارے دلِ دیوانے کی
جبکہ باقی نہ رہا پاسِ ادب کی شوخی

کی جگہ روزنِ دیوار میں آنکھوں نے حیرت
دیکھنا دیدۂ دیدار طلب کی شوخی

ملایا دلکو غیروں نے محبت قطع کی ہم سے ‌ ‌ تمہیں اب کیا تعلق ہے ہمارے شادی و غم سے

جہانمیں عشق ہے جنکو بہت دینار و درہم سے ‌ ‌ وہ بالکل بندۂ زر ہیں نہیں اولاد آدم سے

بظاہر دوست لیکن دل میں مثل زلف پیچاں ہیں ‌ ‌ خدا محفوظ رکھے آپکے اس پیچ پیچ خم سے

محبت کیا کرے کوئی کہ پہرجاتے ہیں دم بہر میں ‌ ‌ تمہارے دیدۂ آہو تو باز آتے نہیں رم سے

ڈراتا ہے کسی کو تند خو تو بد مزاجی سے ‌ ‌ جنہیں خوف خدا ہے وہ نہیں ڈرتے ہیں رستم سے

زمانے سے تو عاشق قیس و فرہاد حزیں گذرے ‌ ‌ جہانمیں اب تو چرچا ہے محبت کا مرے دم سے

ہیں عشق یار میں گریاں وہ گریاں میری حالت پر ‌ ‌ جو چلہ کو وفا آتی ہے دنیا میں تو شبنم سے

الٰہی اس زمانہ میں یہ کیسا انقلاب آیا ‌ ‌ عزیز و اقربا تک بھی نظر آتے ہیں برہم سے

مقدر سے نہ عاجز ہو بھلا تدبیر کیونکر میری ‌ ‌ کہیں روباہ بھی سربر ہوا کرتی ہے ضیغم سے

نہیں خود سر ہوا کوئی بشر گو آسماں تک ہو ‌ ‌ وہاں کیسی گذرتی ہے یہ پوچھو ابن مریم سے

یہ کیسا انقلاب آیا ہے یارب اس زمانہ میں ‌ ‌ بشر مجھکو نظر آتے ہیں اکثر نخل ماتم سے

یہی ہے گردش تقدیر کی تاثیر کیا یارب ‌ ‌ نظر کے سامنے کیں سارا عالم پھر گیا ہم سے

الٰہی مجھکو دکھلا جلد اوس ایمان والے کو ‌ ‌ عیاں ہو شوکت اسلام جسکے تاب پرچم سے

بنایا صانع قدرت نے جیسا مجھکو ویسا ہوں ‌ ‌ غرض بالکل نہیں رکھتا کسیکی مدح سے ذم سے

وداع دست و پا تار نفس کے ساتھ تن سے ہے ‌ ‌ نہو تسبیح میں ڈورا تو پہر ٹہریں کہاں شم سے

کسی گل میں نظر آتی نہیں بو وفا ایسی ‌ ‌ کنارہ ہی بشر کو چاہئے اس باغ عالم سے

دعا حیات کی یہ مشغول ہے آکر مکاں

مرے کعبہ میں جا کر غسل پائے آب زمزم سے

جو رہگئی تھی شب وصل تند خو باقی
ابھی تلک ہے وہی دلمیں آرزو باقی

تمہاری تیغ تو مدت سے تشنہ خوں ہے
مگر ہمارے بدن میں نہیں لہو باقی

بہت محال ہے فکر کمر میں کون پڑے
ابھی ثبوت دہن میں ہے گفتگو باقی

ہوا میں چاک گریباں تو تھیں دیوانہ
تمہارے عشق میں ہے کسکی آبرو باقی

ہوا بدلگئی کچھ ایسی باغ عالم کی
نہ باغبان میں مروت نہ گلمیں بو باقی

اسے بھی خدمت ہم بستری تھی کیا لازم
لباس گل میں ہے تیرے بدن کی بو باقی

فراق تن میں ہے اے روح کسلئے جلدی
ابھی ہے جامۂ ہستی کی شست و شو باقی

تمہاری سوزن مژگاں بھی کیوں ہے
ہمارے دلمیں تو ہے حاجت رفو باقی

کئے سوال ہزاروں جواب کچھ نہ ملا
بس اب نہیں ہے تمنائے گفتگو باقی

کرینگے ہم بھی ادا حق بندگی قاتل
جو آب تیغ رہیگا پئے وضو باقی

پڑا ہے بال ہمارے جو شیشۂ دلمیں
یہ تیرا عشق ہے کہ زلف مشکبو باقی

کوئی بچیگا نہ دنیا میں تیرے ہاتھوں سے
درازئے شب ہجراں رہیگی تو باقی

نگاہ لطف سے دیکھا نہ تا بہ زیست مجھے
پس فنا بھی رہیگی یہ آرزو باقی

ہر ایک کو تری وحدانیت سے ثابت ہے
فنا کے بعد رہیگا مقام ہو باقی

تمہارے دیدۂ گریاں کے سامنے حیرت
رہی نہ کچھ بھی سمندر کی آبرو باقی

بار دنیا ہین ترے پاس سے آنے والے
بے ٹہکانے نہین رہنے کے ٹہکانے والے

واہ رے شہر خموشان کے بسانے والے
کہ ادہر جاکے پہر آتے نہین جانے والے

شعلے پہلو سے اوٹہے دل کے جلانے والے
ہم سمجہتے ہین جو ہین آگ لگانے والے

زر کو ایمان سمجہتے ہین خزانے والے
کفر سمجہے تہے جسے اگلے زمانے والے

مرگئے رشک سے اغیار تو کیا اسکا ملال
ہمتو بیٹہے ہین ترے ناز اوٹہانے والے

جب سے تم دلمین بسے کوئی تمنا نہ رہی
آچکے دلمین جو ارمان تہے آنے والے

سنکے حال دل صد چاک پکارا مجہکو
ہم بہی دیکہین ادہر آ زلف کے سلجہانے والے

انکو سمجہے جو تنک ظرف وہ خود ہے کم ظرف
مردم چشم ہین دریا کے بہانے والے

ہین نہایت متعجب ہون کہ تم کہتے ہو
اور ہنستے ہین تجہے دیکہ کے دکہ والے

نہین ہوتے ترے تسلیم و رضا کے پابند
عرق شرم مین تیرے جو ہین نہانے والے

مجہکو سونے نہین دیتے کوئی ساعت کوئی دم
حضرت عشق ہی ہین یاد دلانے والے

دل بلبل مین لگی آتش گل جسکے سبب
ہین یہ بہی رنگ رخ گل کے اوڑانے والے

نہین منہ پہیرتے وہ شعلہ صفت تجہسے
صورت شمع تری لو کے لگانے والے

خواب خرگوش مین ہے طالع بیدار
دیکہین کب اسکو جگاتے ہین جگانے والے

دل بلبل کو بہی کرتے ہین پانی پانی
اے گلو نالۂ پردرد کے سنانے والے

دشمنون تم تو ہو کیا موت رہیگی عاجز
جب تلک مجہکو بچا لینگے بچانے والے

آپکی وصل کا شاید کہ وسیلہ ہے یہی
خاک مین ملتے ہین جو دل کے ملانے والے

باوفا راحم و خوشخو تو گئے دنیا سے
اب زمانے میں رہے جی کے ستانے والے

تو نے کیا کیا سر حسرت سے بلائیں ٹالیں
کیوں نہو آپ سے بگڑی کے بنانے والے

ہمیں ثابت ہوا دنیا بھی دیوانوں کی بستی ہے
مقام نیستی کو دل میں سمجھے ہیں کہ ہستی ہے

کہاں انکا دین و ایمان ہوتے ہیں چل جلکے خاک
محبت شعلہ رویونکی نہیں آتش پرستی ہے

نہ آنکھوں میں مروت ہے نہ جی میں خوف خدا ہے
زبان جو دوستوں کی لذت ظاہر پرستی ہے

چمن میں گریہ شبنم پہ جب گل کھلکھلاتے ہیں
خزاں بھی سوچ کر انجام پر ان لوگوں کا ہنستی ہے

تمہارے عشق کا دیکھیں مآل کار کیا ہوگا
محبت کے شکنجے میں ابھی تقدیر کستی ہے

مرے مرقد پہ آ نکلے تو پوچھا ساتھ والوں سے
یہ کسکی قبر ہے جسپر بڑی حسرت برستی ہے

اسے خورشید کا لپکا پڑ گیا جسدن سے ہے عبث
نگہ عارض پہ جا جا کر نظر ہوتی نہیں بستی ہے

دل و جان دین و ایمان کیا نہیں بازار الفت میں
سوا اونکے متاع حسن کے ہر چیز سستی ہے

میں اکثر دیکھتا ہوں خواب میں زلف پریشاں کو
الٰہی دیکھیے اب کس بلا میں جان پھنستی ہے

جو سیدھا ہو مزاج یار اے قاصد تو کہہ دینا
تمہارے دیکھنے کو روح مدت سے ترستی ہے

عجب ہل چل پڑی ہے حسرت دل جب سے بگڑی ہیں
مرے اقلیم تن میں بھی لٹی ہے بند و بستی ہے

تعجب کیا جو مضموں کم اب ہاتھ آجاوے
عدم کے سمت رہ رہ کر طبیعت اونکی لپکتی ہے

ترے جور و ستم کی اب نہیں دنیا میں گنجائش
فلک اوپر سرکتا ہے زمیں نیچے کو دھنستی ہے

غم و رنج و زحمت جو ہے دنیا میں لوگو تنگ

تو فخر سلطنت یان بہی ہماری فاقہ مستی ہے

واقعہ عجیب

آج اک یار وفادار جلسۂ احباب کا سراج معشوق عاشق مزاج کہ وہ بہی کسی زمانہ مین میرا انیس و غمخوار تہا گردش فلکی سے پریشان ہوکر دیار بہ دیار پہرتا ہوا بعد مدت مدید مین اس عالم ضعیفی و ابتری مین مجہکو زندہ سنکر ضلع بدایون مین میرے مسکن پر آیا اور میرا نام لیکر پکارا چونکہ میرا تغیر حد سے گذر گیا تہا مین جو باہر نکلا تو اوسنے نہ پہچانا۔ مجہی سے پوچہا کہ حیرت کہان ہے مین نے کہا کہ وہ برگشتہ بخت مین ہی ہون یہ سنتے ہی اوسکو سکتا سا ہوگیا بعد افاقہ کچہ اس رنگ سے میری حال پرسی شروع کی کہ تاثیر اوسکے بیانکی ہم دونون کے دلمین ایسی ساری ہوی کہ رقت جاری ہوی اوسوقت مجہکو یہ شعر کسی شاعر کا حسب حال یاد آیا تو بنظر تسکین اوس ہمدرد کو سنایا۔

شعر

اے شمع صبح ہوتی ہے روتی ہے کسلیے	تہوڑی سی رہگئی ہے اسی ہی گذار دے

تو سنکر اوسکو سکوت ہوا۔ لہذا حسب فرمایش اوسکے وہ بیان اوسکا مندرج نالۂ موزون کیا گیا۔

نالۂ موزون

حیرت وہ تیری چاندسی صورت کیا ہوی	آگے جو زرفشان تہی وہ نقدیر کیا ہوی
جو سر چڑہی تہی زلف گرہگیر کیا ہوی	وہ گل ہنسنے پاؤن کی زنجیر کیا ہوی

ہوتے تھے جس سے رام حسینان دلربا — کہئے تو وہ نگاہ کی تسخیر کیا ہوی

دلمین ہے تیرے کاتب قسمت سے یہ کہون — سابق مین جو لکھی تھی وہ تحریر کیا ہوی

پڑتی تھی جھو شونکے جو دلپر مثال تیر — اب وہ نگاہ پاک کی تاثیر کیا ہوی

جو روشنی تھی چہرۂ انور پہ جلوہ گر — خورشید رو بتا کہ وہ تنویر کیا ہوی

کندن سا تیرا رنگ تھا کیونکر وہ اڑ گیا — جو تھی ترے بدن مین وہ اکسیر کیا ہوی

کچھ تو بتا دے مجھے خوشی کا ماجرا — پہلے جو تھی وہ شوخیٔ تقریر کیا ہوی

پہلو کے سمت جھک کے تو پوچھو کہ چپکے گو — اگلی تری تڑپ دل نخچیر کیا ہوی

اے سرو قد تجھے تو نہ دیکھا تھا گوژ پشت — وہ شان تری او بت بے پیر کیا ہوی

جو تھے تمہارے ابرو و مژگان آبدار — وہ برچھیان کہان ہین وہ شمشیر کیا ہوی

وہ کیون خفا ہوا جو مقدر اولٹ دیا — تجھسے خطا اے کاتب تقدیر کیا ہوی

سب سنکے اوس شفیق سے حسرت نے یہ کہا — مین کیا کہون وہ شان وہ توقیر کیا ہوی

ہر شے کو انقلاب زمانہ نگل گیا
کیا جانے مجھ غریب سے تقصیر کیا ہوی

بن بن کے بیٹھتے ہین سنجل کے سامنے — یہ قدر آئینہ کی مرے دل کے سامنے

بیٹھا رقیب آپ جب مل کے سامنے — گھبرا گئی قضا مری مشکل کے سامنے

کیا حال ہوگا حشر مین عادل کے سامنے — اعمال دل کے آئینگے جب دل کے سامنے

مین جان بیقرار ہے دل تجھسے کیا کہون — دیکھو چکور کو مہ کامل کے سامنے

کس پر عیان نہین تری قدرت نمائیان
کونین کا ظہور ہے اک تل کے سامنے

حسرت پہ غور کیجیے اوس ناتوان کی
رہ جائے نامراد جو منزل کے سامنے

دیکھو تو اپنے عاشق کاکل کا اشتیاق
پھیلا دیئے ہین پاؤن سلاسل کے سامنے

دعوی خودی کا تھا مگر آئینہ دیکھکر
حیران ہین اپنے مد مقابل کے سامنے

فرہاد و قیس و وامق و عذرا ہی تھے فہیم
آخر کسیکی کچھ نہ چلی دل کے سامنے

لیلا سے روح چھوڑ کے خالی نکل گئی
ناحق کو لوگ روتے ہین محمل کے سامنے

ایما ہے اونکے خنجر ابرو کے عشق کا
گردن جھکا کے بیٹھیے قاتل کے سامنے

کہتے ہین عشق زہرہ جبینوں سے الحذر
جلتے ہین جب ملک چہ بابل کے سامنے

کیون اے فلک پسند ہے ہم بزم رقیب
ہم جا سکین نہ یار کی محفل کے سامنے

مژدہ تجھے سنائین مبارک ہو اے قضا
دل لے چلا ہے کوچہ قاتل کے سامنے

پہلو سے گم ہوا مرا دل بنکے آئینہ
رہتا ہے ایک حور شمایل کے سامنے

لوٹیکا دل غریب کا گلچین بے جا رحم
گل کی کلی نہ توڑ عنادل کے سامنے

حسرت کسی سے ہرگز اصلی کا امتیاز
توقیر گل کی دیکھیے [illegible] و گل کے سامنے

اونکی خوشبو سے دو شالا ہو گئی
برق کا دہوکا تھا جو پیار کی
رنگ لایا آپکی فرقت کا داغ

لوٹے گل ادنسے ہے اعلی ہو گئی
وہ نظر تھی بالا بالا ہو گئی
شکل دل تصویر لالا ہو گئی

ہجر مین اوس شوخ آہو چشم کے
سند غم مرگ چھالا ہو گئی

سوزش دل اف رے تیری گرمیان
روح تک سرگرم نالا ہو گئی

دشمن جان ہے وہ زلف عنبرین
میرے حق مین سانپ کالا ہو گئی

اس سے جان شبل مگس چھٹتی نہین
زندگی مکڑی کا جالا ہو گئی

درد مین بیمار کے کیون گرد و پیش
فوج مژگان آ کے بالا ہو گئی

گرم جوشی کا زمانہ چل بسا
اب طبیعت سرد یالا ہو گئی

کھود کر لاتی ہے مضمون وصال
طبع موزون تیز آلا ہو گئی

تنگ کرتی تھی جو حسرت زندگی
گور کے منہ کا نوالا ہو گئی

تجھکو شادی تری ایجان مبارک ہووے
یہ دولھن رشک پرستان مبارک ہووے

تو نے منگنی مین جو سونیکی انگوٹھی پائی
صورت مہر سلیمان مبارک ہووے

تجھسا نوشہ ترے زوجہ کو مقدر سے ملا
اوسکو نوشوہر ذیشان مبارک ہووے

تجھے روشن گر خانہ تری زوجہ جو ملی
تجھکو یہ شمع شبستان مبارک ہووے

صدف بطن دولھن بھی ہو گہر سے معمور
اور وہ قطرۂ نیسان مبارک ہووے

اوسکے رب سے جو ملے اوسکو حیات ابدی
صورت خضر بیابان مبارک ہووے

نیک رو نیک روش نیک ادا ہو وہ پسر
سارے کنبے کو وہ نادان مبارک ہووے

رحمت حق سے جو اب ظل الہی نے بنا
تجھکو اللہ کا یہ احسان مبارک ہووے

اہل اسلام میں نوشہ جو بنے آ کے حضرت
اوسکو یہ عیش کا سامان مبارک ہووے

یہ تل نہیں جو زیب رخ یار ہو گئے
زنگی حلب میں آ کے گرفتار ہو گئے

ہمدم ترے رقیب جفاکار ہو گئے
پہلوے گل میں اتو کئے خار ہو گئے

لو بند سارے روزن دیوار ہو گئے
مشتاق دید ایسے گنہگار ہو گئے

بوسہ لیا جو چشم کا بیمار ہو گئے
زلفیں چھوئیں بلا میں گرفتار ہو گئے

تکتا ہے بیٹھے سامنے تکتے ہیں اونکی شکل
کیا ہم بھی عکس آئینہ یار ہو گئے

کس کس مزے سے ہے رخ جاناں پہ دستکے
افسوس ہم نہ غازہ رخسار ہو گئے

لب پر تو آہ سرد ہے رخ زرد دل میں درد
جب سے نمود عشق کے آثار ہو گئے

بیٹھے تمہارے در پہ تو جنبش تلک نکی
ایسے جمے کہ سایہ دیوار ہو گئے

کل اونکے انتظار میں ٹکٹکی بندھی
نرگس کے پھول دیدہ بیدار ہو گئے

معدوم ایسے ہو گئے فکر دہن میں ہم
عنقا ہوے و یا کمر یار ہو گئے

[illegible] خنجر ابرو کے عشق میں
دن زندگی کے کاٹنے دشوار ہو گئے

[illegible] تب مجھے
فرماتے ہیں کہ تم نو سیہ کار ہو گئے

[illegible]
اہل صفا اس سے گنہگار ہو گئے

[illegible]
طاقت پہ ونکو کھول کے تیار ہو گئے

[illegible]

حیرت ہمارے در پئے آزار ہو گئے

نہ ہے زمین کے اندر نہ آسمان میں ہے
مجھے تلاش ہے جسکی کہ کس مکان میں ہے

غرور حسن کسیکو کسی کو عشق دیا
ہر ایک طرح کا سودا ترے دکان میں ہے

جگر سے پار ہوا چھوٹتے ہی خدنگ نگاہ
بلا کا توڑ ترے تیر بے کمان میں ہے

صدا کو سنتے ہی سب دوڑتے ہیں سوئے حرم
تمہارے نام کی تاثیر یہ اذان میں ہے

ہمیں پہ کچھ نہیں موقوف کہہ رہے ہیں ملک
تمہارے حسن کا شہرہ تو انس و جان میں ہے

تمہاری تیغ نگہ کی سی کاٹ میں تلوار
نہ ملک ہند میں پیدا نہ اصفہان میں ہے

صدف کا خانۂ تن ہے میں خود نہیں عاقل
یہ سارے فہم و خرد میرے مہمان میں ہے

دکھا کے حضرت موسے کو کر دیا بیہوش
عجب رنگ کا جلوہ تمہاری شان میں ہے

سناؤں اہل دلونکو تو وجد میں آ جائیں
مگر یہ لطف تمہارے ہی داستان میں ہے

لکھا جو کاتب تقدیر نے وہی ہوگا
خیال خام ہے ابلیس جس گمان میں ہے

ہے تیری چشم فسون گر تو میں ہوں سحر بیان
تیری نگاہ میں جادو مری زبان میں ہے

قطعه

الٰہی دہر میں کیسا یہ انقلاب آیا
رواج عیش کا غیروں کے درمیان میں ہے

کسی زمانہ میں مجھپر بھی تھی نگاہ کرم
تمہارا فیض تو بندے کے امتحان میں ہے

بس اب تو خار الم سے یہ میری نوبت ہے
میں کیا کہوں جو خلش جان ناتوان میں ہے

جو مجھپہ گذرتی ہے مجھسے وہ کہہ نہیں سکتا
زبان کے ضعف سے ناطاقتی بیان میں ہے

نہ شاخ گل میں تراوٹ نہ گل میں رنگ و بو
خزاں چمن میں بسی شکل باغبان میں ہے

ہوا بدل گئی کچھ ایسی اس زمانے کی
تمہارے فیض سے خالی نہیں کوئی گلزار
تمہیں کو کہتے ہیں عالم پناہ اہل جہان
نگاہ لطف و کرم مجھپہ کیوں نہیں ہوتی

نہ دشمنوں نہیں مروت نہ مہربان میں ہے
عیان ہے بوئے کرم جو کہ زعفران میں ہے
یہ ناتوان بھی تمہارے ہی بندگان میں ہے
تمہارا رحم تو مشہور دو جہان میں ہے

ہوا ہے شافع محشر ہیں جان دو حیرت
جو اونکا چاہنے والا ہے وہ امان میں ہے

مشتاق ہیں جو خنجر ابروے یار کے
جھگڑے نہ پوچھ زلف دل داغدار کے
بنکر بگولہ گرد ہے اوس گلعذار کے
مانگو پناہ افعئی گیسوے یار کے
خال سیہ نہیں ہے نہ آتش پہ ہے سپند
ہم ہم بھی تیری زلف جو ہے تو اپری
سیلاب بت ہوا اتنا اوسے لیگئی اجل
بیجا غرور حسن ہے اے شہسوار دیکھ
ہے زندگی میں پیار بھی الفت بعد مرگ
دنکو خیال رخ ہے تو شبکو ہے یاد زلف
باز آؤ ظلم سے یہ طلسم دو روزہ ہے

دن کاٹتے ہیں زندگئے مستعار کے
کیا معرکے سنے نہیں طاؤس مار کے
دیکھو تو جو صلے مرے مشت غبار کے
پیسکے ہیں اسنے سیکڑون دل مار مار کے
ہے پتلیونکا عکس سیہ رخ پہ یار کے
کیا سر چڑھی ہے ہمکو نظر سے اوتار کے
پیسکا جو ہم نے جامۂ ہستی اوتار کے
تیور برے ہیں ابلق لیل و نہار کے
جاتا ہے کون گرد کسی کے مزار کے
بس ہمتو ہو گئے اسی لیل و نہار کے
اوڑ جائینگے ہوا کیطرح دن بہار کے

کونین میں کوئی نہیں ہمسا قمار باز / روتے ہیں عشق باز بھی دل تسے ہار کے

جاتی نہیں ہے دل سے کدورت کسیطرح / پیچھے پڑے ہیں دھو کے منت غبار کے

تبلاؤ اس جگہ کوئی کیا گفتگو کرے / جسجا پہ ہوش اوڑتے ہیں صبر و قرار کے

زلف سیہ میں یار کی افشاں ہے جلوہ گر / تارے کھلے ہیں یا کہ شب مشکبار کے

طاؤس کے لباس میں لالہ کے روپ میں / سکے بٹھائے ہیتے دل داغدار کے

حیرت غم شباب سے کیا فائدہ تمہیں / کس فکر میں پڑے ہو گئے دن بہار کے

نقشے بگڑ گئے مرے صبر و قرار کے / روتا تھا کون رات کو گل چیخ مار کے

دل کو ہمارے پھیر دو آنکھوں سے وار کے / صدقے تمہارے سرمۂ دنبالہ دار کے

کیا جانیے غضب میں وہ کس ہوشیار کے / دشمن ہو جیسے کسی دیوانہ وار کے

نرگس کے پھول قبر پہ دیکھے تو بول اٹھے / مرنے پہ گل کھلے نگہ انتظار کے

خال سیہ نہیں ترے رخ پر ادھر ادھر / نظارہ کے نشان ہیں گنتی بخیہ کار کے

آتا نہ تھا عدم سے جہانِ خراب میں / ہم کیا کہیں کہ آگئے دھوکے میں یار کے

رسوا ہوئے ذلیل ہوئے منفعل ہوئے / کیا کیا سہے نہ جبر ترے اختیار کے

آتا نہیں ہے خون دل آنکھوں سے بے سبب / پھرنے لگے ہیں خنجر مژگان یار کے

ہم بیخود ہیں آئے خودی کسطرح بھلا / غافل کیے ہوے ہیں نگہ ہوشیار کے

آئے نہ خواب میں بھی نظر آنکھ سے کبھی / یارب کوئی طلسم تھا یا دن بہار کے

دل زلف پہ فدا ہے تو رخ پر نثار جان
مارے ہوئے ہین ہم اسی لیل و نہار کے

سیماب موج و برق طپاں تک کے نیاز مین
سیکھے چلاوے ہین یہ دل بیقرار کے

ہنس ہنس کے آنسوؤں کو گراتا وہ ...
گوہر ہین نہ خوشنما صدف آبدار کے

بعد عدم ملیگا جو پیراہن کفن
رکھدینگے ہم بھی جامہ ہستی اتار کے

رکھتے ہی پاؤں آتش رنگ حنا یار
پتھر چٹک گئے ہین لوح مزار کے

آنکھیں ہین جو نرگس شہلا تو بعد مرگ
طاؤس بنگئے ہین دل داغدار کے

اب دل ہمارا رہتا ہے کچھ ہولا ہولا سا
قابو مین آگیا کسی غفلت شعار کے

شبنم کے حال زار پہ ہنسنا نہ چاہئے
اے گل خزان بھی ہے سہی پیچھے بہار کے

حیرت یہ کس کے ناوک مژگاں نے لی جگر خبر
بتلا تو دل مین درد ہے کس بیقرار کے

مرے اشعار مین جب عشق انکا جوش کرتا ہے
بیان حال دل ہر مصرعہ خاموش کرتا ہے

تمہارا عشق اندرون دل جب جوش کرتا ہے
تمہیں ہشیار کرتا ہے مجھے بیہوش کرتا ہے

ترے غم مین جو آنکھوں سے دریا مین بہائے ہین
ہرا ہون جگر اونکو گلابی پوش کرتا ہے

صدائے عشق سے جب کان بہر جاتے ہین انسان کے
تو پہر وہ ... لفظ بلا کب گوش کرتا ہے

نظر آیا نہیں جب اشتہا وصل جاناں کا
گرسنہ دل ... خون جگر کو نوش کرتا ہے

سناؤں داستان کس کو کہ غم ...
... حالت تمہارا غم اذیت کوش کرتا ہے

چلا آتا ہے عدم سے ہم کو ...
... مین لا کر وہی ... پوش کرتا ہے

بناتا ہے جسے سر دل اپنے دست قدرت سے — اوسیکو ہر کسی کا غاشیہ بر دوش کرتا ہے

پیر عشق جانگداز وہ ہے کہ وصل یار کے بدلے — بشر کو مرقد خاکی سے ہم آغوش کرتا ہے

برن ہوجاتے ہیں ہوش و خرد گم گشتہ ہجر میں — خمارین آنکھ دکھلا کر جسے مدہوش کرتا ہے

ندائے غیب آتی ہے یہ کیا شکر ہے حیرت — کہ پیر عشق آگر تجھے بیہوش کرتا ہے

ہم شہر خموشان کو جو آباد کرینگے — یہ اہل سخن کیا نہ ہمیں یاد کرینگے

گر تجھسے نہ اک روز بھی دلشاد کرینگے — کیا یاد تجھے اوس ستم ایجاد کرینگے

نالوں سے تو ناخوش ہو پہ انصاف کہیں ہے — بیچین جو ہونگے تو نہ فریاد کرینگے

بدظن ہے عبث ہم سے تو اے شوخ ستمگر — بھولینگے جو تجھکو تو کسی یاد کرینگے

سنتے ہیں رقیبوں کو وہ بلواتے ہیں گھر پر — دیکھیں ابھی کیا کیا ستم ایجاد کرینگے

اک میں نہیں عاشق کہو آئینہ تو دیکھیں — وہ خود صفت حسن خداداد کرینگے

دیوانے نہو بچکے چلو شعلہ رخوں سے — حیرت تمہیں رسوا یہ پریزاد کرینگے

دلکو نہ پوچھو کہ جو زلف و سر تن میں ہے — پہلو میں اب نہیں ہے وہ تکلیف گر ...

اونکا تو نور جلوہ نما ہر بشر میں ہے — اے غافلو قصور تمہاری نظر میں ہے

تلخی اگرچہ صبر کی شاخ و شجر میں ہے — شیرینی انتہا کی اسکے ثمر میں ہے

قدرت نما یہ ہو نیکا اثر خشک و تر میں ہے — دیکھو ظہور علم ہے اہل نظر میں ہے

اقلیم تن مین پہرتی ہے جو روح بیقرار
عمر رواں کیطرح سے وہ بھی سفر مین ہے

کرتے ہین قتل مردم بینا نگاہ سے
یہ تیغ بے پناہ انہین کی کمر مین ہے

جاتے ہین یکسر سمت پس و پیش اہل دہر
پہونچا کوئی قریب کوئی رہگذر مین ہے

استادہ تیری یاد مین ہے سرو باغ بھی
پرشان راستی کی اوسی بے ثمر مین ہے

سودا کے رخ ہے دیکھو تو سبکو خیال لف
اپنی تو زندگی اسی شام و سحر مین ہے

بحر جہان مین بہتے ہین سوتے جو بیشمار
بنیاد ان سبھون کی مری چشم تر مین ہے

رہنے نہ دیگی درد و الم کو یہان کبھی
جبتک تمہاری یاد دل نوحہ گر مین ہے

کیون تیرگئے قبر کا مجھکو خیال ہو
جو چند روشنی مرے داغ جگر مین ہے

کرتے ہین ہر طرح سے وہ روشن جہانکو
یہ بھی اونہین کی ہے جو تجلی قمر مین ہے

نیرنگ یار محکم تر اکس جگہ نہین
ظاہر تو ہے کہ روح شجر مین حجر مین ہے

شاید گئی تھی اوس گل رعنا کے باغ مین
خوشبو دماغدار نسیم سحر مین ہے

پیک قضا جو لایا ہے پیغام وصل کا
دیکھو تو کیسی بیخبری اس خبر مین ہے

مانگون گل مراد تو ملتی ہے بیکلی
ابتو دعا کا زور کچھ اولٹے اثر مین ہے

اوس صانع ازل کی نرالی ہین صنعتین
خشکی تمام تر ہے جو آب گہر مین ہے

رہتا ہو ہے یہ گر مستغرق آب سے
شاید ہماری روح گل نیلوفر مین ہے

اوٹھتا نہین ہے روح سے پشتارہ جسم کا
کہتی ہے اس سے دو ہماری کمر مین ہے

قسمت نے کلام کا باعث نہ پوچھیے
میری زبان کا فیض نہان نیشکر مین ہے

سودائے زلف یار کی کچھ انتہا نہیں
دارالشفا وہی ہے جہاں کچھ غرض نہو

میں جسکو دیکھتا ہوں اسی درد سر میں ہے
افسانہ دراز اسی مختصر میں ہے

دیر و حرم کے فکر میں حیرت نہو ہلاک
تو جسکو ڈھونڈھتا ہے وہ تیرے ہی گھر میں ہے

مریض غم سے کتنے ہیں بگڑ کے
تمہاری چشم فتانسے پڑ کے
چمن میں گل تو خنداں ہیں غضب کے
سرہانے بیٹھکر دیکھی جو میں شفق
بلائیں لیں تو کوسا اسکا اکڑ کے
جو آئے بھی تو ہم سے تاکید
بھلا ہو زندگی کیونکر کہ دل میں
ہوئے سید کے وہ ساتھی بچھڑ کے

ہمیں رسوا کیا بیمار پڑ کے
مجھے کھویا ری آنکھوں نے لڑ کے
قفس میں بلبل ناشاد پھڑکے
بہت رویا گئے پایہ پکڑ کے
الہی گر پڑیں ہاتھ سر کے
جگا دنیا چلے جاتینگے تڑکے
سمائے ہیں شب فرقت کے دھڑکے
چلے پہنچوں کہیں جو جوا کڑ کے

تصور چھوڑ دو مژگان کا حسرت
یہ کانٹے دل میں رہ جاتے ہیں گڑ کے

بیان کیسے لطف زندگانی کے
اور ہر شے جہان کی فانی ہے
اسکے باعث سے اوسکی آمد ہے

یہ تو دنیا سرائے فانی ہے
آبرو آب زندگانی ہے
زندگی موت کی نشانی ہے

جسکو سب لوگ خواب سمجھے ہین
یہ بھی اک مرگ ناگہانی ہے

بیخودی آگئی ہے جسدن سے
عشق کی مجھپہ مہربانی ہے

قطعہ

مختصر ہین دو لفظ راز و نیاز
مگر اسکی بڑی کہانی ہے

آپ نے جسکے دلپہ وہ جانے
بے اثر قصہ زبانی ہے

یہ تری پند و وعظ کون سنے
ناصحا عالم جوانی ہے

تاب و طاقت ہے ناکسون کیلئے
میری قسمت مین ناتوانی ہے

بے وقوفونکا اب زمانہ ہے
بے حیاؤنکی قدردانی ہے

عشق سولاین جاند و حیرت
کہ یہی عمر جاودانی ہے

تجھے کیا طائر جان گلشن ہستی سے جانا ہے
یہ سنتے ہین ترا باغ عدم مین آشیانہ ہے

نہ دلبر کا پتا ابتک نہ کچھ دلکا ٹھکانہ ہے
سمجھ مین کچھ نہین آتا یہ کیسا کارخانہ ہے

کٹے کیونکر شب فرقت نہایت کشمکش مین ہے
یہان تو دل مین الجھن ہے وہان زلف پریشانہ ہے

نہین معلوم یہ ملک عدم ہے کس شہنشاہ کا
جسے ہم دیکھتے ہین وہ اوسی جانب روانہ ہے

جہانمین جز خس و خاشاک کوئی اور کیا سمجھے
یہان خرمن ہستی محبت ایک [illegible] ہے

زمانہ مین جسے اے غافلو تم آسمان سمجھے
ہماری آہ سوزانکے دہوئینکا شامیانہ ہے

پہسل پڑتا ہے اسمین کیسے ہی عاقل ہون فرزانہ
ترے چاہ زنخدان کا بھی کیا چکنا دہانہ ہے

سلاح جنگ تجھے حیا تیغ ابرو تیر و خنجر
تو جوتی توسن حسن شہ انکا تازیانہ ہے

نظر کی خال و گیسو پر تو پھنس جائیگا کہتے ہیں
ارے او مرغ دل تیرے لئے یہ دام و دانہ ہے

جو الجھاتے ہیں دل سب کا یہ سلجھانا ہی اونکو
بلا انگیز گیسو ہیں قیامت خیز شانہ ہے

جسے ہو بار گردن ہے وہ مجھ خنجر ابرو
جو مژگان پر ہوا مائل وہ تیروں کا نشانہ ہے

نفس کی آمد و شد تک جو آجاتے تو بہتر تھا
یہ دم آئے نہ آئے زندگی کا کیا ٹھکانہ ہے

نظر پڑتے ہی تمپر ہو گیا تصویر کا عالم
برنگ عکس آئینہ نہ پانی ہے نہ دانہ ہے

محبت جس سے ہوتی ہے شکایت اوس سے کرتے ہیں
عبث ناراض ہوتے ہو یہ رمز عاشقانہ ہے

نہ کیوں وارفتہ ہوں عاشق نہ دل پیچین کیونکر
عجب انداز کی تم میں ادائے دلبرانہ ہے

جو وہ ہیں حسن میں یکتا تو ہم ہیں عشق میں کامل
جہاں انکی کہانی ہے ہمارا بھی فسانہ ہے

مرا شور و فغاں سن سنکے وہ مسرور ہوتے ہیں
بجا ہے نالۂ عاشق نہیں ہے شادیانہ ہے

ادہیں دیکھا تھا آنکھوں نے سو وہ بیمار رہتی ہیں
بھلا اس دل کو کیا کہئے کہ عشق غائبانہ ہے

ہوا ہے شیفتہ کس عہد سے لیلے کا اے حیرت
گیا مجنوں جہاں سے اندنوں تیرا زمانہ ہے

ہمارے دل کو کرنا تھا جو مائل عشق بازی پر
تو تمکو کیوں کیا مغرور اپنی بے نیازی سے

ہمیں ہے حب دنیا بھی اونہیں کی کارسازی سے
پتا عشق حقیقی کا لگا عشق مجازی سے

بشر ہی کچھ نہیں پیدا کئے ہوں نے مخالف کے
چمن میں گل بھی حیران ہیں تری نیرنگ سازی سے

پسند خاطر والا ہے گر عابد کی پیدائش
تو پھر روپوش کیوں رہتے ہیں وہ اپنے نمازی سے

قیامت رحم کے سایہ میں تیرے طول پکڑیگا
ہوا مشتاق مجھکو بھی اس دامن درازی سے

جو آئے ہند مین وہ احمد مرسل کے قریبے سے / یہان اسلام پہیلا باعث مسعود غازی سے

جو اوسکے آتش غم مین جلا کرتے ہین پروانے / تو دیکھو شمع بہی جلتی ہے کیسی جانگدازی سے

پڑی ہے کشتیٔ عمر روان اب تو طلاطم مین / سنبہالیگا وہی امید ہے اپنے جہازی سے

بہت کاٹا نہین کٹتی گہٹائے سے نہین گہٹتی / شب ہجران بڑہے اب شام گیسو کی درازی سے

نہین معلوم وہ راضی ہین کس سے کس کی خوش بازی سے / بسر ہوتی ہے دنیا مین تو اس بے امتیازی سے

کیا ہے خلق حیرت کو جو امت مین محمدؐ کی / رہیگا تا ابد وہ شاد اس بندہ نوازی سے

جی دیتا ہون لے اب نہین تاخیر کچہ ایسی / مرضی بہی تری تہی بت بے پیر کچہ ایسی

بدخو ہو تمہین یا مری قسمت ہی بری ہے / یا ہے نگہہ پاک کی تاثیر کچہ ایسی

ہو جاتے ہین لب بند دم عرض تمنا / موقع پہ اولٹ جاتی ہے تقدیر کچہ ایسی

دیکہا ہے جسے عالم رویا مین وہ ملجائے / ہم خواب کہین تم کہو تعبیر کچہ ایسی

بے وجہ پریشان کیا کرتی ہے دل کو / برہم ہے تری زلف گرہ گیر کچہ ایسی

اب غیر بہی ہنستے ہین مرے حال زبون پر / تمنے تو مٹا دی مری توقیر کچہ ایسی

کسطرح سے دل آپسے پتہر کا بنایا / ہمکو بہی بتا دیجئے تدبیر کچہ ایسی

بیتاب ہوا جاتا ہے دل ساتہ نظر کے / اونکے رخ روشن مین ہے تنویر کچہ ایسی

قسمت ہی پہٹ جائے تو وہ کیون نہ بگڑ جائین / پر جب تو ہوتی نہین تقصیر کچہ ایسی

دل ہوتا ہے بیتاب تو کیا اپنی خوشی سے / ہے حسن فسون ساز مین تسخیر کچہ ایسی

وہ بھی تو ہوں بیچین کبھی میری طرح سے
تاثیر دکھا نالۂ شبگیر کچھ ایسی

ہم جان بھی دیتے ہیں تو وہ راضی نہیں ہوتے
غیروں کو عطا ہو گئی تقدیر کچھ ایسی

دل زلف میں اولجھا تو کسیطرح نہ چھوٹا
دیوانے کی ہے پاؤں میں زنجیر کچھ ایسی

بیچین کئے دیتی ہے ہر گام پہ دل کو
آنکھوں کے تلے پھرتی ہے تصویر کچھ ایسی

وہ ہو نہ موافق تو یہ کچھ کر نہیں سکتی
تدبیر بھی ہے تابع تقدیر کچھ ایسی

رحم آئے جو اونکو تو اذیت مری مٹجائے
اب فکر کریں صاحب تقدیر کچھ ایسی

تم دیکے لگاوٹ کی قسم کھاؤ گے حیرت
بھا جائیگی اکدن تمہیں تقریر کچھ ایسی

باغ عالم کے تو سابق ہیں شجر دیکھ لئے
جسمیں پہلے تھے محبت کے ثمر دیکھ لئے

بانئے جور و ستم بانئے شر دیکھ لئے
دیکھنے کے تو نہ قابل تھے مگر دیکھ لئے

ہمنے ہر طرح کے عالم میں بشر دیکھ لئے
عیب جو دیکھ لئے اہل ہنر دیکھ لئے

نور احمد سے فرشتوں کو تجلی بھی نہیں
سارے جلوے ترے اے رشک قمر دیکھ لئے

جز ترے کوئی نہیں کام کسیکے آتا
ہمنے دنیا کے تو سب صاحب زر دیکھ لئے

کوئی ایسا نہ ملا جسکو نہو تیری ہوس
اہل دل دیکھ لئے اہل نظر دیکھ لئے

اپنے پژمردگئے غنچۂ دل پر روئے
جو کہیں ہمنے شگفتہ گل تر دیکھ لئے

کوٹتے ہیں وہ بشر جو ترے محتاج نہیں
اہل زر دیکھ لئے دست نگر دیکھ لئے

گوش گل تک نہ گئے تو تو بہت چلائی
ہمنے بلبل ترے نالوں کے اثر دیکھ لئے

تو امی شادی و غم سے نہیں خالی کوئی
فائدہ نہیں جو نہان تہے وہ فرد دیکھ لئے

ابتو دل شاد ہوا کیون فلک ناہنجار
تاجداران جہان خاک بسر دیکھ لئے

بھیجے پر بہی اونہیں رحم نہ آیا تجہپر
تیرے نالے بہی تو اے مرغ سحر دیکھ لئے

صورت نیم شبی دنکو اونسے دیکھی
موے سر جتنے ترے تا بہ کمر دیکھ لئے

آکے اس گلشن ہستی مین لالہ کیطرح
داغ دل دیکھ لئے داغ جگر دیکھ لئے

اہل دل اہل محبت ترے جانمین انس
نہیں معلوم کہان ہین جو بشر دیکھ لئے

بیدہڑک جائینگے اب ہم طرف گورستان
ہمنے یاران عدم کے بہی تو گہر دیکھ لئے

جستجو پر بہی ہمین وہ در یکتا نہ ملا
ہمنے دریا ترے لئے دیدۂ تر دیکھ لئے

لائق دید نہیں ابتو ادہر کی دنیا
زیست کے لطف جو تہے ہمنے ادہر دیکھ لئے

چلئے اب سیر کرو ملک عدم کی حسرت
خیر دنیا کو سب فتنہ و شر دیکھ لئے

پر ہم ہے اونکی زلف دل داغدار سے
طرفہ مقابلہ ہے یہ طاؤس و مار سے

بوسہ ملا نہ سینۂ نخدان نگار سے
ہم بے ثمر چلے چمن روزگار سے

کہتی ہے مجکو فیض ہے اوس گلعذار سے
سنئے تو اپنا حال نسیم بہار سے

شکوہ کسیطرح کا نہیں مجکو یار سے
دل ہی نکلگیا ہے مرے اختیار سے

ہین تنگ بندگان خدا تیرے آہ سے
ڈرتے نہیں ذرا قدرت پروردگار سے

ہم کیا بتائین دل کے تڑپنے کا ماجرا
زخمی ہوا ہے خنجر ابروے یار سے

غیرونکو ساتھ لاکے ستم پر ستم کیا
بدتر ہے روز وصل شب انتظار سے

کی جیتے جی نہ قدر مگر بعد انتقال
روئے لپٹ لپٹ کے ہمارے مزار سے

بیتاب اسقدر ہے کہ سیماب کیا بلا
بجلی بھی منفعل ہے دل بیقرار سے

مدت ہوی کہ غنچۂ دل خشک ہو گیا
کچھ غم نہ اب خزانکا نہ عشرت بہار سے

کیا کیا جفائین سہتے ہین فرقت مین آپکی
سنئے تو حال دل کسی امیدوار سے

پہونچائی خاک بھی نہ مری کوے یار تک
کیا ضد تھی اے صبا مرے مشت غبار سے

ایجان نہین ہے تجھسے پری کو نسبت
تو نور سے ہے خلق وہ پیدا ہے نار سے

زلفون مین آپکی رخ روشن ہے جلوہ گر
نکلا ہے چاند یا کہ شب مشکبار سے

جب یہ کہا کسی نے کہ حیرت نہ آئیگا
آنسو ٹپک پڑے نگہہ انتظار سے

شباب کھو کے جو ہم روبروے یار آئے
تو ہنس کے بولے یہ غارت گر بہار آئے

وطن چھٹے تو کہو کسطرح قرار آئے
عدم سے آئے تو دنیا مین اشکبار آئے

یہ کیا خبر تھی کہ پنہان ہو خانۂ دل مین
کہان کہان تمہین ڈہونڈہ کے مین ہم پکار آئے

کوئی ہے مجھسا بھی فرقت نصیب دنیا مین
شب فراق کٹے روز انتظار آئے

مرے پہ بھی یہ اثر ہے بجھی طبیعت کا
جو شمع گل ہو وہی بہر مزار آئے

جو دل سا دوست بھی ہو جاے دشمن جانی
بھلا بنائے پھر کسکا اعتبار آئے

نمود خط ہو کسطرح ہین شباب سے تنگ
حلب مین جلد کہین فوج زنگبار آئے

گیا جو مین تو کہا ہنسکے جان نثار ہین یہ
کئے ہوئے جو گریبان کو تار تار آئے

نہ وہ ترنگ ہے اگلی نہ ولولہ تم مین
خدا کرے کہین دیوانو پہر بہار آئے

ترے طرف سے مکدر نہوگا دل میرا
مجال کیا جو اس آئینہ مین غبار آئے

سمجہا ہین ڈالدین گردن مین پیار سے تو کہا
تم آئے کیا کہ ہمارے گلے کا ہار آئے

وہ محو گل ہے تو ہم بہی ہین گلرخونپہ فدا
کہان ہے ہم سے ملے عندلیب زار آئے

تمہین کو کرتے ہین منصف خفا نہو تو کہین
رقیب سا نہ ہون پہر ہمکو اعتبار آئے

گئے عدم مین تو یاران رفتہ پوچہینگے
کہ تم بہی جائے ہستی وہین اوتار آئے

نظر پڑینگے جو محشر مین عاشق کا کر
خدا کہیگا کہ ہان یہ سیاہ کار آئے

ترے مژہ کے سوا جستجو اگر ہو مجہے
تو میرے پاؤنکے چہالونکے کام خار آئے

جو دلمین تمسے محبت نہ تہی تو کیا حیرت
علیل سنکے تمہین کیون وہ بار بار آئے

تن پہ کچہ ظاہر نہین جان پرفشان ہین وار کے
کسطرح جوہر کہین تیغ نگاہ یار کے

زور پہ سوتے ہین جبسے چشم دریا بار کے
بلبلے پانی کے گر ہین دم بیمار کے

گوندہ کر چوٹی کسا مشک خطائی سنگ کو
کہلگیا جوڑا تو نافے مشک تاتار کے

آنکہ کے سرمہ کا دنبالہ نہین ابرو تلک
شاخ نرگس مین بہی پہل لگنے لگے تلوار کے

اونکا عاشق ہو تو سہئے رقیبونکا بہی جور
خواہش گل جو کرے صدمے اوٹہائے خار کے

جب کہا کچہ کشتگان ناز کی پرسش بہی کر
کہتے ہین بیکپ قضا بہی چہتا ہے مار کے

دیکھیے کس کس کا دل بنتا ہے خوشبو کے لیے
جو تنکے آتے ہیں نسیم زلف عنبر بار کے

اوسنے جسدن سے ہمارے نالۂ موزون سنے
بند نغمے ہوگئے منقار موسیقار کے

ہے چمن میں نرگس شہلا تو دنیا میں حباب
جابجا نقشے کھنچے ہیں دیدۂ بیدار کے

آدمیت گو نہیں پر ہے عجب جلوہ گہی
یہ حسینان جہان ہیں نور کے یا نار کے

مجھ سے فرماتے ہیں حیرت عاشق ابرو ہو
خون روتے ہیں ہمیشہ زخم اس تلوار کے

آیا نہیں اس سمت جو قاتل کسی دن سے
جی لوٹتا ہے صورت بسمل کسی دن سے

رخسار پہ آتا ہے نظر تل کسی دن سے
کافور میں ہے دانۂ فلفل کسی دن سے

لیلےٰ نے کہا خیر ہو مجنون کی الٰہی
مسدود ہے آواز سلاسل کسی دن سے

ہوتا نہیں کیون ابروے پرخم کا اشارہ
تلوار چمکتی نہیں قاتل کسی دن سے

صیاد بھی گلچین بھی گلستان میں ہیں شاید
آتی نہیں آواز عنادل کسی دن سے

تو نے تو نہیں چہرۂ انور کو دکھایا
ہے ابر میں پنہان مہ کامل کسی دن سے

اے جان تری فرقت میں ہے لب تنگ عالم
طے کرتے ہیں ہم عشق کی منزل کسی دن سے

پہلے تری محفل میں بجز میرے نہ تھا اور
اب غیر بھی ہو جاتے ہیں داخل کسی دن سے

یان تنگ مجھی کرتا ہے وان بھی ستا کے
اب جی سے اترا آپکے قابل کسی دن سے

بے وجہ نہیں آنکھوں نے دریا ہو اجاری
پھوٹا ہے مرا آبلۂ دل کسی دن سے

وہ کہتے ہیں کیا مجھ پہ ہے صدمہ کی حیرت

گھبراتا ہے سینہ مین مرا دل کئی دن سے

فرماتے ہین یہ کون کیا کرتا ہے نالے
کب تک کوئی ہاتھون سے کلیجے کو سنبھالے

اوس عارض پرنور پہ ہلتے نہین بالے
حسن اوسکا ل سے ہین وہ جبین ہالے

کسکے گل رخسار کے ہو چاہنے والے
کیون بلبل شیدا کیطرح کرتے ہو نالے

پہنچے وہ قدم کو جو صفاک مین گرے
پہلے جو کوئی زیست سے ہاتھ اپنا اوٹھالے

معشوق پہ عاشق کی حکومت نہین دیکھی
اک آپ نظر آئے نئے چاہنے والے

کیا شمع کا مقدور جو ہو تجھسے مقابل
خورشید تو مکھڑا ترے مکھڑے سے ملالے

تب جانیئگا گھڑی بیتابئ دل کا
پڑ جاؤگے جسدن کسی بے رحم کے پالے

ہو جبکہ اوبلتا نہین سینہ مین مرا دم
اندھیر مچائے ہین یہی گیسون والے

سچ ہے کہ محبت ہے بلا سنگدلونکی
انسان کو خدا سخت مصیبت مین نہ ڈالے

شاید ہے تمہین زیست مین ملنے کی تمنا
اسطرح کے ارمان تو اللہ نکالے

کہتے ہین کہ سب مین وہی کمبخت نہین ہے
گر ڈھونڈھے مرا دل کوئی حسرت کو بلالے

جسنے ہنس ہنسکے لیا تھا دل نالان ہمسے
اب تو برہم ہے وہی دشمن ایمان ہمسے

چاہتی ہے کہ چھپا دے رخ تابان ہمسے
پیچ کرتی ہے تری کاکل پیچان ہمسے

گرم جوشی سے وہ پیش آئے جو کل ساتھ مرے
رات محفل مین جلی شمع شبستان ہمسے

جب مرے غلبۂ وحشت کی خبر سنتا تھا
قیس ڈرتا تھا کہ چھوٹے نہ بیابان ہمسے

قصۂ زلف سنائینگے تو گھبرائیگی | طول کرنی ہے حکایت شب ہجران ہمیں

ٹہرے دل چاک گریبانسے تو کیا خوف جنون | ہم گریبان سے ہین پیدا کہ گریبان ہمیں

جو تری کاوش مژگان نے کیا دشت نورد | تو خلش کرنے لگے خار مغیلان ہمیں

رو اوٹھیں ہم تو لگادین ابھی ساون کی جھڑی | ہم وہ گریان ہین کہ ہے ابر پشیمان ہمیں

سحر و گل بھی تو ہین چاہنے والونمین ترے | نظر آتے ہین کئے چاک گریبان ہمیں

دل دیا جان بھی دیتے ہین پہ اتنا تو کہو | کہین دیکھین ہین کسی تابع فرمان ہمیں

آگے الفت کا کیا ذکر تو بولے حیرت
نہ سنینگے نہ کہو خواب پریشان ہمیں

ہو جو شاکی ہمیں کیون اوسکی مروت ہوگی | کسی دیوانے کو اپنے سے محبت ہوگی

تہا یقین دلکو ترے عشق سے راحت ہوگی | یہ نہ سمجھے کہ محبت ہی مین آفت ہوگی

آپ سمجھے ہین ہماری نہ ضرورت ہوگی | ابھی آئینہ دکھا دینگے تو حیرت ہوگی

تیغ ابرو کے اشارے مین قباحت کیا ہے | ہم گذر جائینگے جی سے تمہین فرصت ہوگی

دل بگڑنے سے ہی اوسکی حقیقت معلوم | یہ تو سنتے تہے کہ اک روز قیامت ہوگی

ہمکو ہو پاس تمہارا تمہین غیرونکی تلاش | اب ادہر دیکھ کے نہ دیکھینگے جو غیرت ہوگی

ساتہ غیرونکے بہت دیکھتے ہو رقص و نشاط | اسکا انجام یہی ہے کہ بری گت ہوگی

سوے رخ زلف سیہ کی ہے طوالت بے طور | بڑہتے بڑہتے یہی آخر شب فرقت ہوگی

پھر کسیکے گل رخسار کا دہیان آنے لگا | پھر بہار آئی ہے اب پھر کہیں وحشت ہوگی

میری رسوائی کا باعث جو سنینگے غمخوار | یہ تو فرمائیے پھر کسکو ندامت ہوگی

قوم کی قوم ہے پرکالۂ آتش حسرت
شعلہ رو جلتے ہیں ان سب میں شرارت ہوگی

ہوگئیں سب پہ مشکل پر عشق بھی آسانی ہے | ہیں وہ مجنوں ہوں کہ لیلیٰ مری دیوانی ہے

اپنی خوبی سے کبھی آگاہ نہیں سمجھتے ہیں | آئینہ لا کے دکھایا وہی حیرانی ہے

ہے اشکوں کو نہ بیکار سمجھنا آتش رخ | شعلۂ رخ جو بجھا دے یہ وہی پانی ہے

غم ہے کیا نیک لئے خون جگر پینے کو | خانۂ دل میں مرے عشق کی مہمانی ہے

سر سے آ کود ہیں اشک تری آنکھ سے [illegible] | اندھیں چشمۂ ظلمات میں طغیانی ہے

روشنائی [illegible] دل [illegible] | منہ چھپاتے ہیں کفن میں یہ پشیمانی ہے

[illegible] | [illegible] تمہیں تخت سلیمانی ہے

عاشق کا کل [illegible] پوچھا احوال | درد تو ان سے ہیں اک قصۂ طولانی ہے

[illegible] | ہیچ ہی رنگ جبھی ہوئی پیشانی ہے

زلف [illegible] | عشق کا کل جیسے تجھے ہو پریشانی ہے

[illegible] ظالم حنا دلبر کو حیرت
[illegible] گلشن میں کی ہوا کیا ہے

قصۂ [illegible] علیہ السلام

جہاں صورت دکھا [illegible] | ہمارا [illegible] دلبر کھینچ دے تصویر حیدر کی

نصیحت جب نہ سنتا تھا کوئی بے پیر حیدر کی — نکل پڑتی تھی باہر میان سے شمشیر حیدر کی
نگاہ پاک کرتی ہے جو کار تیر حیدر کی — تمنا اسلئے رکھتا ہے ہر نخچیر حیدر کی
جو ہم پلہ تھے اونکے اونکی عظمت وہ سمجھتے تھے — بھلا توقیر کیا جانینگے بے توقیر حیدر کی
اذان سنکر لرزتے کافروں کے دل تو کہتے تھے — صدا ہے ہیبت حق ہے کہ ہے تکبیر حیدر کی
نظر میں صانع قدرت کی نیرنگی سے جسدن تھے — ہماری آنکھ میں ہے جلوہ گر تنویر حیدر کی
دم تقریر ہوجاتے تھے کافر منفعل دلمیں — لباس گفتگو میں تھی نہاں تسخیر حیدر کی
کچھ ایسی آب و تاب اوس ذوالفقار تیز میں تھی — تڑپ جاتی تھی بجلی دیکھ کے شمشیر حیدر کی
درخشاں ہے یہ لیلی انجم افلاک سے بالا — دیا افشاں بھری کاکل شبگیر حیدر کی
لوائے احمدی کا چتر ہے فرق مبارک — جسے جنت سمجھتے ہو وہ ہے جاگیر حیدر کی
اونہیں کے فیض سے ہیں گل مضمون خوشبو ہے — مگر میری حقیقت کیا وہ ہے تاثیر حیدر کی
ہر اک کافر کو ہوتا تھا گمان برق جہندہ کا — چمک جاتی تھی جسدم تیغ عالمگیر حیدر کی
یہ مجھکو کھینچتا ہے کون سوے مرقد مولا — مرے دلمیں محبت ہے کہ ہے تصویر حیدر کی
بشر کی خوش نصیبی ہے ملک تک رشک کرتے ہیں — محبت ہے مری جبہ نے دامنگیر حیدر کی
یہ قید عشق ہے اونکے نہ چھوٹیگا نہ چھوٹیگا — پڑی ہے پاے دلمیں زلف کی زنجیر حیدر کی
فصیحان عرب سارے لسان الغیب کہتے تھے — بیان وعظ میں سنتے تھے جب تقریر حیدر کی
مناجات خداوند جہان اوسکو پسند آئی — جو دیکھی کاتب تقدیر نے تحریر حیدر کی
مریض غم جو اونکی خاک تربت کو دوا سمجھے — وہ پھر کیا خاک [illegible] اکسیر حیدر کی

کہو مجنوں سے دیکھے آکے میری رشک لیلیٰ کو
مری قسمت کی خوبی کا ملک تک رشک کرتے ہیں

جو آنکھوں میں بسی ہے کاکل شبگیر حیدر کی
خدا نے دی محبت مجھکو بے تدبیر حیدر کی

جو تیرے مہرباں شہ ہیں تو پھر کیا غم تجھے حیرت
دعا گردوں پہ جاتی ہے مثال تیر حیدر کی

خال مشکیں بھی ہے تاباں رخ پر نور بھی ہے
یاس و امید ہے پیدا رخ و کاکل سے [illegible]
خانۂ یار کا کیا تم سے پتا بتلائیں
نالہ پہونچا جو فلک پر تو قیامت ہوگی
نہیں معلوم کہ کس بات پہ ہے ناز تمہیں
ایک ساقی نہیں بے لطف ہے ساری محفل

شعلۂ طور میں فلفل بھی ہے کافور بھی ہے
صبح صادق بھی عیاں ہے شب دیجور بھی ہے
جیسا مشتاق ہوں نزدیک بھی ہے دور بھی ہے
منتظر جسکا سرافیل ہے وہ صور بھی ہے
اوسکے بندوں میں تو انسان بھی ہے حور بھی ہے
ورنہ ساغر بھی ہے یاں بادۂ انگور بھی ہے

اپنے حیرت کی خبر لیجیے محبوب خدا
آپکا عاشق صادق بھی ہے مجبور بھی ہے

محبت کے عوض ہم پر جفا کی
جو ہمسے اوس مسیحا نے دغا کی
بتو اس بے نیازی سے تمہاری
الگ تمکو نہیں ہے کیا [illegible]
تمہارے عشق کی [illegible]

ہماری آپنے اچھی سزا کی
تو سن لینا کہیں آئی قضا کی
نظر آئی ہمیں قدرت خدا کی
ہماری روح قالب سے جدا کی
ہوئے پر بھی مری تربت ہلا کی

نظر مین ہو گیا تاریک عالم
محبت کرکے چشم سرمہ سا کی

بگولا بنکے تیری جستجو مین
ہماری خاک سو سو رنگ اوڑا کی

مخاطب ہے ہمیشہ جانب یار
یہ دل تصویر ہے قبلہ نما کی

رہا میں بطرح آئینہ حیران
کٹی یونہین سدا اہل صفا کی

نہ پہونچے یار کے قدمون تلک ہم
مگر تقدیر اچہی ہے حنا کی

خوشی کیونکر بہلا آئے ہمارے
دل ناشاد مین حسرت رہا کی

رہا برسون جو دل پہلو مین میرے
اوسی کمبخت نے مجھسے دغا کی

نہ پہونچے کوچۂ جانان تلک ہم
کہلی تاثیر بخت نارسا کی

نظر دونون جہان آتے ہین یکرنگ
صفت لکہتے ہین جب زلف دوتا کی

وہی ہے عکس افگن جسنے حسرت
ہمارے شیشۂ دل مین جلا کی

تیرے نالون سے ناک مین دم ہے
تو بشر ہے کہ نخل ماتم ہے

یہ جہان ہی بخط توام ہے
کہ مسرت کے ساتھ ہی غم ہے

عرض عشق ہو جسے اوسکی
یہ سمجھ لو کہ زندگی کم ہے

یہ پسینہ ہے اونکے عارض پر
دامن گل پہ یا کہ شبنم ہے

اونہی گردن جھکا لینگے ہم بھی
تیغ ابرو مین جسقدر خم ہے

اس تجاہل سے رنج ہو کہ نہو
مجھے کہتے ہین تجھکو کیا غم ہے

جسکی فرقت ہی مین گذرتی ہو
اوسکے حق مین تو زندگی سم ہے

اونکے عارض کا خط زنگاری
میرے زخم جگر کا مرہم ہے

عشق کی قدر کچہ نکی تمنے
جسپہ دار و مدار عالم ہے

دیکہئے کس کے سر بلا آئے
اندنون زلف یار برہم ہے

گروہ نازان مین حسن پر حیرت
منصب عشق اپنا کیا کم ہے

ترے کوچے سے ظالم ایسی مجبوری سے ہم نکلے
کہ جیسے کشمکش سے عاشق شیدا کا دم نکلے

ہوے وہ خود بخود ناخوش تو یہ خوبی تقدیر کی
اذیت اوسکو ملتی ہے کہ جس سے دل کا غم نکلے

نہ دلمین یاس آنے دو نہ کچہ امید بر آئے
زمانے سے نرالے آپکے جور و ستم نکلے

مریض غم کا شاید اے مسیحا حال ابتر ہے
ہوا اوسکے گہر گئے تہے دیکہنے باچشم نم نکلے

تمہین سیدہا سمجہکر ہمنے اپنا دل اپنیا تہا
مگر اس زلف کے پردے مین لاکہون پیچ و خم نکلے

تمام اعضا سے جان ہو قبض لیکن یہ تمنا ہے
مین صورت دیکہلون اونکی تو پہر آنکہون کا دم نکلے

نہ دلمین رحم آتا ہے نہ آنکہونمین مروت ہے
جہانمین ہو فنا تمسا کوئی ڈہونڈے تو کم نکلے

خود ہی حسن جلوہ گر دلمین تو پہر ہم کیون کہین ڈہونڈین
وہ خلقت اور ہے جسکے لئے دیر و حرم نکلے

چمن جب لہر آتی ہے تو لالہ چار سے روتی ہین
سزا اے افعئی گیسو کسی صورت تو سم نکلے

حیات جاودان سنتے تہے ہم خضر و مسیحا کی
دم تحقیق وہ بہی راہئے ملک عدم نکلے

ترے در کا گدا ڈہونڈے اگر کاسہ گدائی کا
تو اپنی قبر سے ہاتہونمین لیکر جام جم نکلے

جو بگڑے حضرت دل ہی تھی پہر تمنے تسکا لیا
اجل بے رحم ہے مشہور لیکن جی کی خواہش ہے
گیا عاشق جو اونکا گلشن ہستی سے پژمردہ

جنہیں ہم دوست سمجھے تھے وہی بنیاد غم نکلے
دل و جان آبرو ایمان کے دشمن یہ صنم نکلے
تو اوسکی پیشوائی کے لئے اہل ارم نکلے

کوئی بہبود حیرت کا نہیں خواہاں خداوندا
بہت تنگ آگیا اب غیب سے دست کرم نکلے

تپ فرقت سے اونکی اب تو یہ حالت ہماری ہے
مسیحا نے جو دیکھا مجھپہ عشق زلف طاری ہے
نہیں بیوجہ آنکھوں سے ہماری خون جاری ہے
وہ آتے ہیں کہ جی جاتا ہے اسمیں فیصلہ کیا ہے
یہ شبکو کون روتا ہے نہ خود سوئے نہ سونے دے
نہ پوچھو حال اوسکا جسکو آہ سر سمجھے ہو
اوسے رسوا کریں دیوانہ کر ڈالیں جو عاشق ہو
کوئی کیا جانے اسکو جو جی ہے یار کے دل میں
نہ خود آئیں نہ بلوائیں نہ غم نکلے نہ دم نکلے
نشانہ کیوں بنایا تمنے دلکو تیر مژگاں کا
نہیں ہیں لائق بخشش مگر تسکین ہے اسپر
ہے رہنا ممکن جہاں ایذا اوٹھائیں ہم وہیں جائیں

جگر میں درد چہرہ زرد دل میں بیقراری ہے
کہا افسوس اس بیمار پر یہ رات بھاری ہے
تمہارے خنجر ابرو کا دل پر زخم کاری ہے
جنہیں اعجاز ہے جیسے اونہیں کی انتظاری ہے
عجب بیچین نالے ہیں بلا کی آہ و زاری ہے
ہمارے غنچہ دل کی یہی باد بہاری ہے
بتوں کے دین و مذہب میں یہی ایمانداری ہے
نہیں گرد و کدورت یہ ہماری خاکساری ہے
نہایت تنگ ہیں اب زندگی سے جان عاری ہے
قرینہ سے ہوا معلوم ہمکو جان پیاری ہے
گناہوں سے زیادہ تر تری آمرزگاری ہے
مگر اس دل سے ہم مجبور ہیں بے اختیاری ہے

عجب دل بنی ہے یار کا اللہ رے قسمت
ذرا سمجھو تو کس رتبے کی اپنی خاکساری ہے

کہے دیتے ہین ہم اسمین بڑے پیچ ہین تیرے
ہوے ہو جو عاشق کاکل کیا شامت تمہاری ہے

جسے معشوق کہتے ہین قضا ہی نام ہے اوسکا
سمجھتا ہے قبا کے زندگی جسنے اوتاری ہے

سوا اوسکے بھلا کون و مکان مین کسکے جلوے ہین
ہمارے یار کو نوری سمجھے جو وہ ناری ہے

تمہارے دل کی حسرت بھی نکالیگا وہی حضرت
جہان مین عرش سے تا فرش جسکا فیض جاری ہے

یہ تو ظاہر کہ تلون کے وہ خوگر ٹھہرے
کیا کرین اوسکا جو امکان سے باہر ٹھہرے

سچ تو ہے کیون نہ برا اپنا مقدر ٹھہرے
ہو جو بیرحم نظر مین وہی بہتر ٹھہرے

آپ گھبرا کے تو پہلو سے مرے جاتے ہین
اب یہ فرمائیے کیونکر دل مضطر ٹھہرے

نرم دل مہر مین مشہور ہین خاکی انسان
خاک سے بھی جو ہوے سخت وہ پتھر ٹھہرے

پاؤن پر پڑ کے اونہین سرکش تو بنایا لیکن
ہمین مظلوم ہوے ہم ہی ستمگر ٹھہرے

سر چڑھے ہے آپکے جب سے وہ لگے دل کرنے
غیر بھی حق مین مرے زلف معنبر ٹھہرے

دیکھتا ہو جسے لطف ثمر بے صبری
وہ مرے در سے اوٹھے زیر صنوبر ٹھہرے

گو بہت صاف ہے آئینہ مگر یاد رہے
نہین ممکن وہ مرے دل کے برابر ٹھہرے

دم رفتار بھی اب حشر بپا ہونے لگا
الغرض آپ عجب فتنۂ محشر ٹھہرے

یہ سمجھ لیجیے ہے منزل مقصود یہی
توسن عمر رواں جا کے جہان پر ٹھہرے

دیر مین کعبہ مین سنتے ہین کلیسا مین کبھی
کس جگہہ ڈھونڈیے اونکو کہین گھر ٹھہرے

غیر کی لاف نہیں ہو او نہیں لطف سخن
ہم جو بولیں تو وہ ہنگامۂ محشر ٹھہرے

ہیں وہاں اور مقدس بھی ہزاروں لیکن
اونکا پیغام جو لائے وہ پیمبر ٹھہرے

جائزہ کارگزاران قضا کا جو ہوا
تیرے کشتے بہت اے چشم فسونگر ٹھہرے

یاں ورے جرم محبت پہ سزا ہوتی ہے
دیکھئے حشر میں الزام یہ کس پر ٹھہرے

کہیں تشریف تو لائیں وہ دم بازپسیں
دیکھ لینگے رخ روشن کو جو تیور ٹھہرے

مدح خوان یار کے لاکھون ہین مگر اے احقر
دل سے جن جن نے ثنا کی وہ سخنور ٹھہرے

اے گل صدائے نالہ مرے ہر نفس میں ہے
سینہ میں دل ہے یا کوئی بلبل قفس میں ہے

ثابت ہوا کہ وہ تو نہ آئینگے شرم سے
پوچھے کوئی اجل سے وہ کس پیش و پس میں ہے

شاید اوسکی آتی ہے آواز دردناک
دل جب سے گم ہوا ہے لباس جرس میں ہے

دیکھو اسی میں خیر ہے باز آؤ ظلم سے
انصاف انتہا کا دل دادرس میں ہے

جو میں اوٹھا رہا ہوں شب غم کی سختیاں
فرمائیے یہ صبر کسی بوالہوس میں ہے

کس جا خلش نہیں ہے کہاں کا علاج ہو
اے یار نیش غم مرے اک ایک نس میں ہے

کیا جانے کس بلا کا ہے عالم فریب حسن
میں جسکو دیکھتا ہوں تمہاری ہوس میں ہے

تونے لباس گل بھی معطر نہیں کیا
خوشبو ترے کرم کی ہر اک خار و خس میں ہے

آتے ہی اوسکے غنچہ دل میرا کھل گیا
باد صبا کی چال تمہارے فرس میں ہے

جب چوٹ کھاتے نالہ کرے گو اوسکی تھی
معلوم ہو گیا کہ مرا دل جرس میں ہے

ایسی ہے نگو بوسۂ خال سیاہ یار	جسطرح عنکبوت خیال مگس مین ہے
دیکھو نگان یار کی جلوہ نمائیان	بجلی مین وہ نہین جو تجلی کلس مین ہے
بیچین ہو رہے ہین وہ شاید شباب ہے	بیتاب میرا دل بھی کچہ ابکی برس مین ہے
کیا تیرے ساتھ سے عدم بھی جائیگا	غافل تو کیون جہان کے ہوا و ہوس مین ہے

حیرت سوا کہ صبر و اطاعت مفر نہین
سمجھو لگے خیر خواہ ہو دل اونکے بس مین ہے

ظہورِ نور خالق کی بنا ایجاد آدم ہے	نظر مین اہل عرفان کی تجلی گاہ عالم ہے
فقط اک دین یا رب کیسے جائے شادی و غم ہے	نوشتہ کیا مری تقدیر کا با خط توام ہے
ہر اک سے افضل و اعلیٰ اثر محبوب کا دم ہے	وہ لفظ کن کا باعث ہی وہی سردار اعظم ہے
تو ہی نے کر دیا فخر بنی آدم محمدؐ کو	یہ امت اوسکی لشکر ہے وہ اس لشکر کا پرچم ہے
اوسکے نور کی نیرنگیان ارض و سما مین ہین	یہان پر نور جلوہ ہے وہان پر نور عالم ہے
وہی ہے باعث تسکین وہی ہے قابل تحسین	محبت جسکو ہو اوسکی مسلمان مسلم ہے
صفات و ذات کا اوسکے بیان کیا کر سکے انسان	مگر اتنا تو سمجھے ہین کہ وہ نور مجسم ہے
گل تر ہے وہی جو بس گیا ہے اوسکی خوشبو سے	جو اوسکے عشق مین روتی ہے وہ [illegible] شبنم ہے
فقط تنہا نہین عاشق ہے اوسکے مصحف رخ پر	نفس کی آمد و شد بھی اوسکے پاس پیہم ہے
سراپا نور خالق سے محمدؐ نام ہے جسکا	موخر اوسکو مت سمجھو وہ ہر شے سے مقدم ہے
بشر سمجھے ہو جسکو غافلو خیر البشر ہے وہ	وہ ہر خلقت سے افضل ہے معظم ہے مکرم ہے

ہوے معتوب جو اوسکے وہ مقہور الہی ہین
ہلال عید بہی اونکے لیے ماہ محرم ہے

جہکا کرتے ہین سجدے مین جو اپنے وقت محو فتح ہین
دلونمین اہل ایمانکے وہی ضم ہے وہی خم ہے

فلک سے آیہ لولاک اوتری شان مین اوسکی
جو دنیا کی ہے آبادی یہ اوسکا فیض مقدم ہے

بشر کیا رتبہ اعلی کو اوسکے جان سکتے ہین
وہ ہے ہمراز خالق اور خالق اوسکا محرم ہے

خدا نے خاص بندونمین اوسکو دوست گردانا
اگر وہ رحم فرمائے تو پہر عقبی کا کیا غم ہے

تم امت مین ہو جسکے ہے وہ حشر شافع محشر
تمہارے بخشوانے کو محبت اوسکی کیا کم ہے

سمجھتے ہین جسے اکسیر باطن مین وہی سم ہے
یہ دنیا ایسی قحبہ ہے کہ جس کی ناک مین دم ہے

نہ مانا اسکی باتونکو نہ آیا اسکے پہندے مین
پچہاڑا جسنے اس مردار کو وہ شیر رستم ہے

کسیکو ایک حالت پر یہ مکارہ نہین رکہتی
کبہی ہے باعث شادی کبہی بانی غم ہے

نرالے روپ لاتی ہے عجب نیرنگ ہین اسکے
کسی گہر مین تو شادی ہے کسی کے گہر مین ماتم ہے

چہپا فتنہ ہین اوس سے تلون دیکہکے اسکا
اسی مکار کے مارے فلک پر ابن مریم ہے

کیا گل کا گریبان چاک دست باد صرصر نے
غم گل مین رلایا جسکو وہ مظلوم شبنم ہے

خوشی رہتی ہے یہ اوس سے جو ہے اسکی پسند ہمین
نہ مانا جس نے اس مردار کو یہ اوس سے برہم ہے

برے ہین وہ لیے شیطان کے سب لوگ کہتے ہین
بشر کے دلمین بہکانیکو کیا یہ ابلیس کم ہے

ہوا مقبول باری وہ کہ جسنے اس سے منہ پہیرا
جو اسکے عشق مین مرتا ہے وہ اہل جہنم ہے

ہمیشہ شکل دنیا دیکہتا تہا اپنے کاسہ مین
ہوا انجام یہ اوسکا لحد کے جام مین جم ہے

جو محو ملک دنیا ہے انسان اوسکا کیا کہنا
وہ بیخبر ہے جہان میں اور دنیادار کو غم ہے

لباس عیش میں یان رنج ہے کہنا سمجھو
جہاں سے آگئے ہو تمکو وہان جانا مقدم ہے

جوانی کا تو عالم تھا بڑا آرام سے کاٹا
ضعیفی آگئی ہے جب سے اوس آرام کو رم ہے

سوا رنج و الم کے کچھ نہیں اس دار فانی میں
جسے دنیا سمجھتے ہو مسافر خانۂ غم ہے

جہاں تک ہو سکے انسان اسکے وار کو روکے
کہ زخم تیغ کا اسکے نہ پھاہا ہے نہ مرہم ہے

جہاں تک ہو بچو اس سے نہ آؤ اسکے پھندے میں
مسلمانو تمہارے حق میں اسکی دوستی سم ہے

اگر حق سفر چاہو تو نکلو قید سے اسکے
جو اسکے دام سے چھوٹا وہ ابراہیم ادہم ہے

بیہوش کیے دیتی ہے تاثیر نظر کی
اب ہمکو خبر ہے نہ ادھر کی نہ ادھر کی

جب عشق میں تنہا جیے اوقات بسر کی
اب جی سے گذرتے ہیں یہ صورت ہے گذر کی

کہتے ہیں سے راہ عدم کرکے اشارہ
دیکھو تمہیں دکھلاتے ہیں تصویر کمر کی

یاں جان کا خطرہ ہے وہاں غمزۂ خنجر
فرمائیے اب ہمکو مسرت ہو کدھر کی

اب تو ہی مدد کر کہیں افشاں کا کاکل
ہمشکل تو دیکھیں شب گیسو میں سحر کی

یاد آتا ہے جس وقت تمہارا رخ رنگین
نظروں سے اتر جاتی ہے صورت گل تر کی

جب دل ہی پھنسا گیسوے پرپیچ میں اونکے
فرمائیے پھر کونسی صورت ہے مفر کی

یہ آٹھ ہیں جو سہتے ہیں شب و روز کے صدمے
تکلیف اوٹھائے تو کوئی آٹھ پہر کی

پہنچا جو وہاں پہ غم کونین سے چھوٹا
شاہی سے تو بہتر ہے گدائی ترے در کی

کہتے ہین تمہین سرو سہی اسلیئے شاعر ‎ ‎ تم سے بہی کیکو نہین امید ثمر کی

درپیش رہ ملک عدم ہے تمہین حسرت
کچھ فکر بہی کرتے ہو کبہی زاد سفر کی

کروٹ تہی ادہر کی کبہی کروٹ تہی ادہر کی ‎ ‎ کل آپکی فرقت مین جو ہین رات بسر کی

تہمتی نہین اک لحظہ جہڑی دیدۂ تر کی ‎ ‎ ڈرتا ہون کہین ہو نہ خرابی مرے گہر کی

اولجہن ہے بڑی آپکی اس زلف دو سر کی ‎ ‎ اسکا جو کرے عشق تو شامت ہے جگر کی

کل سب نے شب ہجر مین تنہا مجہے چہوڑا ‎ ‎ ہان شمع نے رو رو کے مرے ساتہ سحر کی

دیکہے جو کبہی حسن کسے آئینہ کے ٹکڑے ‎ ‎ بس دل مین سمجہہ لو کہ یہ حالت ہے جگر کی

دل حسن کی تعریف سے آنکہون نے بگاڑا ‎ ‎ ہے روح جو بیچین اوسے دل نے خبر کی

صحت تجہے ہوتی نہین کیون نرگس بیمار ‎ ‎ کیا آنکہہ پڑی تجہپہ کسی تیز نظر کی

کہل پڑنے سے جوڑے کی لچک جاتی ہے اکثر ‎ ‎ عاجز ہین وہ اب خود بہی نزاکت سے کمر کی

تہا محو شب وصل سحر طائر جان کے ‎ ‎ ہوش اوڑ گئے سنتے ہی صدا مرغ سحر کی

آئینہ رہے پیش نظر ہو نہ ہوس پاس ‎ ‎ کیا یوہین بسر کرتے ہین توقیر بشر کی

جس شب مہتاب کا دہوکا ہے یہ کیا ہے ‎ ‎ ہے نور تمہارا کہ تجلی ہے قمر کی

سب غنچے سے تشبیہ دیا کرتے ہین لیکن ‎ ‎ پتہر ہے وہ دل جسمین محبت نہ اثر کی

اکسیر کی خواہش نہ کرے کوئی ہوس ‎ ‎ ہاتہ آئے اگر خاک کسی راہ گذر کی

بینائی تری کیا ہوی اے دیدۂ نرگس ‎ ‎ کیا جا کے نظر عارض گل پر سے نہ سرکی

فرمایا کہ بیچین نہے ہم ان کو حیرت
آواز حزین آتی تہی کس خستہ جگر کی

در پیش ہین جو رنج والم کہہ نہین سکتے
ہمپر جو گذرتی ہے وہ ہم کہہ نہین سکتے

شاید کوئی ظلم اور نیا اونکو نہ سوجہے
اس خوف سے حال اپنا سب غم کہہ نہین سکتے

ہر ایک سے پوچہا کمر یار کا مضمون
سب کہتے ہین اسرار عدم کہہ نہین سکتے

اوسوقت رہین ہوش بجا نہ بتائین
ہم لطف شب وصل صنم کہہ نہین سکتے

حال دل نالان ہے نہ اولکہو تو سنائین
افسانہ بہت طول ہے کم کہہ نہین سکتے

عاشق پہ کرے ظلم رقیبون پہ عنایت
ایسے کو تو ہم اہل کرم کہہ نہین سکتے

خاموش کیا تند مزاجی نے تمہاری
سہتے ہین جو ہوتے ہین ستم کہہ نہین سکتے

تمکو تو در غیر پہ دیکہا نہین لیکن
پہچانتے ہین نقش قدم کہہ نہین سکتے

حال برش خنجر ابرو مین ہے کٹنا
ڈرتے ہین زبان ہو نہ قلم کہہ نہین سکتے

رسوا ہے جہان ہوتے ہو کیون غیر کے باعث
جو لوگ تمہین کہتے ہین ہم کہہ نہین سکتے

کچہ دلمین تمنا ہے جو حسرت سے گہر پر
آتے تو ہین پادیدہ نم کہہ نہین سکتے

شکوہ تو ہمارا سے زمانے مین کر آئے
پہر اوسپہ تمنا ہے کہ امید بر آئے

دشمن کو بہی درپیش نہ ایسا سفر آئے
جانا ہے وہان پر نہ جہان کی خبر آئے

یارب نہ شب وصل مین ہو صبح کا کٹکا
ٹہرین وہ وہ گہر کوئی ایسی سحر آئے

سنتا تو ہون اگر کہ وہ آنیکو ہین تیار
لیکن مری تقدیر بہی جب راہ پر آئے

مجبور کیا ہے دل بیتاب نے ایسا
سمجہے تہے خجل ہونگے ترے گہر مگر آئے

دن رات کے رونے سے تو باقی نرہی اشک
غالب ہے کہ اب آنکہ سے خون جگر آئے

کیا جانئے کیا لطف ملا ملک عدم مین
جو یار گئے پہر نہ ادہر سے ادہر آئے

بیچین کئے ہے مرے پہلو سے نکلجائے
ایسی کوئی آفت دل بیتاب پر آئے

کیونکر نہ ہنسین آپ مرے حال زبون پر
غیرونکی نہ صحبت کا کہان تک اثر آئے

یہ ابروے خمدار مین قطرے ہین عرق کے
یا تیغ سیہ تاب کے جوہر ادہر آئے

جو تاب مین ہے اوسکی دعا کرتے ہین میکش
یا رب یہ پری شیشۂ دلمین اوتر آئے

وان اونمین تلون جو کہین کچہ تو کرین کچہ
یان اپنی یہ عادت جدہر آئے ادہر آئے

جائینگے عدم مین تو وہان بہی یہ کہینگے
دشمن کو بہی یا رب نہ خیال کمر آئے

کہتا ہون اگر شکل نظر آئے بتونکی
زاہد نہ تجہے ہوش کبہی عمر بہر آئے

اشکونسے تو اب سینچتے ہین دیکہئے کب تک
اس نخل تمنا مین ہمارے ثمر آئے

افشان کو ترے سارے زلفونکے منجم
کہتے ہین فلک پر سے ستارے اوتر آئے

بہکاتے تہے دشمن جو مجہے یار نے دیکہا
خوش ہوکے کہا اونسے وہ حیرت نظر آئے

ہماری مرگکی کوچمین اب تشہیر ہوتی ہے
کشش ہوتی ہے معشوقونمین پر اتنی نہین دیکہی

تمہارے عاشقونکی کیا یہی توقیر ہوتی ہے
مری صورت سے روگردان اونکی تصویر ہوتی ہے

جسے دیکھا نظر بھر کے ہوا بیتاب دل اوسکا
نگاہ ناز مین شاید تری تسخیر ہوتی ہے

محبت دل مین ایسی ہے تمہارے نام نامی کی
پھڑک جاتا ہے دم مسجد مین جب تکبیر ہوتی ہے

ہمارے چہرے کا یہ عالم ہوا اوس بت کے جاتے ہی
سحر کے وقت جیسے شمع بے تنویر ہوتی ہے

سبب پوچھا جو اپنی بیقراری کا تو فرمایا
جہان مین بدگمانون کی یہی تعزیر ہوتی ہے

سنا لیتے ہو بہت اچھا مگر اتنا سمجھ لینا
کہ مظلومون کے نالون مین بڑی تاثیر ہوتی ہے

اگر موقع ملے تمکو مری قسمت بدلوا دو
بہت تکلیف اب اے کاتب تقدیر ہوتی ہے

جہان مجمع ہو غیرون کا وہان مین جا نہین سکتا
یہان آنے مین اونکو شرم دامنگیر ہوتی ہے

ہوا جاتا ہے دل محو تکلم کیا کہین اونکی
عجب جادو بیانی ہے عجب تقریر ہوتی ہے

کہین موقع سے ملجائے تو پوچھین اون سے سمجھا کے
جو دل بیتاب ہو اوسکی بھی کچھ تدبیر ہوتی ہے

جو رحم آیا تو سمجھاتے ہین گھبرانے سے کیا حاصل
وہی ہوتا ہے جو کچھ خواہش تقدیر ہوتی ہے

خدا جانے کہ مین جانون تری باعث ہے آزردن
اذیت دلکو جو کچھ اے بت بے پیر ہوتی ہے

اسیر کاکل پیچان کی کیا پہچان بتلائین
گلے مین طوق اوسکے پاؤن مین زنجیر ہوتی ہے

وہی جاتا ہے بیتابی سے حسرت کو نہ قابو مین
اجل جس شخص کی آ کر گریبان گیر ہوتی ہے

دشمن جان بنی خط زلف دوتا ہوتی ہے
شب ہجران ہی تو اک سخت بلا ہوتی ہے

روح قالب سے تو اکر ذرا جدا ہوتی ہے
بعد فرقت نہین معلوم یہ کیا ہوتی ہے

نام سنتے ہی مرا جان فنا ہوتی ہے
واقعی عشق کے پردے مین قضا ہوتی ہے

بک گئے مفت یہ اقبال وری ہے ورنہ
جنس دل یار بہت بیش بہا ہوتی ہے

دیکھنے تک بھی نہ تم آئے مسیحا شاباش
یونہین بیمار محبت کی دوا ہوتی ہے

یون تو دیکھے بہت انسان جہان مین لیکن
ان حسینون کی نگہ ہوش ربا ہوتی ہے

تو پہونچتی نہین اوس تا شنوا تک جب سے
کیسی خفت تجھے اے آہ رسا ہوتی ہے

اے صبا تو ہے دم سرد سے واقف کہ نہین
غنچۂ دل سے موافق یہ ہوا ہوتی ہے

دل تو مجروح ہوا تیر نگہ سے پہلے
جان اب کشتۂ شمشیر ادا ہوتی ہے

دیکھتے ہین مجھے بیچین تو فرماتے ہین
کیا اسے عشق مین تکلیف سوا ہوتی ہے

بے حجابانہ تو غیرون سے رہین گرم سخن
پھر مرے سامنے آنے مین حیا ہوتی ہے

نبض دیکھی مری جس دم تو مسیحا نے کہا
ایسے بیمار کو مرنے پہ شفا ہوتی ہے

توسن عمر بھی کس مرتبہ ہے تیز خرام
جسکی رفتار سے پامال صبا ہوتی ہے

ستم و جور کا چرچا نہین مظلومون مین
آپ کے جوہر ذاتی کی ثنا ہوتی ہے

سنکر اگر مرے نالون پہ یہ فرماتے ہین یار
بدگمانون کی اسیطرح سزا ہوتی ہے

دل گیا رخ کی صفائی مین نہین جانکی خبر
سبزۂ خط کی بھی اب نشو و نما ہوتی ہے

پھنس گئے ظاہری اخلاق مین معلوم نہ تھا
کہ محبت کے بھی پردے مین دغا ہوتی ہے

میرے نالون سے نہ گھبراؤ جو کی دل شکنی
ٹوٹتا ہے کوئی شیشہ تو صدا ہوتی ہے

وادئ عشق کے جانب نہ کرو رخ حسرت
ایسے صحرا کی جنون خیز ہوا ہوتی ہے

حیران ہون کسلیئے دل مضطر دیا مجھے
اس خانمان خراب نے رسوا کیا مجھے

اغیار کی پسند نہین التجا مجھے
یارب تو اپنے در ہی کا رکھنا گدا مجھے

کیا جانے کیا سبب نہین دیتا دوا مجھے
پہچان سمجھ لیا ہے مسیحا نے کیا مجھے

ٹہلا خدا کے واسطے زلف دوتا مجھے
ملتا نہین کہین مرے دل کا پتا مجھے

دنیا مین اپنی زیست کا ملتا مزا مجھے
دیتا اگر خدا دل بے مدعا مجھے

جاتی بدن سے روح نہ رہتا کسیکا غم
تمنے تو کردیا مرے دل سے جدا مجھے

مین بھی دکھاؤن غنچۂ دل کی شگفتگی
خوشبوے زلف یار جو لادے صبا مجھے

یہ ضعف ہے کہ اوٹھ نہین سکتا کسیطرح
تمنے بٹھا دیا صفت نقش پا مجھے

ناراض ہو گیا جو مسیحا سے چارہ گر
معلوم ہو گیا کہ نہو گی شفا مجھے

مہندی لگائی جاتی ہے غیرونکے ہاتھ سے
مطلب یہ ہے کہ خون رولائے حنا مجھے

آئے بھی مدتون مین تو شرمائے جاتے ہو
جانبر نہونے دیگی تمہاری حیا مجھے

گلزار عشق مین نہ کہلا غنچۂ مراد
ناساز اس چمن کی ہوئی کیا ہوا مجھے

زلف سیہ کے عشق سے جی چھوٹتا نہین
ایسی لپٹ گئی ہے تمہاری بلا مجھے

جبتک نہ دیکھلون رخ انور نہین ہے چین
مین جانتا ہون آپنے کچھ کر دیا مجھے

بندہ سمجھتے ہین بھی مجھے کچھ نہین اسکا گلا سبب
پہچانتی نہین تری مہر و وفا مجھے

سنئے تو کسکا سارے زمانے مین شور ہے
بے رحم لوگ آپکو کہتے ہین یا مجھے

کہیئے کہ اب جہان مین ہو کسکا اعتبار
دل لیکے میرا آپنے جب دی دغا مجھے

کتنا پکارتا ہون شب ہجر یار مین
آئی نہین ذلیل کرینگی قضا مجھے

قاتل کی کیا خطا ہے دل کا قصور ہے
گھبرا کے قتل گہ مین یہی لیگیا مجھے

بیفائدہ کسیکی مین کیون التجا کرون
کافی نہین ہے کیا مرا حاجت روا مجھے

کب تک شب فراق کے صدمے سہا کرون
اب رحم کیجیئے جو کیا مبتلا مجھے

کیون ہین عدو کے ستانے مین اس درجہ کاوشین
جب جانتے ہین آپ طلسم فنا مجھے

دل بیحواس ہوتا ہے آتے ہی سامنے
حیرت تری نظر سے بچائے خدا مجھے

کسیکے دل کو نہ چھوڑو گے بے ستائے ہوے
ازل کے دن سے ہین ہم تمکو آزمائے ہوے

عبث ہو جانب پہلو نظر لگائے ہوے
ہم اپنے دل سے تو بیٹھے ہین ہاتھ اوٹھائے ہوے

جو رونمائی مین دل سیکڑون نکالیتے تھے
وہ زیر خاک کفن مین ہین منہ چھپائے ہوے

چلے تو ہین مگر اہل وطن جو پہچانین
بہت ہوا ہمین عرصہ عدم سے آئے ہوے

سنا ہے یار کے تیر نگہ کی شہرت ہے
اودہر کو جائے جو کوئی تو دل بچائے ہوے

لباس گل مین نہین ہو رہے ہو جلوہ نما
نہین ہو پردہ بلبل مین غل مچائے ہوے

نگاہ لطف پڑیگی نہ جبتلک اون پر
نہ چین پائینگے ہرگز ترے ستائے ہوے

بلا کی ہوتی ہے نیرنگ عشق کی تاثیر
کہ اسکے عہد مین اپنے بھی سب پرائے ہوے

یہ بے سبب نہین بیتابیان تمہارے پاس
ہمارا جی نہ رہیگا بغیر جائے ہوے

صفات تیغ نگہ غیر کیا بتائینگے
یہ اوسسے پوچھو جو ہین دل پہ زخم کہائے ہوے

سمجھ لو کچھ تو ہے صحرائے عشق مین آفت | کہ خضر جاتے ہین وان قدم دبائے ہوے
ہوی ہے جب سے تمنائے وصل نا منظور | تمہارے داغ کو دل ہے گلے لگائے ہوے

سنا جو یار نے حسرت ہے مثل نقش قدم
کہا کہ اوسکو ہے ناطاقتی بٹھائے ہوے

غیرون پہ التفات ستمگر نہ چاہیے | کرتا ہے ظلم وان کہ جہان پر نہ چاہیے
اے دل مری نگاہ مین عالم سیاہ ہے | ایسا ہی عشق زلف معنبر نہ چاہیے
ہوتی تو ہے شباب مین وارفتگی مگر | شعلے کیطرح سے تو کھلے سر نہ چاہیے
دلکا غبار چہرۂ انور سے ہے عیان | آئینۂ جمال مکدر نہ چاہیے
اے یار تمسے حالت دل کیا بیان کرون | آٹھون پہر وہ غم ہے جو دم بھر نہ چاہیے
کافی ہے میرے قتل کو تیغ نگاہ ناز | برچھی نہ چاہیے تمہین خنجر نہ چاہیے
راز و نیاز عشق کا دستور سیکھ لو | کھلنا کسیکا راز کسی پر نہ چاہیے
حاجت نہین کسیکی یہ پہونچینگے آپ تک | وارفتگان عشق کو رہبر نہ چاہیے
اوس روے آتشین سے ہے دعوی ہمسری | یہ وہم تجھکو لالۂ احمر نہ چاہیے
مرنیکے بعد چاہیے دو گز کفن سفید | کچھ اطلس و حریر و مشجر نہ چاہیے
کیونکر نہ اپنے ساتھ لئے جائین داغ عشق | کیا روشنی مزار کے اندر نہ چاہیے
غیرونکے ساتھ پھرنے مین کچھ تو حیا کرو | وارستگی قیاس سے باہر نہ چاہیے
آئینے مین یان کے حاجت تمہین نہین | حسن ازل کو کچھ زر و زیور نہ چاہیے

کردے نگاہ مست سے سرشار ساقیا / صہبا نہ چاہیے مجھے ساغر نہ چاہیے

حیرت تمہیں یہ صانع قدرت نے کہا تھا / اعضا تمام دو دل مضطر نہ چاہیے

کب تلک یار سے ہم بات بنائے جاتے / سانس رکتی ہے وہان سامنے آتے جاتے

ہے تمنا کہ ادہر سے کبھی آنے جاتے / آرزوے دل مشتاق مٹاتے جاتے

لگا ہے ما ہے جو تمہین راہ مین پاتے جاتے / ہم بہی حال دل بیتاب سناتے جاتے

یہ یقین ہے کہ نہوتی جو محبت مجہہ سے / ہر گھڑی اونکے خیالات نہ آتے جاتے

وا رے تقدیر کہان جاکے لڑی ہین آنکھین / تھک کے رہجائے جہان وہم بہی جاتے جاتے

صدمہ دل سے خبردار جو ہوتے یہ حسین / عاشقونکو کبھی اتنا نہ ستاتے جاتے

کچھ تو تھی مصلحت وقت جو بہیجا تہا یہان / آخر کار ہین اب سبکو بلاتے جاتے

ہمری کا دم رخصت جو اشارہ ہوتا / آنکھین ہم نقش کف پا پہ بچھاتے جاتے

جانتے عاشق شیدا جو تمہین ظلم پسند / مرتے مرتے نہ کبھی دلکو لگاتے جاتے

باغ مین نرگس شہلا ہو کہ دریا مین حباب / سب تری آنکھ سے ہین آنکھ چراتے جاتے

مارا جس چشم فسون ساز نے سرمہ دیکے / ابتلک ہین اوسی جادو کو جگاتے جاتے

تو نے منہ موڑ لیا خنجر مژگان آہی / ہمتو مشتاق تھے چرکے ترے کھاتے جاتے

وادیِ عشق جنون خیز مین رکھتے جو قدم / پھر کسیکا یہ حسین دل نہ دکھاتے جاتے

فصل گل آئی چمن مین تو ترے دیوانے / پرزے پھر جیب و گریبان کے اوڑاتے جاتے

اپنے بسمل کو جو تکلیف سے دیتی ہے نجات
اور اک ہاتھ لگا دیجیے جاتے جاتے

جنکو ہے خنجر ابرو سے لگاوٹ حیرت
اپنے ہستی سے وہ ہیں ہاتھ اوٹھاتے جاتے

دسترس یار پہ کیونکر مجھے حاصل ہو جاے
اوس سے کیا زور چلے جسکی طرف دل ہو جاے

دیکھو دعوے نہ خودی کا کہیں باطل ہو جاے
آئینہ میں نہ کوئی تمسے مقابل ہو جاے

اب شب ہجر کے صدمے نہیں اوٹھتے یارب
چاہتا ہوں یہ بلا غیر پہ نازل ہو جاے

آب و گل ہی سے بنا سبکی ہے پر شان اوسکی
میں تو مقتول ہوں اور وہ قاتل ہو جاے

تمہیں انصاف سے کہدو یہ ستم ہے کہ نہیں
جسپہ مرتا ہے کوئی شخص وہ غافل ہو جاے

دعوئے حسن بہت چودھویں کے چاند کو ہے
زلف اولٹ دو تو جواب مہ کامل ہو جاے

عقل حیران ہے اللہ رے صفائے رخ یار
میری پتلی کا جہاں عکس پڑے تل ہو جاے

اے صنم فکر میں ہے لالۂ خونی پوشاک
کہ شہیدوں میں ترے آپ بھی شامل ہو جاے

دیکھکر عاشق کاکل کو یہ فرماتے ہیں
کیا عجب پاؤں ترا زیب سلاسل ہو جاے

دل نالاں کو پسند آیا ہے انداز جرس
دم رخصت نہ روانہ پس محمل ہو جاے

تیر مژگاں کے نشانے ہی سے ہے کام انہیں
چاہے بیجان ہو کوئی یا کوئی بسمل ہو جاے

ابتو اے یار تری یاد میں دن زیست کے ہم
قطع کرتے ہیں جو طے عشق کی منزل ہو جاے

دل اوسی سمت کو کھنچتا ہے کہیں تو نہ ہو
کہ ترا چاہ زنخدان چہ بابل ہو جاے

آپکے حسن خداداد میں تاثیر یہ ہے
جسجگہہ جلوہ نما ہو وہیں محفل ہو جاے

چاہتا ہون کہ نجاؤن ترے کوچہ کیطرف
پر کرون کیا کہ جو بیتاب مرا دل ہوجاے

نالے کرتا ہون تو سمجھاتے ہین سب کے نادان
شکر کی جاہے جو دل عشق کے قابل ہوجاے

کہتے ہین چشم فسونگر سے نہ الجھو حضرت
کہین ایسا نہو جینا تمہین مشکل ہوجاے

جلوہ گر آئینہ جب ہے تری صورت کے
حیرت مین ہے آئینہ آئینہ مین حیرت ہے

جسدنسے تمہین دیکھا مرتے رہے ہم تم پر
تمنے نہ ہمین پوچھا دلین یہی حسرت ہے

تم غیر کے گھر جاؤ مین آؤن تو شرماؤ
معلوم نہین تجھسے کس بات کی غیرت ہے

تو حسن مین یکتا ہے مین عشق مین رسوا ہون
تجھسے بھی سوا تیرے دیوانے کی شہرت ہے

جبتک عدم مین تہے کیا خوب گذرتی تھی
کیون تونے نکلوایا کس بات سے نفرت ہے

دل پھونک دیا میرا جسوقت سمائی تو
اللہ رے تپ دوری تجھمین یہ حرارت ہے

سوز تپ فرقت سے چنگاریان اوڑتی ہین
اے آتش غم تیری شاید یہ شرارت ہے

جو تمنے لکھا اوسکو کوئی نہین پڑھ سکتا
میرا خط پیشانی اک طرفہ عبارت ہے

اے گوہر یکدانہ خلقت تو نہی پہلے
لیکن تری قدرت سے وحدت مین یہ کثرت ہے

تجھکو تو ہے استغنے محتاج نرا مین ہون
مین کیون نہ تجھے مانون مجھکو تو ضرورت ہے

دایم ہے بقا تجھکو اک نقش فنا مین ہون
تجھسے جو محبت ہے یہ بھی تری قدرت ہے

جو آپکا کہلاے اغیار ہنسین اوسکو
کچھ دلین سمجھے تو یہ کسکی حقارت ہے

احوال اسکا غیروسنے یہ کہتے ہین

حسرت کی کہانی بھی افسانۂ عبرت ہے

کسکا جلوہ یہ تری زلف سیہ فام میں ہے
رخ روشن ہے کہ روپوش سحر شام میں ہے

نہ تو فرصت ہی میں آرام نہ امید وصال
کچھ عجب طرح کی حسرت دل ناکام میں ہے

عشق صادق ہے تو یہ راہ پہ لائیگی تمیز
خیر تقدیر ابھی گردش ایام میں ہے

اب کسی شے میں نہیں راحت جاں طاقت دل
ہاں اگر ہے تو یہ تاثیر ترے نام میں ہے

ننگ ہے عشق کو بیتابی و بیداد سے
نابلد ہے جو محبت سے وہ آرام میں ہے

مرغ دل ہی نہیں کچھ تیر نگہ سے بسمل
طائر جان بھی تو صیاد ترے دام میں ہے

جستجوے دل گم گشتہ میں آئی پیدا
باز آ اوس سے وہ دیوانہ ترے کام میں ہے

چشم میگوں نے اشارے سے یہ فرمائے ہیں
بیخودی نام ہے جسکا وہ اسی جام میں ہے

غیر کی وجہ تعلق کو جو پوچھا تو کہا
اندنون عقل تری حلقۂ اوہام میں ہے

طوف کعبہ کو چلا ہے حرم دلکو کہاں
شیخ دھبہ یہ ترے جامۂ احرام میں ہے

بے سبب آمد و شد دم کی نہیں سوے عدم
وصل جانان کی بھی نامہ و پیغام میں ہے

مذہب عشق میں عاشق کو عجب لطف ملا
کہ نہ وہ کفر میں حاصل ہے نہ اسلام میں ہے

جیتے جی عشق سے راحت نہ پس مرگ نجات
اسکے آغاز میں جو ہے وہی انجام میں ہے

ہر گھڑی شکوۂ بیجا سے ہے کیوں شوق تمہیں
کیا کسی طرح کی راحت ترے الزام میں ہے

نالہ زن مجھکو جو دیکھا تو کہا کیوں حسرت
ہم نہ کہتے تھے خرابی ہوس خام میں ہے

گو دل آزار ہے پر یار طرحدار بھی ہے | ہے تو بدخو پہ محبت کے سزاوار بھی ہے
عشق رخ میں ہوس گیسوے خمدار بھی ہے | روز روشن کے حوالی میں شب تار بھی ہے
دل کو راحت بھی ہے سوزش بھی فتیلے کی طرح | شعلۂ شمع میں اک نور بھی ہے نار بھی ہے
دسترس خنجر کا ہونے نہیں دیتی ہے اجل | دشمن جان تو ہے پر مری طرفدار بھی ہے
عاشق ابرو و مژگان کے لیئے دنیا میں | تیر پر تیر ہے تلوار پہ تلوار بھی ہے

قطعہ

میں نے یہ باغ لگایا ہے پئے اہل نگاہ | چشم بینا ہو تو سر سبز یہ گلزار بھی ہے
نخلبندی ہے ہر اک طرح کی گلشن میں مرے | سرو آزاد بھی ہے نخل ثمردار بھی ہے
بے محل سبزہ و گلہا ان تو نہیں ہے لیکن | جیسے خمیدہ ہو یا کاہ بھی بیکار بھی ہے
نگہ بد کو بچائے رہے ہر اہل نظر | اس گلستاں میں جہاں گل ہے وہاں خار بھی ہے
آپکے عشق نے یاں تک تو کیا دیوانہ | دیکھیے میرے گریباں میں کوئی تار بھی ہے

ہو نہ تم در گذر یار پہ نازاں حیرت
اپنے موقع سے وہ غافل بھی ہے ہشیار بھی ہے

ترجیع بند در شان حضرت امیر المومنین امام المشارق والمغارب اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب بامید خاتمہ بخیر دیوان ہذا و خود

ہیں جلوہ گاہ نور خدا آپ یا علیؓ | ہیں شمع احمدی کے ضیا آپ یا علیؓ

ہر بند کے ہین عقدہ کشا آپ یا علیؑ
ہین مجھ مریض غم کی دوا آپ یا علیؑ

مشہور خلق آپکی مشکل کشائی ہے
موقوف آپ پر مری حاجت روائی ہے

مشغل ہین آپ خالق اکبر کی راہ کی
پھر اصل کیا بھلا مرے بخت سیاہ کی
سنتا نہین ہے کوئی بھی مجھ داد خواہ کی
ہے آپ کو خبر مرے حال تباہ کی

مشہور خلق آپکی مشکل کشائی ہے
موقوف آپ پر مری حاجت روائی ہے

امت رسول پاک کی ہون پر گناہگار
افعال بد سے اپنے نہایت ہون شرمسار
دربار مین بھی اونکے ہے حضرت کو اختیار
فرمائے سعی مری بادشاہ ذوالفقار

مشہور خلق آپکی مشکل کشائی ہے
موقوف آپ پر مری حاجت روائی ہے

بار الم نے میری کمر چور چور کی
آتی نہین نظر کوئی صورت سرور کی
حالت بری ہے دل ناصبور کی
ہو جائے مجھ گدا پہ عنایت حضور کی

مشہور خلق آپکی مشکل کشائی ہے
موقوف آپ پر مری حاجت روائی ہے

ایسا نہو کہ ہووے مری زندگی خراب
بیحد ستا رہا ہے زمانیکا انقلاب
تنگی سے روزگار کے مضطر ہون بجناب
بہر خدا مٹائیے اب دل کا اضطراب

مشہور خلق آپ کی مشکل کشائی ہے
موقوف آپ پر مری حاجت روائی ہے

امراض ظاہری نے یہ گھیرا ہے آنکر
مین عرض کیا کرون کہ جو صدمہ ہے جان پر
رنج و الم مین کٹتی ہے ہر شام ہر سحر
یا مرتضیٰ علی مری اب لیجیے خبر

مشہور خلق آپ کی مشکل کشائی ہے
موقوف آپ پر مری حاجت روائی ہے

کچھ ایسا کھو گیا ہون کہ ملتا نہین سراغ
رحمت کی ہو نگاہ تو ہو جاؤن باغ باغ
رنج و الم سے یہ دل محزون ہے داغ داغ
بوئے گل مراد سے بھر دیجیے دماغ

مشہور خلق آپ کی مشکل کشائی ہے
موقوف آپ پر مری حاجت روائی ہے

طفلی نے بیکا آپ نے اژدر کو چیر پھاڑ
وہ معرکے دکھائے کہ ہل ہل گئے پہاڑ
خیبر کے جنگ مین در خیبر لیا اوکھاڑ
اس بخت بد کو بھی مرے اب دیجیے پچھاڑ

مشہور خلق آپ کی مشکل کشائی ہے
موقوف آپ پر مری حاجت روائی ہے

گھیرے ہوئے ہین سارے جہان کے تفکرات
پھر خدا ادھر بھی ہو اب چشم التفات
خشکی مین پھنس گئی ہے مری کشتی حیات
اس بحر غم سے ہو کہین مولا مجھے نجات

مشہور خلق آپ کی مشکل کشائی ہے

موقوف آپ پر مری حاجت روائی ہے

حضرت کا جس بشر نے لیا صدق سے نام — گذرا نہ ایک روز کہ مطلب ہوا تمام

آئینہ آپ پر ہے ہین جو ہین آپ کا غلام — اٹکے جو میرا کام تو حیرت کا ہے مقام

مشہور خلق آپ کی مشکل کشائی ہے
موقوف آپ پر مری حاجت روائی ہے

حیرت کی التجا ہے یہ اے شاہ نیکخو — مجھکو دم اخیر دکھانا رخ نکو

دنیا و دین مین مری رہجائے آبرو — ہو خاتمہ بخیر نکل جاے آرزو

مشہور خلق آپکی مشکل کشائی ہے
موقوف آپ پر مری حاجت روائی ہے

قصیدہ نعت

معراج مین جو پار گیا عرش برین کے — سو جان سے قربان ہین اوس سرور دین کے

آداب تو دیکھے کوئی اس چرخ برین کے — پھرتا ہے سدا گرد مدینہ کی زمین کے

یہ منکر تسلیم نہ دنیا کے نہ دین کے — ہمشکل مسلمان تو ہونگے نہ کہین کے

اب آپ مددگار رہون اے سرور عالم — دشمن ہین منافق تو مری جان حزین کے

پہلو مین نہ بیچین ہو دل رشک مسیحا — گر آپ معالج رہین اس گوشہ گزین کے

کیا سرور عالم کو ہے مہتاب کو نسبت — سیارہ فلک وہ ہے یہ خورشید زمین کے

عیسے کی صباحت کیطرف رخ نہین کرتے — جو جو کہ ہین مشتاق حسین نمکین کے

بیگانہ وہ شے ہمسے ہے کیون اے شہ ابرار
جس باغ کے گل آپ ہین ہم خار وہین کے

جنت مین اگر جائین تو اے احمد مرسل
خادم رہین ہم آپکے سجادہ نشین کے

ماتھے پہ ہے جس شہ کے نبوت کا ستارہ
ہم عاشق شیدا ہین اوسی ماہ جبین کے

بہکانے سے باز آئے مجھے اے شہ والا
سرکوب جو ہون آپ مرے نفس لعین کے

جو سید ابرار سے باطن مین ہین پھرے
پچھتائینگے وہ بعد دم بازپسین کے

قطعہ

چاہو کہ پیرون شاہ سے مین نہین ممکن
ہین دلمین تو حک نام و نشان سرور دین کے

اے منکرو یہ فکر ہے بیکار تمہاری
مٹتے ہین مٹانے سے کہین نقش نگین کے

حیرت تو مدد سرور عالم سے طلب کر
وہ بحر کرم ہین نہین عادی ہین نہین کے

قصیدہ در شان حضرت غوث پاک

غوث پاک اپنی دکھا دیجیے وہ شان مجھے
جس سے ملجائے چمکتا ہوا ایمان مجھے

جاؤن دنیا سے سبکدوش تو محشر مین کہے
سرخرو پیش خدا آپ کا احسان مجھے

مہربانی سے عطا کیجیے وہ طور طریق
کہ زمانہ مین کہین لوگ مسلمان مجھے

میری حالت پہ کہین رحم رسول الثقلین
اور خوش ہو کے کہین تابع فرمان مجھے

آپکا فضل و کرم ہو تو کہین بندہ نیک
اہل ایمان مجھے صاحب عرفان مجھے

آپکے وصف کے مضمون ہون کہ لے غنچۂ گل
وہ گلستان نظر آئے وہ خیابان مجھے

ذرہ ذرہ سے جہان نور الٰہی ہے عیان
وہ مدینہ کا نظر آئے بیابان مجھے

ہون وہ اوصاف رقم مجھسے کہ اُنکے قرآن
سنکے شاباش کہے قوم بنی جان مجھے

در مقصود مرے ہاتھ لگے جسکے سبب
آب نیسان وہ ملے آتشہ ذیشان مجھے

نخل امید ہلے ہرا بھی اے ابر کرم
نامرادی نے کیا بے سر و سامان مجھے

آپکی مدح سرائی کی خبر سن سن کر
آفرین باد کہے وقت کا سلطان مجھے

میری فریاد رسا آپکی فرقت کے سبب
غم و ہم کرتے ہین ہر طرح پریشان مجھے

کرتی ہے اپنا گریبان بھی پارہ پارہ
جب سحر دیکھتی ہے چاک گریبان مجھے

میرے آقا رخ روشن کے زیارت کیلیے
تنگ کرتے ہین بہت دیدہ حیران مجھے

آپکا فیض عطا ہو جو خطا پوش مرا
اہل دل دلمین سمجھتے رہین انسان مجھے

سنکے تحسین کرین خلق ہین نقاد سخن
آبرو دہر مین بخشے وہ دیوان مجھے

اہل محفل بھی یہ فرماتے ہین کہ ہے شعلہ زبان
اور پروانے کہین شمع شبستان مجھے

جسکے تحفو نہین کم ہون گل مضمون لاکھون
وہی گلشن نظر آئے وہ گلستان مجھے

ہے یہ حیرت کی دعا آپسے اے گنج ہنر
دل سے فرمائے اب تابع فرمان مجھے

قطعات

بجائے عرضی میر حسین علی جمعدار سرکار مہاراجہ صاحب بنارس ماہ رمضان المبارک
بابت تنخواہ من تصنیف حیرت

قطعہ

یہ فرض کیا ہمنے کہ دن سوم مین کاٹین | یا ایک ہی شب ہو تو اوسے نوم مین کاٹین

روزے پہ تو روزہ کسی صرفے مین نہین ہے | فرمائے اوقات کو کس قوم مین کاٹین

قطعہ

جز صانع قدرت یہ سلیقہ ہے کسے | جو عالم برزخ کو بنا سکتا ہے

حکم اوسکا لئے پھرتا ہے یہ حیرت ورنہ | یہ بار گران کون اوٹھا سکتا ہے

قطعہ

کوئی بیکس کا پاس کرتا ہے | کون مرتے کے ساتھ مرتا ہے

اوسکو حیرت سنبھالتا ہے خدا | کہ جو بگڑا ہوا سنورتا ہے

درشان جاہلان فاضل نمان و تلون مزاج

قطعہ

گل خندان و چشم نم دیکھے | زلف و سنبل کے پیچ و خم دیکھے

بتکدہ مین بہت صنم دیکھے | سیکڑون بندۂ درم دیکھے

اہل ثروت عرب عجم دیکھے | صاحب طبلہ و علم دیکھے

ایک سے ایک محترم دیکھے | چشم حیرت نے تمسے کم دیکھے

درشان ضعیفان بے لحاظ و بوالہوس

قطعہ

بے خبر تون کا جسکے سر کا نعین ہجوم ہے | پیری مین اوسکی حرص جوانیکی دھوم ہے

نقلِ شباب عہدِ ضعیفی میں الاماں
ہوتے ہیں لوگ خلق بڑے فتنہ گر جواں
حیرت یہ انقلابِ جہاں ہے او سنتی خنجر

موقع یہ بادِ صبح کے بادِ سموم ہے
طرفہ مقام ہے وہ عجب مرض بوم ہے
جانے دو چپ ہو کر وہ کمبخت شوم ہے

قطعہ

ہر بد و نیک کو خجالت ہے
یہ عجب طرح کی عدالت ہے

ہر شب و روز میں ضلالت ہے
دوست دشمن کی ایک حالت ہے

قطعہ

حیرت رہے بقرار کب تک
اس طول کا اختصار کب تک

یہ جبر ہو اختیار کب تک
اے راحتِ جاں انتظار کب تک

قطعہ

یہ وعدۂ بےشمار کب تک
جھوکے صرصر کے آ رہے ہیں

حیرت رہے انتظار کب تک
ایامِ خزاں بہار کب تک

مطلع ہائے مفردات

ہم جائیں گھر پہ نکلو نہ باہر اللہ اکبر اللہ اکبر
یاں ہے تغیر عالم و نت نکو نیتے تو دیکھا اہلِ جہاں

خورشید تھا ور بنجائے اختر اللہ اکبر اللہ اکبر
خاک سے کنکر کنکر سے تپھر اللہ اکبر اللہ اکبر

مطلع

انسانیت کا پاس تھا جبتک شعور تھا
پہلے تو اس طرح کا نہ کبر و غرور تھا

مطلع

ہرا مرا منحانی اسمین لکہا ہوا ہے یہ کلیات حیرت جام جہان نما ہے

مطلع

بہول جانے کا مرے مجہکو نہ تہا تمسے گمان اتنی غفلت تو مناسب نہیں اے راحت جان

دم آخر ہے مرا وزمانہ ہے اخیر تمتو خود دیکہہ گئے آنکہہ ہے ابتک نگران

مطلع

اب بتون کی ہمنے بستی چہوڑدی کچہہ دلون سے بت پرستی چہوڑدی

مطلع

بعہد بیکسی جو پرسش احباب کرتے ہین وہ اس عالم مین تسکین دل بیتاب کرتے ہین

مطلع

وہ یار کیا جو یار پرستی کی خو نہو کس کام کا وہ گل ہے کہ جس گل مین بو نہو

وہ بندۂ درم ہے کہ جسکو تمام عمر زر کی ہو تلاش تری جستجو نہو

مطلع

جسکی ہمین تلاش تہی کعبہ مین دیر مین ہمکو ملا وہ عالم برزخ کی سیر مین

پایا جو تخلیہ تو کہا مین نے اے کریم دنیا نہ ہو اور رزق کہین دست غیر مین

آئین کبہی نہ دل مین الہی برے خیال دست دعا اوٹہین تو مرے کار خیر مین

مطلع

نہ پوچھو ہمصفیرو باغ عالم مین کیسا ہون | مجھے کہتا ہے جو جیسا ہی مین جیسا ہون ویسا ہون

مطلع

یہ عادت دیکھتے آتے ہین ہم اورونکی اکثر سے | جو وہ دینے پہ آتے ہین تو دلواتے ہین دشمن سے

مطلع

رحم اگر خالق بابر من زار بکند | مردے از غیب برون آید وکارے بکند

مطلع

تمکو غیرت بار ہا تکتے ہین جانا چاہیے | جنمین رہنا ہے اونہین سے دل لگانا چاہیے

مطلع

چلتے ہو چال سارے رئیسون سے ہوڑ کے | بیفائدہ نواب بنے جہوٹ موٹ کے

پاس سخن جنہین ہے وہ خاکی نژاد ہین | جنکو حیا نہین ہے وہ پتلے ہین جہوٹ کے

مطلع

فیض پاؤنکی تو ہے روح روانہ نہ ملا | پر تمہین فیض رسانی کا زمانہ نہ ملا

مطلع

عہد ثروت ہے جہانمین سرخرو ہو لیجیے | بہتے دریا مین تو اپنے ہاتھ کو دہو لیجیے

مطلع

دست قدرت نے تو نیت کج بنائی آپکی | مجھکو بہی ٹیڑہا نہ کردے کج ادائی آپکی

مطلع

است زوجہ بندۂ زر — نام رکھا وین گیدی خر

مطلع

ادے نے تو بہت ایک سے اعلے نہیں ملتا — سب ملتے ہین پر چاہنے والا نہیں ملتا

مطلع

ہم جسکے لئے ہین تہ و بالا نہیں ملتا — سب ملتے ہین پر چاہنے والا نہیں ملتا

مطلع

نہ صفا ہے نہ محبت نہ وفاداری ہے — اب زمانہ مین نئی وضع کی ہشیاری ہے

مطلع

جب مین کہتا ہون کہ جا وقت دل آزاری ہے — زندگی کہتی ہے مجبور ہون لاچاری ہے

مطلع

وعدون پہ اختیار ہے سبکو گزار کے — پر قید انتظار مین ہمکو نہ مار کے

تضمین مصرعۂ میر انیس صاحب

مطلع

آئینہ اپنی شکل خود دیکھے یہ ہو سکتا نہیں — اپنے منہ کی گو بڑائی آپ سے ہو سکتا نہیں

تخمیس مطلع شاعر

دم آخر جو ہوا تنگ دل آزردہ سے
کہا قاتل نے یہ اوس عاشق بیزار سے

اور مایوس ہوا صبح کی بیزاری سے
بوئے گل تو چلی اپنی سبکساری سے

ہم گران بار اوٹھینگے بڑی دشواری سے

مطلع

اب ہم تو ہین ایسے نظر اہل وطن مین
جسطرح سے ہو برگ خزان دیدہ چمن مین

مطلع

پامال خزان بلک عدم کے سفری ہین
اے راحت جان ہم تو چراغ سحری ہین

مطلع

روئیو مت ہمکو مرقد مین اکیلا دیکہکر
جائین جب ہم اپنے گہر دنیا کا میلا دیکہکر

مطلع

سابق کیطرح آپ سے ہم مل نہین سکتے
یہ ضعف نے دابا ہے کہ اب ہل نہین سکتے

مطلع

کردیا گردش قسمت نے تو بیہوش مجہے
آپ بہی کر گئے یک لخت فراموش مجہے

مطلع

اول عمر چو یکسان بجہان طے کردی
گر بدولت برسی مست نگردی مردی

رباعیات

غافل جو ہوے تجہسے وہ شرمندہ ہین
کہتے ہی کو وہ مرد صفت زندہ ہین
حیرت کی سمجہ مین تو یہ ہے اے خالق
زندہ ہین وہی جو تیرے جوئندہ ہین

رباعی

کتمانِ عدم سے تو یہان آئی ہے | پر یان بہی ٹہرتی نہین گہبرائی ہے
حیرت نہین معلوم کہ رفتہ رفتہ | یہ عمرِ روان کہان چلی جاتی ہے

رباعی

کیا کیا نہین اللہ کی قدرت دیکہی | دن عیش کے گذرے تو مصیبت دیکہی
حیرت وہ ہوا دو نو زمانہ مین کفیل | ہر حال مین اوسکی ہی حمایت دیکہی

رباعی

نادان ہین جو اس عہد جہان پائیز نہین | دریائے تکبر کے ہین طغیانی مین
حیرت وہ بشر نہین نہ دہو کا کہا ئین | حیوان ہین وہ جامۂ انسانی مین

رباعی

کس مین ہین اللہ کی قدرت دیکہو | تنویرِ سحر شام کی ظلمت دیکہو
ہر وقت مین ہے نور اوسیکا حیرت | رکہتے ہو اگر چشمِ بصیرت دیکہو

رباعی

پیری مین تو اتنا نہ پریشان کرو | جس شان سے پالا ہے اوسے دہیان کرو
اے بادشہِ کون و مکان حیرت پر | احسان تو کرتے رہے احسان کرو

رباعی

جب رنج مین اوقات بسر ہوتی ہے | تب رنج گناہونکی کسر ہوتی ہے
مایوس نہو رحم خدا سے حیرت | ہر شام کی دنیا مین سحر ہوتی ہے

رباعی

دنیا کی ہوس مین جان کھونا ہوگا
یا اپنے گئے وقت کو رونا ہوگا
راضی رہو تم اوسکی رضا پر حیرت
قسمت مین جو کچھ لکھا ہے ہونا ہوگا

رباعی

بیکار جو تدبیر بشر ہوتی ہے
اوس امر مین تقدیر سپر ہوتی ہے
بنتی ہے وہی بات سمجھلو حیرت
جو یار کو منظور نظر ہوتی ہے

رباعی

جو بات پر نہ ٹھہرے وہ پست حوصلہ ہے
ہمت نہین ہے جسمین وہ شخص بزدلا ہے
یہ بات امتحانی ہے یہ تجربے مین حیرت
انسان کی کسوٹی بہتر معاملہ ہے

رباعی

طفلی مین تو مصروف خور و نوش ہوے
بعد اوسکے جوانی مین طرب جوش ہوے
پیری مین نداموں نے دی کیا حیرت
کیا بات سنی تمنے جو خاموش ہوے

دادرا بھیروین برج

جو بنا نہین تو ہے بن دہیر دہرین
رین و نا سور ہی نیند بھرین
ساس نند سو رہی جنم کی بیرن
بچیا جات موہے دیکھہ جرین
جیا اکولا ئین بہت بورائین
نو ہے پوچھت موسے پا پے پڑین

جب سدہ آئے جیا گھبرائے

حیرت ہو پیا کیسی کرین

ہولی کافی

دیا موری مست بورائی بنسی والے نے بنسی بجائی دیا موری مست بورائی
نیہہ لگایا کل کیدینو چھانڑت لاج نہ آئی دیا موری مست بورائی
دھن تن من سبہیں ہر لینو کچھو نہیں دیت دکھائی دیا موری مست بورائی
جس ایجس کرتار کے ہاتہ ہو ہے تو کھوتے بہائی دیا موری مست بورائی
رین دنا تلپت ہون حیرت تم بن نیند نہ آئی دیا موری مست بورائی

ملار برج

دے گے مارے باورجائے رے
پیا پردیسی اجہون نہ جاگے رے

سوریلا کی دہن من اُنگے جلینوا
اب نہیں مانے ہمرے سنارے

بن تو ہون چیری تہاری سانورو
کہہ بد موری بسرائے رے

نینن نیر بہاوت حیرت
جب سدہ آئے جیا گہبرائے رے

استائی ٹہمری برج

سنے ہی نیہہ لگائی
مورامن ہرلینو آج

سانولی صورت موہنی مورت
نجر گراوت گاج

نیہہ لگائی سدہ بسرائی
چھانڑت آئی نہ لاج

دوہرا

دہن دیجے جیارا کہے جیا دے رکہنے لاج — جیا لجیا دہن دیجئے جو آئے دہرم کے کاج

ہم ہین نہین کچھ سوچ کرتا ہین — پیچھے پکہیرو سبہی ڈرتا ہین

نینا تہارے آئی پرتا ہین — جلیس چھٹے باج

دوہرا

نینا دہی سراہی کر جن نین مین لاج — بڑے بہئے اور بکہیرے آوین کون نے کاج

جیسے ہمری سدہ بسرائے — ہنست ہمین سب بیکہہ لوگ گائے

حیرت کون دیس ہم جائے — سگلو تمہارا راج

برہ کی ماری تھر ہم حیرت — تمہرا کون اکاج

دوہا

سانچے سبد سناوت حیرت سبہی نے چت لائے — ایک کے ساوہے سب بندہے اور سب اوہی جائے

استائی بھیرج

بانسریا والے ساؤرو — ہمرے نگر جن آؤ

برج کی سکہی سب چرچا کرت ہین — تمہرا لے لے ناؤ

دوہرا

ایمن لال دہر کے سیت سیام زنہار — جیت ہرن جہک جہک پرت چہوٹ اکبار

دوہرا

نیناوہی سراہی یہی جن نینن مین لاج
برے بہئے اور بکہر ہے آوین کونے کاج

پریت کی ریت کہن ہے سیکہی
نا موری ہنس گنواو

دوہرا

تیر تفنگ کی چوٹ سے اوٹ کئے بچ جائے
تو کہی چوٹ پریم کی کہ اوٹ کئے جیا جائے

نین لگاوت چت بھٹکاوت
تمہرا باہے سبہا گو

دوہرا

اکتو نینا مدہ بہرے دوجے انجن سیار
اے بوری کوٗ دیت ہے منوارن ہتیار

رین وناواکو کل نہین جیرت جاس تمہر لگاو

دوہرا

سنو سانور وہین نہ ڈراوکیسے ارجائی
جنوت نیہہ کی نیہہ پرت ہے واکو بھی ن او پائی

استائی ٹہمری گوری

سپہیا تورے نگریا باٹ پڑے
مورا آوت جیرا ہرانا

جاے مین پوچہون کوٗ نہ بتاوے
لاگت ناہین ٹہکانا

سنگے بتیا کنور کنہیا
کوٗ و یا بہیا نہ جانا

نینن نیر رکت نہین جیرت
بوندین سمندر سمانا

استائی ٹہمری

پیا گر وا لگا وو نہین جات کر جوا کی پیر
رین و نا تلپ ہین سا جی جیارا دہرت نہین دہیر

پہیر سجہ او رہما ئے وہ ٹہت نہین مہ ہین نہ بل ہم ایر
برہ کی جاری جرت ہم حیرت آنسو جرک نین نیر

استائی

بنسی بجا سکے شیام کنور مو راس لپٹو لوبہائے
جل بہن نگری نسو اند سیاری و این بجا کے کو ند ناری

وا انگلین باجات مت ماری کوکت پران پرائے
آنسون نیر تہمت نہین حیرت کیسن کرین اوپائے

نین بوند سمندر سہالوا جرج دیکہو آئے

استائی دادرہ

پہر کہون سیام مراسہا تا پہر دیے مارے بنسریا باجے
یا مرلی لئے ہے ہرا جی

ہر گن گاوت سدہ بسرائی — پہر کہون — آپی گویا آپی سما جی
وا مرلی سے کان لگا دے — پہر کہون — جا کے سبد سبین من بہا وے
کہان کے مفتی کیسن کا جی — پہر کہون — پہر دیے ماری بنسریا باجی

کان لگائے سنو پیا حیرت
جو سنئے بیکنٹہ برا جی

قطعات تاریخ ہائے دیوان اوّل

تاریخ از محمد جانخان حیرت

کہا ہر ایک نے دیوان جو چہپا گیا ترتیب
یہ آفتاب تو برج کمال مین آیا

اب اسکی چاہئے تاریخ خاتمہ بہی ضرور
کہ اسکا دور گئے ماہ و سال مین آیا

سخنوروں نے بھی کی فکر مرغ مضمون کی
تلاش طائر خوشرنگ مادہ بھی رہے

نہ آشتی میں نہ طرز محال میں آیا
یہ صید جب نہ کسیطرح جال میں آیا

پکارا ہاتف غیبی کہ سال تاریخی
زہے زمانہ حیرت خیال میں آیا

تاریخ از سید غلام محی الدین صاحب نواسہ سید امیر علی شاہ صاحب جاگیردار و رئیس اکبر آباد المتخلص بہ شیدا

ہو گیا جمع کلام حیرت
اسکی رنگینی کا لکھئے کیا وصف

نئے مضمون سے ہے لبریز ایاغ
دلکو لالہ کے ہر اک نکتہ سے ہے داغ

مصرعہ سال کہا شیدا نے
ہے یہ دیوان معانی کا باغ
۱۲۹۶

از نتائج طبع ابو سلیم سید شاہ محمد علیم خلف مولوی سید شاہ محمد عباس صاحب ناظم سابق ریاست بھوپال و شاگرد جناب مرزا اعظم علی صاحب اعظم تلمیذ حضرت خواجہ حیدر علی صاحب آتش لکھنوی رئیس الہ آباد محلہ یحییٰ پور دائرہ شاہ محمد رفیع الزمان صاحب مغفور

خوب دیوان لکھا ہے حیرت نے
فکر تاریخ ہو تمہیں جو علیم

سچ تو یہ ہے کہ ہے ہزار میں ایک
کہہ دو مجموعۂ غزل ہے نیک
۱۲۹۶ھ

ایضاً

عجب حیرت کا ہے دیوان رنگین
کہ جس سے زرد رخسار چمن ہے
اگرچہ خود بھی وہ یکتا ہین لیکن
یہ فیض اعظم اوستاد فن ہے
تمامی پر علیم آیا جو دیوان
کہ جواب نظر اہل انجمن ہے

لگی کہنے گلستان سخن ہے
سن فصلی مین سال ختم بلبل

ایضاً

دیوان چہ نگاشت است حیرت
مطبوع جہان پسند عالم
لبریز ز بادۂ مضامین
ہر لفظ درست کاسۂ جم
باشد اگرت علیم منظور
تاریخ بسال عیسوی ہم

دوبار بخوان کلام حیرت
کن وزیس ہر دو است راحم

قطعۂ تاریخ منشی محمد علی صاحب الہ آبادی سابق تحصیلدار از ریاست بھوپال شاعر نامی فارسی و اردو متخلص بہ الفت از فرخ آباد قطعۂ تاریخ تدوین

جو حکم ناظم دیوان کن سے
مرتب ہو چکا حیرت کا دیوان
لکھی جو شاعرون نے اوسکی تاریخ
بہ طرز دلربا و حسن عنوان
علیم نکتہ دان و خوش بیان کا
یہ پہونچا الفت بیدل کو فرمان

رقم کر تو بھی اک تاریخ ایسی | کہ ہو مطبوع طبع نکتہ سنجان
سواوس ازرنگ حیرت کو جو دیکھا | کہ ہین بہزاد و مانی جس سے حیران
تو ہوش طوطئ طبع شوخ | ہوا کاغ دماغ سر سے پران
کہ ہین کیا ہون مری گفتار کیا ہے | جو ہون اوس حیرت افزا کا ثنا خوان
ولیکن امتثال امر احباب | رہ الفت مین جو واجب ہے اذعان
کمیت لنگ خامہ کو بناچار | فزائے فکر مین کرتا ہون جولان
مگر ہون اپنی طبع نارسا سے | مثال کاکل خوبان پریشان
کہ کیا ہو اس گہر سنجی کی توصیف | کہ ہین ہزاران شکن جسکے ہر اوزان
اگر مطلع ہے رشک مطلع خور | ہے مقطع مقطع ابرو دیدہ بان
اگر زیب غزل ہے حسن مطلع | تو ہر مصرع ہے ابروئے غزالان
ہے رشک ابروئے خوبان ہر اک بیت | ہے بندش بندش زلف عروسان
ہین پران سحر کاری سے قلم کے | سمائے لفظ پر معنی کی پریان
ہے کیا شیرینی شان فصاحت | کہ ہے ہر لفظ گویا شہد ریزان
ملاحت اسقدر ہر شعر مین ہے | کہ کھائین رشک لبہائے ملیحان
جہان لکھا ہے حسن و عشق کا ذکر | کھنچی شکل نیاز و ناز ہے وان
صفت ایسی لکھی لوح جبین کی | کہ جس سے ہو گیا آئینہ حیران
جہان ہے ابروئے خوبان کی توصیف | دل قوس قزح ہے اوسپہ قربان

جہان پر زلف کا مضمون بندھا ہے
نظر آتے ہین وان غول اسیران

جہان وصف گل و عارض لکھا ہے
وہانپر ہے بہار باغ رضوان

جہانپر وصف خط عنبرین ہے
نظر آتی ہے وان شام غریبان

کسی غنچہ دہن کا ہے جہان ذکر
بنا ہے نقطۂ موہوم اک وان

جہان کچھ وصف ہے تیر مژہ کا
وہان پر طائر مضمون ہے غلطان

لب لعل صنم کا ہے جہان ذکر
زمین شعر ہے رشک بدخشان

جہان لکھی ہے کچھ بیتابی دل
جگر وان چاک ہے شکل گریبان

جہان کچھ ذکر ہے مجنون و شونکا
ہے وحشت وان بیابان در بیابان

جہان حسن پری رویان رقم ہے
زمین شعر ہے وانکی پرستان

قد موزون کی لکھی جسمین توصیف
وہ مصرع بنگیا سرو گلستان

جہان عاشق کی بیتابی لکھی ہے
وہان مرغ مضامین ہین غلطان

جہان کچھ ذکر ہے خوف خدا کا
قلم وان بید کی صورت ہی لرزان

تصوف کی صفت جس شعر مین ہے
تو اس سے ہین عیان مضمون عرفان

غرض ہے التزام ایسا کہ ہر حرف
ہے گویا صورت مرغ خوش الحان

کہان پائی کسی نے یہ بلاغت
بہولائی جو دلونسے یاد سحبان

جو ہوتی گوش زد سعدی کی نظم
بلاغت پر نہوتے اپنے نازان

جو مراۃ النظیر اسکی وہ دیکھے
کرے نظری نظیری اپنا دیوان

ہوی ہے جس جگہہ پر حسن تعلیل — سبب کے سو ہین واں موجود یہاں
ہوی ہے جسجگہہ ترصیع کاری — تبیان ہین واں در مضمون غلطان
جہاں کچھ صنع ارسال المثل ہے — وہانپر فلک عاجب بہی ہے حیران
ہوی الفت کو جب تاریخ کی فکر — ہوا اسدم مراک شاعر سے خواہان

در دل میرے آئی یہ آواز
کلام عشق ہے حیرت کا دیوان
۱۲۸۶
پاے میر
۱۲۹۶ھ

ایضاً

محمد جانخان نے لکھ کے دیوان — دکھایا سب کو جب سامان حیرت
لب جمہور سے آئی یہ آواز — طلسم عشق ہے دیوان حیرت
۱۲۹۳
لب جمہور
۱۲۹۶ھ

تاریخ از مرزا حاتم علیصاحب منصف سابق متخلص بہ مہر شاعر نامی و رئیس اعظم اکبر آباد

صاف دیوان محمد جان جان — ہے جو بحر نظم کا صورت نما
مصرعۂ تاریخ مہر اونکا کہو — گردش آئینہ حیرت فزا
۱۲۹۶

تاریخ از مرزا عنایت علیصاحب متخلص بہ ماہ شاعر نامی و رئیس اکبر آباد برادر مرزا مہر صاحب

محمد جان خان حیرت اے ماہ ہر اک بیت اونکے پائی نور افشان

مرتب ہوگیا دیوان اونکا فروغ اچھا یہ ہے تاریخ دیوان

۱۲۹۶

قطعہ تاریخ تدوین از مصنف محمد زکریا خانصاحب متخلص بہ ذکی
شاعر نامی خلف الصدق سید محمود خانصاحب مرحوم مغفور شاگرد
اسد اللہ خان غالب و برادرزادہ نواب اعظم الدولہ میر محمد خانصاحب
مغفور رئیس دہلی

جب محمد جانخان صاحب سے بعض احباب نے کی یہ فرمائش کردین مجتمع افکار نظم

ہوگیا دیوان مرتب جب سے باغ وگلستان اور ہوئی تاریخ اوسکی بے بدل گلزار نظم

۱۲۹۶

ایضاً

کلام حیرت شیوہ بیان ہوا جب جمع کہ جس سے رنگ مضامین عشق ہے پیدا

تو کالا سال ذکی نے بھی اوسکا از غیب سر وفا و طلب پائے طالب و شیدا

۱۲۹۶

ایضاً

دیوان سخن شناس حیرت آئینہ لطف سر بسر ہے

کہ تو نبی ذکی کہ سال ترتیب مرآت مرصع ہنر ہے

قطعہ تاریخ از مولوی امیر محمد صاحب ساکن رام پور شاعر بے بدل فارسی

محمد جانخان حیرت مجلس آرائے سخندانی مرتب کرد دیوانے کہ دارد بافت زر دلذت

اسیر از بہر سال او سروش داد آوازے
کہ بادا رونق صد انجمن آئینۂ حیرت ۱۲۹۶

قطعۂ تاریخ تدوین نواب عبد العزیز خان صاحب متخلص بہ عزیز رئیس اعظم بانس بریلی شاعر نامی بقیۂ خاندان نواب حافظ رحمت خان صاحب مغفور

زہے نظم حیرت کہ در آب و تاب
بود خوشتر از نظم عقد عدن

چو تاریخ ترتیب جستم عزیز
خرد گفت تعلیم اہل سخن ۱۲۹۶

قطعۂ تاریخ میر مرتضی صاحب رئیس و شاعر نامی عظیم آباد متخلص بہ رشید

زہے حیرت خوش بیان کاندر ہمش
محمد بود اول و جان بہ آخر

ز تصنیف او گشت ترتیب دیوان
کہ کم دیدہ مانند آن چشم ناظر

رشید از سنش جستم و گفت ہاتف
بگو وہ چہ طبع مضامین نادر

تاریخ تدوین فکر خواجہ عزیز الدین صاحب صفا شاعر نامی و رئیس لکھنو

بنازم بہ دیوان حیرت کہ آن
صفا بخش چشم بصیرت بود

ز گلریزی طبع رنگین او
بہار بہشت فصاحت بود

ز رنگین نواہائے بلبل فریب
گلستان مہر و محبت بود

بہر مصرعش از روانی عیان
کہ موج محیط لطافت بود

ہمون ہمدم روز تنہائی است
ہمون شمع شبہائے خلوت بود

گہرہائے ترخیز از بس ازان
تو گوئی کہ کان بلاغت بود

پے سال تاریخ ہاتف عزیز

ندا زد کہ مرآت حیرت بود

۲۵ ۶۱۸ ۱۰۶ ۴۱ ۱۲

۱۲۹۶ھ

قطعہ تاریخ مصنف جناب سید وزیر علی صاحب نور رئیس شہر لکھنؤ

جناب حیرت والا ہمم کا
کہ جولے نور مصرعے سے غزل کا
کہا دل نے ہوا جب ختم دیوان

نہیں دیوان محبت کا چمن ہے
لب معشوق یا برگ سمن ہے
یہ کہہ اچھا گلستان سخن ہے

۱۲۹۶ھ

قطعہ تاریخ تدوین جناب مولوی سید علی صاحب متخلص بہ کلک رئیس لکھنؤ

مژدہ جان بخش دے اہل سخن کو اے نسیم
بارک اللہ خاتمہ تک مسودہ تحریر ہے
نقش خوبان حسن خط ہر بین کہ حرف حرف نقطے
اس گلستان سخن کا واقعی ہر ایک شعر
سال لکھ اے کلک اس مجموعے کی ترتیب کا

جمع اجزا ہو چکے دیوان حیرت کے تمام
نقش اس دیوان کا ایک ایک ہے مشکین خطام
دائرے ہیں یا لبالب بادۂ خوبی کا جام
عاشقوں کا حرز معشوقوں کا ہے عطر مشام
مشرق انوار معنی ہے یہ دیوان کلام

۴۶ ۲۵۰ ۱۷۰ ۲۰۱ ۷۱ ۱۲۲

۱۲۹۶ھ

قطعہ تاریخ وفات بنت طاہر من تصنیف حیرت

مشہور جہان تھی بنت طاہر
نام اوسکا کنیز فاطمہ تھا
رخصت جب جہان ہوئی جہان سے

پاکیزہ و خوش جمال دختر
خوش صورت و خوشخصال دختر
ذی جوہر و ذی کمال دختر

حیرت نے سرِ الم سے لکھا | ایضاً | تاریخ فنا ملال دختر
۶۳ھ

قطعہ تاریخ وفات شاہ احمد حسن صاحب

احمد حسن جو حافظ قرآں تھے مہرباں	راہی ہوئے وہ خلد بریں کے برائے سیر
خلق محمدی سے وہ ہر دل عزیز تھے	اونکی مفارقت سے ہیں غمگین عزیز و غیر
دنیا کو چھوڑ مسکن اصلی میں جا بسے	خالی مکان دیکھ کے محزوں ہیں جن و طیر
جاؤ پڑھو مزار پہ حیرت نے لکھدیا	ایضاً — سال وفات اونکا فقط فاتحہ بخیر

۱۳ ھ

قطعہ تاریخ تعمیر امام باڑہ حسین علیخاں صاحب

ہے بنایا حسین علیخاں نے	یہ سمجھکر کہ فرض عین ہے یہ
ہر الم اسکا نخل ماتم ہے	اور اس غمکدہ میں بین ہے یہ
ہو گئے قتل سید الشہدا	مومنو جائے شور و شین ہے یہ
کہا حیرت نے از سرِ الیمین	ایضاً — خانۂ ماتم حسین ہے یہ

۱۳ ھ

قطعہ تاریخ ملال در شادی دختر ناکسے ۵ م شعبان

حماقت سے عزیز و اقربا کے	کہیں کیا ہم عجب آفت میں جی ہے
بنے تھوڑے ہی زر میں تیغ زر میں	کچھ آنکھوں میں یہ چربی چھا گئی ہے
تمنا ہے کریں جو فعل بد بھی	کس و ناکس کہیں بہتر یہی ہے
بقطع فرق نخوت لکھدو حیرت	ایضاً — حجاب دل غم بے پردگی ہے

۱۳۰۱ ھ

قطعہ تاریخ وفات شیخ محمد عسکری

عسکری سلکن نارہ تھے جو ریوین میں مقیم — نیک خو نیک روش اہل وفا نیک خصال
اونکا اس عالم فانی سے جو دل گھبرایا — راہئے خلد ہوے چھوڑ کے سب اہل و عیال
تب یہ ٹھہری کہ لکھا چاہیے تاریخ وفات — جسمین سب سمجھیں کہ دنیا ہے فقط جائے ملال
کہا حیرت نے بشر چلکے پڑہیں برقبر — فاتحہ خیر سے ہوتا ہے عیان سال وصال

۱۳۰۴ھ

ایضاً

قطعہ تاریخ

بے بصر ہو گیا سید مرزا — نور دیدہ کو جو پہنایا کفن
ساتوین ماہ صفر کو وہ جوان — ہوا راہی طرف اصل وطن
باغ عالم کو جو اوسنے چھوڑا — تو اوسے ملگیا جنت کا چمن
فکر تاریخ مین اوس گل رو کے — ہو سے مصروف جو حیرت ہمہ تن

لب جمہور سے آئی آواز
داغ دل دیگئے محمود حسن

۱۳۰۳ھ — جمہور — سوم ماہ آخر — ۱۳۰۳ھ

تاریخ ہائے طبع کلیات حیرت

قطعہ تاریخ از محمد جانخان حیرت

جو ہے یہ کلیات حیرت افزا — گل مضمون کھلے ہین اسمین نایاب
بقطع فرق اید الکہدو حیرت — کہ ہے تاریخ اسکی باغ شاداب

۱۳۱۰ھ

ایضاً

کل مسلمانوں سے اہلِ دل کی ہے یہ التماس — حالتِ یارانِ رفتہ کو بہ حسرت دیکھیے
یہ طلسمِ زندگی دنیا جو ہے ناپائدار — اسکے جانب بھی اگر با چشمِ عبرت دیکھیے
عالمِ فانی اسکو اہلِ دل سمجھا کیے — آتشِ غم کی جو اسمیں ہے شرارت دیکھیے
دوستوں نے جب کہا ہو فکرِ تاریخ کی — ہاتفِ غیبی یہ بولا گر ضرورت دیکھیے

سال تاریخی لبِ بینا سے ہوتا ہے عیاں
غور کرکے جب سوئے جرأت حیرت دیکھیے

قطعۂ تاریخ جناب مرزا قیصر بخت صاحب بہادر متخلص بہ فروغ ۱۳۱۰
شاہزادہ دہلی ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع جونپور

کرد چون تحریر حیرت کلیات — شد بہ فضلش شاعری را فخر و ناز
در گروہ شاعرانِ خوش بیان — حق تعالے کرد او را سرفراز
شد رقم تاریخ طبعش اے فروغ — کلیاتِ حیرت جادو طراز
۱۳۱

ایضاً

کلیاتِ حیرت جادو بیان — یافت ترتیب خوش و تسطیر خوش
خامۂ صورت کش مانیٔ فکر — کو نشاں این چنین تصویر خوش
عقل را آئینۂ صورت نماست — از صفائی بندش و تحریر خوش
لطفِ معنی اے مسلسل وقت دید — گشت پائے فہم را زنجیر خوش
اندرین عالم بقا سازد نام را — کے بود بہتر ازین تدبیر خوش

خواست سال انطباع او اے فروغ
عقل گفت آئینۂ تقریر خوش ۱۲۹۶ھ

قطعہ تاریخ جناب میر وارث علی صاحب ساکن بہرگڑہ کراری ضلع الہ آباد یہ فن تاریخ گوئی میں بے مثل و یگانہ ہیں

خوش بیان خوش گو محمد جانخان
حیرت افزا ہے کلام اونکا تمام
ہے پسند نکتہ بینان حرف حرف

ہین ہزارون شاعر و نعمین فرد ابیات
پاک ہر عیب و نقایص سے ہے سب
الغرض یہ ہو چکا مطبوع جب

از پے تاریخ وارث نے لکھا
ہے یہ دیوان کیا عجایب منتخب ۱۳۱۲ھ

ایضاً

کہا سبھون نے چھپا جب یہ کلیات عجیب
لب اسید سے آئی یہ ندا ہاتف غیب

نمونہ ہے یہ سخن آفرین کی قدرت کا
پسند طبع ہوا کلیات حیرت کا

از نتایج طبع ابو سلیم سید شاہ محمد علیم خلف مولوی سید شاہ محمد عباس صاحب ناظم سابق ریاست بھوپال و شاگرد جناب مرزا اعظم علی صاحب اعظم تلمیذ خواجہ حیدر علی آتش صاحب لکھنوی رئیس الہ آباد محلہ یحییٰ پور دائرہ حضرت شاہ محمد رفیع الزمان صاحب مغفور

حیرت نوشت نیکو این کلیات زیبا — کز غازۂ معانی حسن کلام افزود
پرسید سال طبعش از دل علیم حیران — آئینہ گفت سالش مرآت حیرت آمود
۱۳۱۰ھ

یہ قصیدہ بھی بعد ختم ہونے ردیف کے تصنیف ہوا لہذا اخیر میں لکہا گیا

قصیدہ

خالق مرے دکھلا مجھے انوار محمدؐ — آنکھیں ہیں مری طالب دیدار محمدؐ
کیونکر نہوں کونین کے مختار محمدؐ — جو خالق عالم ہے وہ ہے یار محمدؐ
ہیں پیش نظر ابروے خمدار محمدؐ — کہتے ہیں [illegible]
احمدؐ ہیں احد ہیں ہے فقط [illegible] کا [illegible] — [illegible]دے ہیں محرم اسرار محمدؐ
وصف [illegible] شمس بصورت — واللیل شب گیسوئے خمدار محمدؐ
[illegible] سب ہے اک آن میں شہ شاہ گدا کو — کونین میں مشہور ہے ایثار محمدؐ
ہے جسم مبارک ہمہ تن نور الٰہی — اللہ کا طالب ہے طلبگار محمدؐ
جو منکر تعظیم ہے مقہور خدا ہے — اللہ کا مجرم ہے گنہگار محمدؐ
تعلیم بشر پاتے ہیں بالواسطہ اونکے — خالق کے ہیں گویا لب اظہار محمدؐ
محشر میں بھی جائینگے تو ہمراہ اونہیں کے — جو لوگ ہیں وارفتہ رفتار محمدؐ
آیا ہے قریں عہد کے نادم کا زمانہ — ہو جائینگے کفار بھی دیندار محمدؐ
آئے جو قضا میری مدینہ میں الٰہی — مرقد ہو تہ سایۂ دیوار محمدؐ
واقف ہے خدا اونسے خدا کو خبر اونکی — اللہ کے ہیں واقف اسرار محمدؐ

قطعہ

پہونچے شب معراج یہ جب عرش بریں پر — طے کرتے ہوئے منزل دشوار محمدؐ

جسطرح نظر جاتی ہے آئینہ کے باہر
اسطرح گئے چرخ کے اوس پار محمدؐ

جان سے جو گئی ساتھ تو پھر عرش پہ چمکی
اللہ رے تقدیر ضیا بار محمدؐ

پلٹے جو ادھر سے تو فرشتوں نے یہ سمجھا
ہم سب کے ہوے قافلہ سالار محمدؐ

ہے نور الٰہی تو سمجھنا یہ بجا تھا
دیدار خدا جانئے دیدار محمدؐ

ہے آنکھ کے اک تل میں عیاں عالم امکان
اللہ رے انوار شب تار محمدؐ

[illegible] سے یہ بھی تھا ہویدا
کونین میں ہے رونق بازار محمدؐ

اک راہ نما [illegible]
[illegible] ہیں جو ہیں دیندار محمدؐ

رہتی ہے سدا عکس فگن شکل انھیں کی
دل ہے [illegible] محمدؐ

اب کس سے کہیں ہم شب فرقت کی اذیت
ہیں عیسے ہر یک ہی تو بیمار محمدؐ

دنیا میں کوئی اور نبی اب تو نہ ہوگا
کس سر پہ بندھے دیکھئے دستار محمدؐ

ہر امر میں مختار ہیں درگاہ خدا کے
محبوب خدا سید ابرار محمدؐ

بعد اونکے جہانمیں خلفا کی تھی یہی رائے
کرتے رہے وہ کام جو تھا کار محمدؐ

اکثر یہ کہا کرتے تھے کافر دم پیکار
بجلی ہے چھلاوا ہے کہ تلوار محمدؐ

پابند شریعت کو نہ سمجھے کوئی عاجز
آزاد سے بہتر ہے گرفتار محمدؐ

دنیا میں تو لاکھوں ہی ہوے خلق پیمبر
تھے سب میں خوش اسلوب خوش اطوار محمدؐ

جز حکم الٰہی نہ غرض تھی کسی سے
رکھا تھا خدا ہی سے سروکار محمدؐ

کرتا نہ زمانہ میں کسی اور کا محتاج
اے [illegible] مددگار محمدؐ

وہ خالق عالم ہے یہ ہیں رحمت عالم
وہ کارِ خدا اور یہ کردارِ محمدؐ

پیغام خدا کرتے تھے ہر ایک سے ظاہر
گفتار خدا جو ہے وہ گفتار محمدؐ

تائید خدا سے نہ ضرر ہوتا تھا اونکا
دشمن تھے بہت درپئے آزار محمدؐ

بیوجہ تو لد نہوے احمد مرسل
لاریب قیامت کے ہیں آثار محمدؐ

الفت جو کرے اونکے عزیز و رفقا سے
انسان ہے وہی لائق سرکار محمدؐ

ہے صدمۂ فرقت سے لب گور الٰہی
مر جائے نہ [illegible]

کونین ہیں کیونکر نہ بحو[illegible]
[illegible]ں بر ہے مددگار محمدؐ

بخشا[illegible] [illegible]ہی دم حشر
واثق ہیں بہت وعدہ و اقرار محمدؐ

قطعہ

[illegible]ا ہیں سب جن و بشر تابع فرمان
خالق ہے فقط مالک و مختار محمدؐ

اے منکرو سمجھو کبھی بھاگے نہ بچوگے
اب جوش پہ ہے قلزم ذخار محمدؐ

لے بخت رسا سوے مدینہ مجھے لیچل
دیدار خدا پائیگا زوار محمدؐ

پہونچوں تو وہاں چشم بصیرت مجھے مل جائے
آنکھوں نے کہوں دیدۂ بیدار محمدؐ

ہو واں سے اجازت تو اوسے جا کے [illegible]
ہے بار یہ کے دشت ہیں گلزار محمدؐ

ہو لوں جو مشرف چمنستاں سے وہاں کے
پھر آکے بسوں ہیں پس دیوار محمدؐ

حاجت نہ رہے پھر مجھے دنیا کی نہ دیں کی
ہاتھ آئے جو پھر دولت دیدار محمدؐ

خواہان شفاعت ہے تو حسرت یہ دعا مانگ
مرقد میں ملے دولت دیدار محمدؐ

یہ قصیدہ بھی بعد ختم ہونے ردیف کے نیا تصنیف ہوا لہذا اخیر میں رکھا گیا

قصیدہ

ہمارے بھی آنکھ میں نقشہ ہے اوس چہرۂ درخشان کا
محمد نام ہے جسکا وہی ہے نور ایمان کا

گل عارض سے اوسکے منفعل ہے باغ رضوان کا
یہ جنت جسکا سایہ ہے وہ گل ہے اوس گلستان کا

عجب کیا عرش پر کیونکر نہو اوس پاک داماں کا
ہلال عید تک کنٹھہ بنا ہے جسکے گریبان کا

پئے اوس یکتا کی دیکھو راستی اس باغ عالم میں
صنوبر بنگیا سایہ اوسی سرو خرامان کا

رخ گلرنگ شہ پر جلوۂ زلف مسلسل ہے
کہ گلشن میں عیاں ہے کوئی تختہ سنبلستان کا

بہار سبزۂ خط اسطرح ہے روئے اقدس پر
کہ جیسے بہار ہے گلمیں کوئی تختہ ہو ریحان کا

تجلی استخوان ساق پائے شہ میں ایسی تھی
کہ جس سے دل پگھلجاتا تھا ہر شمع شبستان کا

یہ عشق شاہ دین کا دست غیب ناخن الیہ ہے
قدم تک ٹوک سکتا ہے جہاں خضر بیابان کا

جگہہ پائیں غریب روضۂ اقدس اگر یوسف
سعادت اپنی جانیں اور چھوڑیں ملک کنعان کا

گئے سردار عالم گلشن امکان سے ظاہر ہے
خزان آئی ہے جب سے حال ابتر ہے گلستان کا

محبت میں نہیں چہرا اوسکے لوگ تشنہ ہیں
یقین ہے ابروئے شہ پر ہلال عید قربان کا

ملک ہر دم زیارت شہ کے آتے ہیں مدینہ میں
تصور چھوڑکے باغ جنان میں حور و غلمان کا

وہاں نہی تخت گو شاہی یہاں شان فقیری تھی
کہاں ہے بوریا پر شہ کے یاں تخت سلیمان کا

لب گلرنگ حضرت خلق میں ایسے ہی پیدا
کہ جس سے رنگ پھیکا پڑگیا لعل بدخشان کا

گلی کوچہ مدینہ کی بھی ہیں ہمصورت جنت
کہ خطرہ وان نہ گرمی کا نہ صدمہ ہے زمستان کا

قطعہ

رواں ہے ہر گھڑی ہمدم نوا وسکا غم نہاں یارب
مدینہ میں قدم ٹھہرے مری عمر گریزانکا

تجلی گاہ کہتے ہیں جو ہانکی سرزمیں کو سب
کہ ہر ذرہ میں عالم ہے جہاں کے مہر تابانکا

گئے سردارِ عالم گنج مرقد میں تو سب سمجھے
کہ سیدہا راستہ نکلا یہی شہر خموشانکا

اگرچہ دشمن ایمان میری دشمنِ جاں ہے
بھروسا ہے مگر مجھکو بڑا اپنے نگہبانکا

یہ تھی تیغ نگہ میں ہیبت حق سرورِ دیں کے
وہ غایں کام کرتی تھی وہی شمشیر برانکا

صف مژگان کے سردار ونکو یہ کفار کہتے تھے
گماں ہے مردمانِ چشم پر شیر نیستانکا

فراقِ سرورِ عالم میں حیرت کی یہ حالت ہے
کہ جیسے وقت رخصت رنج ہووے جسم کو جانکا

دعا ہے بارگاہ سرورِ دیں میں یہ حیرت کی
کہ ہو اب خاتمہ بالخیر مولا میرے دیوانکا

دیوان من تصنیف محمد جان خان حیرت خلف الصدق بایزید خان عرف باز خان بن جہانگیر خان صاحب رسالدار مغفور ساکن شہر الہ آباد محلہ رانی منڈی متصل مساجد دائرہ شاہ محمد اسلم صاحب و شاہ غلام علی صاحب مغفوران یکے از کمترین تلمیذان جناب مرزا اعظم علی صاحب مغفور رئیس خلد آباد۔ واضح رہے کہ اس کلیات کے اخیر میں تین قطعات متفرقات و نیز مطلع ہائے متفرق بروقت موقع و محل جواباً احباب کو لکھے گئے و نیز مصرعہائے مفردات بزبان فارسی و اردو و ہندی لوگوں کی زبان سے سنے گئے اونمیں ایک ایک مصرعہ ہر زبان میں

تضمین کرکے مطلع کئے گئے وہ بھی درج کلیات ہین اور بعض بعض
غزلیات ہین مصرعہائے طرح بھی مندرج ہین بدین وجہ حقیقت واقعی
لکھدی گئی کہ ناظرین گمان سرقہ نہ فرمائین - اور واضح رہے
کہ بعض قصیدہ ہین قافیات سہ اضافت ہین مگر اسمین بعض بعض
شعر بے اضافت کا مندرج کیا گیا ہے وہ بسبب سہو و غفلت کے
نہین ہے عمداً ہے اور وجہ اوسکی یہ ہے کہ عالم رویا مین بزرگان
دین نے انہین الفاظ کے ساتھ جو کہ شعر مین ہین مضمون عطا فرمایا
لہذا بعض بعض اشعار اس قسم کے لکھے گئے کیونکہ مین اوس سے
گریز نہین کرسکتا تہا اگر کوئی صاحب اوسپر معترض ہونگے تو وہ
اعتراض مصنف پر نہین ہوگا بلکہ بزرگان دین پر ہوگا اور اوسکے
جواب وہ ہونگے مگر وہ جواب اہل اعتراض کے نسبت میرے
نزدیک بہتر نہوگا -

چونکہ مطلعہائے متفرقات اول مین چھپ چکے
تھے لہذا یہ مطلع کسی مصرعے سے لکھکر آخر مین
مندرج کیا گیا

لباس آب مین جون جگہ بدلتے ہین		شہ رزق دینے مین مجھکو نہ رحم کہاتے ہین

قیمت فی جلد عہ